پیا
شام شاہ
میرا
سلونا
بیلا سبحان
Silent Smile
Chand's

میرا شام سلونا شاہ پیا

مصنفہ: بیلا سبحان

مکمل ناول

وہ کب سے نوٹس پھیلائے ناخن چباتے انھیں گھورنے میں مصروف تھی پچھلے آدھے گھنٹے میں کوئی دس بار اس نے ایک کوئی سچن حل کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ سوال تھا کہ وھی ڈھاک کے تین پات۔۔۔ حل ھونے میں ھی نہیں آ رھا تھا ستم ظریفی یہ تھی کہ زاویار بھائی دو دن کے لیے آؤٹ آف سٹی تھے وگرنہ ان کے ھوتے تو کوئی مسئلہ مسئلہ ھی نا رہتا تھا اس کے لیے

پتہ نہیں کس پاگل کتے نے کاٹا تھا مجھے جو میں نے بی ایس سی میں ڈبل میتھ رکھ لیا۔۔اب وہ ھی میتھ سر پہ چڑھ کے کتھک کر رھا ھے

اففففف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا کروں اب؟؟؟

آنکھوں کو مسلتے اس نے خود کو کوستے ھوئے بے بسی سے کہا اور دیوار پہ لگی گھڑی پہ وقت دیکھا جو رات کے پونے بارہ بجا رھی تھی

موبائ ل کو کن اکھیوں سے کچھ پل دیکھا اور ”کوئ ی نہیں وہ کونسا اتنی جلدی سو جاتے ھیں جاگ ھی رھے ھونگے“ کہتے ھوئے زاویار بھائ ی کو کال ملائ ی تھی

چوتھی بیل پر کال اٹینڈ کر لی گ ئ ی تھی

مشعل۔۔۔۔۔۔ابھی تک کیوں جاگ رھی ھو؟طبیعت ٹھیک ھے ناں؟

فون اٹھاتے ھی کہا گیا تھا

بے ساختہ ایک مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا

یعنی صرف ھنگامی صورتحال میں بات کیا کروں آپ سے میں؟؟

لاڈ سے اس کے کہنے پر وہ مسکرا دی ئ ے

کام بتاؤ لڑکی۔۔۔۔۔ایسے تو تمھیں یاد آنے سے رھا میں

انھوں نے شرارت سے اسے چھیڑا تھا

کب آرھے ھیں آپ۔۔۔پتا ھے کل ٹیسٹ ھے میرا اور کچھ سمجھ نہیں آرھی ایسے خوفناک سے کوئی سچنز ھیں

اسی لیے کہتا ھوں کہ ٹیوٹر رکھوا دیتا ھوں تمھیں کیونکہ میں تو اکثر ھی شہر سے باھر رھتا ھوں تو میرے نا ھونے پر کوئی ی تو ھو جو تمھیں تیاری کروا سکے

”مجھے نہیں پتا بس آپ آجائی یں“

ان کے کہنے پر مشعل سے ضدی لہجے میں کہا تھا

ایسے کیسے آجاؤں میں سب ادھورا چھوڑ کر بھلا؟

اور جو میں ادھوری ھوں یہاں آپ کے بغیر۔۔۔ اسکا کیا؟

اسکی بات سن کر وہ جیسے تھم سے گ ئی ے تھے

کیا ھو۔۔۔۔۔؟

ایک بار پھر یہی سننے کی خواہش میں انھوں نے کہا تھا جس پر وہ ہنس دی تھی

ہاں ناں۔۔۔۔۔ ادھوری ھوں بلکل۔۔۔ کوئی ی ناں آئی سکریم کھلانے لے کر جاتا ھے نا ٹیسٹ کی تیاری کرواتا ھے اگر مجھے گھر کا کھانا پسند نا آئے تو ہوٹلنگ بھی آپ کے سوا کوئی ی نہیں کرواتا آپ کے جیسے لاڈ کوئی ی بھی نہیں اٹھاتا میرے زاویار بھائی ی۔۔۔ ناٹ ایون مائے برادر

اسکے وجوہات بتانے اور بھائی ی کہنے پر وہ حقیقت کی دنیا میں واپس آئے تھے اور گہری سانس بھری تھی

اچھا اب میرے لیے کیا حکم ھے ملکہ عالیہ کا

بوجھل دل سے مگر لہجے میں بشاشت لاتے انھوں نے پوچھا تھا تو وہ اتراہٹ سے مسکائی ی

”جلدی آئی یں بس“

وہ فوراً سے بولی تو وہ اسکی بے چینی پر ہنس دئی یے

اور اگر ایسا نہیں ھوتا تو۔۔۔۔۔؟

تو آپ جانتے ھیں کہ کیا ھونا ھے پھر۔۔۔ ناراضگی سے منہ پھلاتے اس نے کہا تھا

اوکے کوشش کرتا ھوں کہ جلدی آجاؤں تم خیال رکھنا اپنا اور اب سو جاؤ

پیار سے ان کے کہنے پر وہ طمانیت سے مسکرا دی

یہ بندی بڑی ھی بے دردی بن جاتی ھے بھئی جب جب اس کے موڈ کے خلاف کچھ ھو جائے تو۔۔۔ اور میں ھی نہیں سب کو ھی اس سے کوسوں دور رہنا چاھیے اس کے موڈ سونگز میں

عروج کے کہنے پر سونیا ہنس دی جبکہ مشعل نے اسے گھوری سے نوازا

اچھا اچھا بتا بھی دو مسئلہ کیا ھے اور خدا کے لیے اس مسئلے میں کہیں بھی تمھارے وہ زاویار بھائی نہیں ھونے چاھئیں

ایک آنکھ دبا کر سونیا کو دیکھتے عروج نے پوچھا تھا

مطلب؟؟؟؟ وہ ناھوں سے کیا مراد ھے تمھاری؟

بھویں سکیڑتے اس نے کہا تو وہ دونوں ھی اپنی ہنسی کو دبانے لگیں جس پر وہ مزید تپ گئی

ارے یار تمھاری ھر بات میں وہ بندہ ھوتا ھے ناں سو وی تھاٹ کہ ان کے گرد ھی گھومتا ھو گا تمھارا خراب موڈ بھی

مگر جہاں تک مجھے یاد پڑتا ھے وہ تو آؤٹ آف سٹی ھیں ناں تو پھر۔۔۔۔۔؟؟

اوہ۔۔۔ اچھا اچھا وہ آئے نہیں ناں ابھی تک؟؟ انکو گئے آئی تھنک ایک ہفتے سے زیادہ ھو گیا ھے گئے وہ بس کچھ دن کے لیے تھے

تب ھی تم کاٹ کھانے کو دوڑ رھی ھو

ایم آئی رائٹ مشی؟ سونیا نے جیسے اسکے آنسوؤں کو راہ دی تھی

کچھ پل اسکو روتا دیکھنے پر سونیا نے عروج کو پریشانی سے دیکھا

یہ اتنے آنسوؤں کی سپلائی آتی کہاں سے ھے یار؟ ایک ڈیم تو یہیں بن جانا ھے

اوہ بی بی بس کر دے آجائیں گے وہ کیا ھو گیا ھے تمھیں؟

انھوں نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔ اب میں ان سے بات ھی نہیں کروں گی اور اگر کی ناں تو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(عروج کو انگلی سے اشارا کیا گیا) اور تم بھی۔۔۔ میر امنہ توڑ دینا اگر انکی بات بھی کی میں نے

سونیا کو انگلی سے اشارا کر کے کہتی وہ سوں سوں کرنے لگی

دونوں نے بمشکل اپنی ہنسی کو روکا

یہ سب باتیں مہینے میں دو بار تو وہ ضرور کرتی تھی اور ھر بار بندہ بھی وہ ھی ھوتا تھا

اس کے یہ عہد ھمیشہ ریت کی دیوار ثابت ھوتے تھے زاویار کو دیکھتے ھی وہ سب خفگی بھول جاتی تھی

مگر اس بار تو حد ھو گئی۔۔۔ ان کے نا آنے پر اس کے ٹیسٹ اچھے نہیں ھوئے تھے اور ایک ٹیسٹ کے رزلٹ کی بدولت اسکی اچھی خاصی ستھری ھو چکی تھی سب کے سامنے

یہ گناہِ عظیم بھی زاویار کے کھاتے میں ھی گیا تھا۔۔۔ اب بس وہ ان کے انتظار میں تھی کہ اپنی اصل والی ناراضگی انھیں دکھا سکے اور عروج سونیا پر بھی یہ ثابت کر سکے کہ اس بات وہ واقعی اپنی بات پر عمل کرنے والی ھے

کیونکہ وہ دونوں اس کی سنجیدگی کو سنجیدہ نہیں لے رھی تھیں

دکھتے سر کو ایک ھاتھ سے دباتے انھوں نے لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کیا اور صوفے کے پاس رکھے ٹیبل پر رکھ دیا صوفے پر ھی ٹانگیں سیدھی کرتے نیم دراز ھوتے چھم سے اس کا سراپا انکی نگاھوں میں سمایا تھا

جانتے تھے وہ بے حد ناراض ھو گی ھر بار کی طرح اس بار بھی وہ مقررہ مدت سے لیٹ تھے بلکہ اب تو پانچ دن اوپر ھو چکے تھے

اس کی پندرہ فون کالز اور اٹھائی یس میسیجز کا بھی انھوں نے کوئی ی جواب نا دیا تھا

کیونکہ وہ جانتے تھے یہ لڑکی اپنی بات منوا لے گی اور وہ سب ادھورا چھوڑ چھاڑ کر چلے جائی یں گے

مگر یہ ڈیل بہت امپورٹنٹ تھی بابا نے بطور خاص انھیں اس ڈیل پر محنت کرنے کو کہا تھا تو وہ اپنی "متاع جان" کی بات نا مان پائے تھے

صبح چھ بجے کی فلائی ٹ تھی انھوں نے گھڑی میں وقت دیکھا جو رات کے تین بجا رھی تھی

اپنا موبائی ل اٹھا کر بے اختیار انکی انگلیاں گیلری کو اوپن کر بیٹھیں اور تیزی سے "متاعِ جان" نامی فولڈر پر کلک کیا

اس فولڈر میں اس کی سینکڑوں تصویریں تھیں ھر موقع پر لی جانے والی اس کے سکول کالج فرینڈ گیدرنگز فیملی فنکشنز کوئی ی ایک موقع نہیں چھوڑا تھا انھوں نے

بس اسی کی کروپ کی گ ئی ی پکس تھیں پِک گیلری میں اس فولڈر کو خاص پاسورڈ لگایا گیا تھا تا کہ کوئی ی اس تک پہنچ نا سکے

انکی اس خاموش محبت کی گواہ بس اللہ کی ذات تھی جس میں وہ کسی کو بھی شریک کرنا نہیں چاھتے تھے

تم سے ملنے کی دیر ھے جاناں
زندگی مجھ میں لوٹ آئے گی

اَلسّلامُ عَلَیکُم۔۔۔۔ نگہت ممانی کے گلے میں بانہیں ڈال کر انکا گال چومتی وہ خوشدلی سے بولی تھی

وَعَلَیکُم اَلسّلامُ میری جان۔۔۔۔ خوش رھو

اپنے ساتھ لپٹاتے ممانی نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا تھا

کھانے میں کیا ھے؟ جلدی بتائیں بہت ھی بھوک لگی ھے قسمے

ھاں بیٹھو تم آلو کے پراٹھے ابھی بنائے ھیں میں نے وہ زا۔۔۔۔۔۔"

ارے واہ۔۔۔۔ اتنی محنت۔۔۔۔

ممانی خیر تو ھے ناں۔۔۔؟

ہاٹ پاٹ کھولتے اور چئیر گھسیٹ کر بیٹھتے اس نے درمیان میں ھی اپنی بات شروع کر دی

ناشتہ کر کے جاؤ تو یہ حال نا ھو تمھارا

پانی کی بوتل فریج سے نکال کر اس کے سامنے رکھتے انھوں نے اسے گھورا تھا جو بڑا سا نوالہ توڑ کر منہ میں ڈال رھی تھی

ھائے سچی صبح صبح کچھ کھایا نہیں جاتا مجھ سے ۔۔۔ اور پتا ھے آپ کو رات بھی کھانا نہیں کھایا تھا

ہونٹ نکالتے منہ بسورتے اس کے کہنے پر کچن میں آتے زاویار کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

ناشتہ دے دیں ماں۔۔۔۔ کرسی گھسیٹ کر عین اس کے سامنے بیٹھ کر اسکا چہرہ نگاھوں کی گرفت میں لیے وہ بولے تو محویت سے ناشتہ کرتی مشعل نے سرعت سے سر اٹھایا تھا

اپنے سامنے انھیں بیٹھے دیکھ کر اس کے ھاتھ اور چلتا منہ ساکت ھوا تھا

کیسی ھو؟

زاویار کے پوچھنے پر اسے پچھلے دنوں کی اذیت یاد آئی تھی اور یاد آتے ھی نتھنے غصے سے پھولے تھے کرسی پیچھے دھکیلتے ناشتہ ادھورا چھوڑتے وہ کچن سے جانے کو اٹھی تو انھوں نے اسکی کلائی تھام لی

ناشتہ کر کے جاؤ۔۔۔۔

ایک لفظ منہ سے نکالے بغیر اس نے انھیں زبردست گھوری سے نوازا

اپنی مسکراہٹ کو کنٹرول کیے بس آنکھیں ایک پل کو بند کرتے انھوں نے بغیر آواز کے پلیز کہا تھا تو وہ بادل نخواستہ بیٹھی تھی

چند لقمے لینے کے بعد ان کے ہزار روکنے کے باوجود وہ اپنے روم میں چلی گئی تو نگہت نے انھیں ایک چپت رسید کی

ناراض ھے تم سے وہ۔۔۔۔ اس کا فون نہیں اٹھایا نا ھی میسیجز کا جواب دیا کوئی

بیٹا یہ غلط بات ھے۔۔۔

اب آپ بھی یہی کہیں گی ماں۔۔۔۔؟؟؟

جانتی بھی ھیں مصروف تھا اور بہت ضروری تھا وہاں رکنا میرا

تو اسکو سمجھاتے ناں یہ بات۔۔۔ تم تو غائب ھی ھو گئے تھے

منالونگا اسکو میں۔۔۔۔ نگہت کو کہتے وہ چائے پینے لگے

" میں سو رھی ھوں"

ہلکی سی دستک پر اس نے بالوں میں چلتا ہیئر برش ڈریسنگ ٹیبل پر پٹختے ھوئے کہا

اندر آکر اس کے سامنے کھڑے ھوتے وہ ہنس دیئے

سائنس نے اتنی ترقی کرلی کے سوتے میں ھی بال بن رھے ھیں اور جواب بھی دیا جا رھا ھے کہ سو رھی ھو تم۔۔۔۔ افف میں تو کورے کا کورا ھی رھا

مسکراہٹ دباتے انھوں نے اسکا غصے سے گلابی ھوتا چہرہ دیکھا۔۔۔ نگاھیں اس کے نقوش اور حسین زلفوں میں الجھ الجھ گ ئی ی ئی ں تھیں

ڈو آئی ی نو یو؟؟؟

(کیا میں آپکو جانتی ھوں)

بھویں سکیڑ کر جب اس نے کہا تو وہ بے ساختہ اپنے سر پہ ہاتھ پھیر کر رہ گ ئی ے جانتے تھے کہ وہ ناراض ھو گی مگر اس قدر ناراض ھو گی یہ اندازہ نہیں تھا

اتنی ناراضگی۔۔۔۔۔؟؟

اونہہ۔۔۔ جب لوگوں کے پاس متبادل ھوں تو انھیں کہاں کسی کے روٹھنے کی فکر رھتی ھے

پھنکارتے ھوئے لہجے میں کہتی وہ صوفے پر جا بیٹھی جبکہ وہ لفظ متبادل پر ھی اٹک گ ئے تھے

کس قدر بیوقوف تھی وہ لڑکی۔۔۔ ابھی تک اپنی اھمیت نا جان پائی ی تھی

جی چاھا اسے جھنجوڑ کر رکھ دیں اور پوچھیں کہ ابھی تک محبت سے انجان کیوں ھو۔۔۔ کیوں اسی راہ کی مسافر نہیں بن جاتی جس کے وہ عرصہ دراز سے مسافر تھے

مضبوط قدم اٹھاتے اور اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھتے انھوں نے گہری سانس بھری تھی

آئی م سوری۔۔۔۔ بہت زیادہ مصوفیت تھی اور کالز میسیجز کو اگنور اسی لیے کیا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا تم واپس آنے پر انسسٹ کرو گی اسی لیے۔۔۔۔

دیکھو مجھے بابا نے کہا تھا یہ ڈیل ھر صورت ھمیں ھی ملے تو بس زیادہ وقت دینا پڑا

اپنا ایک کان پکڑ کر سوری بولتے وہ اتنے کیوٹ لگ رھے تھے کہ مشعل کے ھونٹ نا چاھتے ھوئے بھی مسکان میں ڈھلے ھے

میں روئی ی تھی۔۔۔۔

آنکھوں میں نمی لیے نچلا ھونٹ باھر نکالتے جب اس نے کہا تو زاویار کا دل انوکھی خواہش کرنے لگا اپنے دل کی اس سرکشی سے گھبرا کر وہ بے ساختہ کھڑے ھوگئے

اسکی طرف دیکھا جو چہرہ جھکائے پھر سے رونے کو تیار تھی

کچھ پل بے بسی سے اسکو دیکھتے رھنے کے بعد دھیرے سے ہاتھ پکڑ کر اسکو اپنے سامنے کھڑا کیا تھا

آئندہ ایسا نہیں ھوگا آئی پرامس بٹ اب تم روؤ گی نہیں۔۔۔۔۔

سنا؟؟؟؟

اس کی کنپٹی پر انگلی سے ضرب لگاتے انھوں نے کہا تو وہ پانی بھری آنکھوں سے انھیں دیکھنے لگی

”سزا ملے گی“

ھاں ھاں باھر کریں گے ڈنر۔۔۔ خوش اب؟؟؟

اس کی سوچی سزا کو لفظوں کا روپ دینے پر وہ کھلکھلا کے ہنس دی

آنسو بھری آنکھوں سے ہنستی وہ دھوپ میں بارش کا منظر لگی

اس سے پہلے کے زاویار کا ضبط چھوٹتا وہ اسکا گال نرمی سے تھپکتے روم سے باھر نکل آئے

جبکہ وہ اب خوشی خوشی بال بناتے یہ سوچ رھی تھی کہ ماموں کو ڈنر پر ساتھ جانے کے لیے کیسے منانا ھے

بس کر دو تم اب ثانیہ۔۔۔ میں کب سے تمھارے اٹھنے کا ویٹ کر رھی ھوں مگر تمھاری نیند ھی پوری نہیں ھو رھی

تکیہ اسکے سر کے نیچے سے کھینچتے مشعل نے کہا تو ثانیہ نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا تھا

کیا مس ئی لہ ھے تمھارا جب خود سو رھی ھوتی ھو تب کوئی ی تمھیں چھیڑے بھی ناں اور اب میرے سونے سے کیا امریکہ حملہ کر دے گا پاکستان پر؟؟

اور یہ تکیہ کیوں کھینچا ھے میرا مشی؟؟؟

چیخ کر بولتے ھوئے وہ اس کے ہاتھ سے تکیہ لینے کو جھپٹی تو مشی کی ھنسی نکل گ ئی ی۔۔

پوستی۔۔۔ سست عورت دیکھنا ایسے ھی لیٹ لیٹ کر اور فارغ رہ کر تم نے بھینس بن جانا ھے اور پھر رشتہ بھی کسی انڈر ٹیکر کا ھی آئے کا زنانہ انڈر ٹیکر۔۔۔

بات کے اختتام تک وہ ھنستے بے حال ھوئی ی تھی جبکہ ثانیہ اس کے دل دہلا دینے والی پیشنگوئی ی پر مزید آگ بگولہ ھوتی دوسرا تکیہ بھی اس کے سر پر مارنے لگی

ارے ارے۔۔۔۔ صبر کرو یار تم تو اپنے میاں کے ذکر پر ھی بے قابو ھونے لگی ھو۔۔ تھم جاؤ لڑکی

مسکراہٹ دباتے وہ مزید شوخ ھوئی ی تو ثانیہ نے بے چارگی سے اسے دیکھا

روم سے جانے کا کیا لو گی مشی؟؟؟

ھوھائے۔۔۔۔۔ میں بتاؤں گی زاویار بھائی ی کو دیکھنا تم

اوہ شکر اللہ تیرا۔۔۔ آگ ئی ے ھیں بھائی ی تو اب تم انسانوں والا رویہ رکھو گی سب سے

یس۔۔۔۔ آگ ئی ے وہ

اور پتا ھے آج سب باھر ڈنر کریں گے ماموں کو منانا ھے کہ وہ بھی ساتھ جائی یں مگر تم جانتی ھو ناں یہ کتنا مشکل ھے

اچھا یار آتی ھوں۔۔۔ تم جاؤ بس ۱۰ منٹ تک آئی ی

اسے تکیہ مارتے ہنستے وہ روم سے باھر آئی ی تھی

سیاہ شلوار قمیض کے ساتھ سرخ دوپٹہ لاپرواھی سے ایک طرف ڈال کر ثانیہ کی کسی بات پر بے تحاشہ ھنستی وہ انکو ھر منظر سے جدا لگی

وہ دونوں گاڑی کے قریب آچکی تھیں مگر زاویار کی محویت میں کوئی ی خلل نا پڑا جس کو ثانیہ نے ٹھٹھک کر دیکھا تھا

بھائی ی۔۔۔۔۔؟؟؟

ھوں۔۔۔ھاں چلو کافی دیر ھوگ ئی ی پہلے ھی۔۔۔اپنے تاثرات کو چھپاتے وہ گاڑی میں بیٹھ گ ئے

مگر ثانیہ نے گہری نظروں سے انھیں بغور دیکھا تھا

ریسٹورنٹ پہنچ کر اپنی اپنی پسند کا آرڈر کرنے کے بعد وہ سب ہلکی پھلکی گفتگو میں مصروف تھے جب زاویار کا فون بجا تھا

موبائ ل سکرین پر نگاہ کرتے زاویار بے اختیار مسکرادیۓ

یار تمھیں پتا کیسے چل جاتا ھے کہ ھم سب گھر سے باھر ھیں اکٹھے ٹائ م سپینڈ کر رھے ھیں عین موقع پر فون کرتے ھو

تمھیں مس کر رھے ھیں ھم سب

حسن کو پیار سے کہتے ھوئے انھوں نے مشعل کو ایک نظر دیکھا تھا

سب اپنی باتیں چھوڑ کر فون کیطرف متوجہ ھوئے تھے

ہاں ہاں سب ٹھیک ھیں تم بتاؤ خیریت سے ھوناں؟

بابا آپ بات کریں گے؟؟

مجھے فون دیجی ئے گا زاویار بھائی ی

مشعل نے ان سے کہاتو وہ اَیک مسکراہٹ کیساتھ اسے موبائی ل پکڑا گ ئی ے تھے

وہ چاروں اسے اپنے اکلوتے بھائی ی سے بات کرتے دیکھنے لگے۔۔۔ ایک الگ ھی نرمی اور محبت تھی اس کے چہرے پر بھائی ی کے لیے

(مشعل اور حسن کے والدین یعنی زاویار اور ثانیہ کے پھوپھا اور پھوپھی روڈ ایکسیڈنٹ میں جاں کی بازی ھار گ ئی ے تھے

اس وقت مشعل سیونتھ کلاس کی سٹوڈنٹ تھی اور حسن نائی نتھ کلاس میں۔۔۔ اس سانحے کے بعد ابراھیم ملک اپنے بھانجا اور بھانجی کو ہمیشہ کیلیے اپنے پاس لے آئے تھے

وقت تیزی سے گزرتا چلا گیا کہ اب مشعل بی ایس سی کے فائی نل ای ئر میں تھی حسن اپنی بقیہ تعلیم کیلیے انگلینڈ میں تھا جہاں سے زاویار بھی دو سال پہلے ھی اپنی تعلیم مکمل کر کے لوٹے تھے اور اب اپنے بابا ابرھیم ملک کا بزنس کامیابی سے چلا رھے تھے

ثانیہ نے سیمپل بی اے کے بعد مختلف کورسز کیے تھے کوکنگ اور بیکنگ میں وہ اب ماھر ھو چکی تھی ایک سال مشعل سے بڑی ھونے کے باوجود دونوں کی خوب دوستی تھی

غرض یہ کہ یہ ایک بہت ھی خوشحال فیملی تھی)

ویٹر کھانا سرو کرنے لگا تو مشعل نے فون ابراھیم کو دے دیا جو اب حسن سے اسکا حال پوچھ رھے تھے

بھیانیکسٹ منتھ آرھے ھیں اففف میں بہت خوش ھوں

ثانیہ کا ہاتھ پکڑ کر جوش سے دباتی وہ بہت معصوم لگ رھی تھی

آرھا ھے وہ۔۔۔۔۔ خوراک کا دشمن

ثانیہ نے ناک چڑھا کر کہا تو ایک دھپ نگہت نے اپنی بیٹی کو رسید کی

ڈیڑھ سال بعد آرہا ہے وہ ایسے مت بولو۔۔۔۔

تب تو ٹھیک سے کھانا بنانا آتا نہیں تھا مجھے تو وہ میری اور آپکی دوڑیں لگوا کے رکھتا تھا کچن کی۔۔۔ اور اب جب میں ماشاءاللہ بہت اچھی کوکنگ کر لیتی ہوں۔۔۔ اس نے تو میری جان عذاب میں ڈال دینی ہے

نگہت کی گھوری کی پرواہ نا کرتے ہوئے ثانیہ مزید گویا ہوئی

بری بات ہے بیٹا۔۔۔۔ بھائی ہے تمھارا اور بڑا بھی ہے تم سے

ابراہیم کے سرزنش کرنے پر مشعل نے زبان نکال کر اسے چڑایا جسے دیکھ کر زاویار ہنس دیئے

اچھا اچھا چلو کھانا شروع کرو ٹھنڈا ہو رہا ہے

نگہت نے کہا تو سب کھانے کی طرف متوجہ ہوگئے بہترین وقت ایک ساتھ گزار کر سب کی واپسی ساڑھے گیارہ بجے ہوئی تھی

اپنے روم میں جا کر اس نے اپنے پیروں کو کُھسے سے آزاد کروایا اور آرام دہ چپل پہن کر کچن میں چلی آئی کیبنٹ سے کافی جار نکالا اور دو مگ کافی کے تیار کیے۔۔۔ تیزی سے اب کچن میں موجود پانی کی بوتل کو بھر کے فریج میں رکھا اور ٹرے میں دونوں کافی سے بھرے مگ لیے وہ ان کے روم کیطرف چل دی

زاویار جو ابھی سونے کے لیے روم کی لائٹ آف کرنے ہی والے تھے ہلکی سی دستک پر یس کہتے ہوئے روم ڈور کی طرف بڑھے

اسے کافی لیکر آتے دیکھا تو حیرت زدہ رہ گئے

تمھیں کیسے پتا چلا کہ شدید طلب ہو رہی ہے مجھے کافی کی۔۔۔؟؟

ان کی بات پر وہ گردن اکڑا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔ ہائے

دیکھا کتنی اچھی ھوں ناں میں۔۔۔؟

آنکھیں میچتے اس کے کہنے پر وہ دھیرے سے ہنس دیئے

شکریہ اچھی لڑکی۔۔۔۔۔۔ مسکراتے ھوئے انھوں نے کہا تو وہ جھینپ گئی

اچھا اسی ویک میں میرا بہت امپورٹنٹ ٹیسٹ ھے اور آپ کو مجھے تیاری کروانی ھے چاھے کتنا بھی کام ھو مگر آپ مجھے اپنا وقت دیں گے اوکے؟

اوہ اچھا یہ “کافی“ رشوت تھی؟؟

زاویار نے اسے چھیڑا تھا

توبہ کریں زاویار بھائی۔۔۔۔ رشوت میں تب لاتی جب مجھے یہ اندیشہ ھوتا کہ آپ میری بات کو رد کرنے والے ھیں

میں جانتی ھوں آپ کبھی میری کوئی بات ٹال نہیں سکتے میں بہت اھم ھوں آپ کے لیے۔۔۔ ھے ناں؟؟

اسکی بات پر ان کی آنکھیں روشن ھوئی تھیں اور لب مسکرا اٹھے تھے

بہت اھم ھو۔۔۔۔۔۔ بے حد

یہ کہتے ان کا لہجہ گھمبیر ھوا تھا اور آواز سرگوشی میں ڈھل گئی تھی

نگاھیں بھٹک کر اس کے چہرے سے ھوتے اس کی گردن پر موجود تل پر جا رھیں تھیں دل گستاخی پر مائل ھو رھا تھا

مگ پر انکی گرفت سخت ھوئی

کیا بول رھے ھیں۔۔۔؟؟

تھوڑا سا اونچا بولا کریں کبھی کبھی تو بہت ھی سلو والیوم ھو جاتا ھے آپکا

اپنے روم میں جاؤ مشعل

کافی مگ کو گھورتے انھوں نے کہا تو وہ حیران ھوئی ی

کیا ھوا؟؟؟

کچھ بھی نہیں ھوا ثانیہ ویٹ کر رھی ھو گی تمھارا اب جاؤ شاباش۔۔۔ صبح پھر آنکھ نہیں کھلتی تمھاری

گہری سانس بھر کر کافی کا گھونٹ لینے کے بعد وہ بولے تھے

اوہ ھاں۔۔۔ چلیں گڈ نائیٹ

ھمم۔۔۔۔ گڈ نائیٹ

اس کے جانے کے بعد وہ گرم گرم کافی اپنے حلق میں اتارنے لگے

اب انھیں اپنے جذبات کو چھپانا مشکل لگ رھا تھا ایک گھر میں رھتے وہ ان کے لیے کسی امتحان سے کم نا تھی مگر ان کے نزدیک محبت میں شدت سے زیادہ عزت معنی رکھتی تھی اور وہ کبھی بھی اپنی کسی بات یا عمل سے اسکی معصومیت اور بھولپن کو گنوانا نہیں چاہتے تھے

اسکی جانب سے بھی چاھے برابر خود کو

میں نے یکطرفہ محبت تو کبھی کی ھی نہیں

کیا تم لوگ مسلسل فضول باتیں کر رھی ھو۔۔۔ بس کرو اب

سر درد کرواؤ گی کیا میرا؟؟؟

اوھو پتا نہیں کس دور کی ھو تم۔۔۔ اتنا مزے کا ڈرامہ ھے اور پتا ھے تمھیں سب سے زیادہ سرچ کیا جانے والا ڈرامہ ھے یہ جو تم دیکھنا تو دور۔۔۔ بات کرنا بھی پسند نہیں کرتی اس کے بارے میں

سونیا نے اسے تاسف سے دیکھتے ھوئے کہا تھا جیسے کوئی ی بہت بڑا نقصان تھا اسکا ڈرامے نا دیکھنا

اوہ معاف رکھو مجھے ان خرافات سے۔۔۔ نری فضولیات۔۔۔ اچھا سنو حسن بھائی ی نیکسٹ منتھ آ رھے ھیں اور انکا برتھ ڈے بھی نیکسٹ منتھ ھی ھے

میں انکو کیا دوں؟

اچھا مشورہ دینا اب ورنہ منہ بند ھی رکھنا

عروج اور سونیا کو دیکھتے ھوئے اس نے کہا تو عروج اسے گھورنے لگی۔۔۔

کوئی ی بک گفٹ کر دو۔۔۔ سونیا نے مشورہ دیا تو مشعل نے منہ بناتے اسکو دیکھا تھا

انکو کوئی ی شغف نہیں ھے کتابوں سے بہن۔۔۔

نیکسٹ؟؟

سوٹ دے دو تحفے میں

عروج نے کہا تھا

لو جی۔۔۔ امی تھوڑی ھوں میں انکی۔۔۔ نہیں کچھ اور بتاؤ

نخوت سے اس کے کہنے پر دونوں نے اسے گھوری سے نوازا

اپنے زاویار بھائی ی سے پوچھ لینا تم۔۔۔ کچھ پسند بھی آتا ھے تمھیں؟؟

سونیا نے اسے لتاڑا تھا تو وہ شرمندہ سی ھو گ ئی ی

ارے ھاں۔۔۔ سر امیتیاز کے ٹیسٹ کی تیاری کرونگی آج۔۔۔

زاویار بھائی سے کل کہا تھا میں نے۔۔۔ اب دیکھنا کوئی انسلٹ کر کے تو دکھائے میری۔۔۔ پچھلی بار تو ساری کسر نکال دی تھی سر نے میری بے عزتی سب کے سامنے کر کے ھونہہ۔۔۔

ناک چڑھا کر بولتے ھوئے اس نے جیسے اپنی شرمندگی کو زائل کیا تھا بلکہ ٹاپک ھی چینج کر گئی تھی

تم ان سے ایک ھی بار نوٹس کیوں نہیں بنوا لیتی مشی؟؟

سونیا نے کہا تھا

نووے۔۔۔ کبھی بھی نا کریں وہ یہ کام۔۔۔ مجھے کہتے ھیں کہ جب وہ ھیں مجھے سمجھانے کو تو نوٹس کا کیا کرنا میں نے

ھاں ٹیوٹر رکھوانے کا کہتے ھیں مگر اس پر میں نہیں مانتی۔۔ مجھے ان کے علاوہ کسی کی سمجھ نہیں آتی بھئی

ھمیشہ تو نہیں رھیں گے تمھارے ساتھ وہ۔۔۔ اتنا بھی عادی نا بنو انکی کہ پھر بعد میں مشکل ھو

عروج نے سنجیدگی سے اسے ایک اور رخ دکھانے کی کوشش کی تھی

بعد میں مطلب۔۔۔؟

وہ کہاں جا رھے ھیں بھلا اور نا میں نے جانا ھے کہیں۔۔۔

بات کرتے کرتے اس نے رسٹ واچ میں وقت دیکھا جو نیکسٹ پیریڈ کے شروع ھو جانے کا وقت بتا رھی تھی

اوہ چلو چلو ٹائم ھو گیا کلاس کا۔۔۔ گراؤنڈ سے اٹھ کر یونیفارم جھاڑتے اس نے کہا تو وہ دونوں بھی اٹھ کھڑی ھوئیں

یوں جو سنجیدہ بات عروج نے اسے بتاتے کی کوشش کی تھی وہ پھر آئی گئی ھو گئی تھی

شیراز صاحب میری غیر موجودگی میں کیا کیسے ہینڈل کرنا ھے یہ آپ کو بخوبی آنا چاہیے مینیجر کی پوسٹ کے لیے اگر آپ کو رکھا گیا تھا تو کچھ گٹس تھے ایسے جس کی بنا پر آپ کو یہ عہدہ دیا ھے

سو خود کو انڈر ایسٹیمیٹ مت کیا کریں

دوستانہ مسکراہٹ کے ساتھ وہ آفس میں بیٹھے منیجر کی ہمت بندھا رھے تھے

بہت شکریہ سر۔۔۔ مگر کیا آپ ڈیلی جلدی چلے جایا کریں گے۔۔۔؟؟

ارے نہیں بھئی۔۔۔ آج گھر میں کام ھے کچھ جسکی وجہ سے جانا پڑ رھا ھے

چلیں میں اب نکلتا ھوں آپ دیکھ لیجیۓ گا باقی سب

اوکے۔۔۔ اللہ حافظ

خدا حافظ سر

شیراز صاحب نے عقیدت سے انھیں جاتے دیکھا۔۔۔ کہنے کو وہ ان کے باس تھے مگر اس قدر ڈاؤن ٹو ارتھ تھے کہ کبھی کبھی انھیں لگتا کہ انکا کولیگ ان سے مخاطب ھے کمپنی کا باس نہیں

ان کے اسی رویے کی وجہ سے پورا اسٹاف انکو بے حد عزت اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھتا تھا

آفس سے نکلنے کے بعد راستے میں ھی انھیں یاد آیا کہ کچن کے کچھ سامان کی لسٹ صبح ثانیہ نے پکڑائی تھی

گاڑی کو ایک فیملی مارٹ کے قریب پارک کر کے انھوں نے والٹ سے وہ لسٹ نکالی اور سامان لینا شروع کیا

اوہ ہیلو۔۔۔۔ مسٹر ملک یہ تم ھی ھو ناں زاویار؟؟؟

دفعتاً بے حد نرم سی آواز پر انھوں نے پلٹ کر دیکھا

او۔۔۔ اَلسَّلامُ عَلَیْکُم۔۔۔۔!

کیسی ھو زنیرہ۔۔۔؟؟ عرصے بعد دیکھ کر اچھا لگ رھا ھے

دھیمی سی مسکان لیے آنکھوں میں تھوڑی حیرت کیساتھ وہ بولے تو زنیرہ نے ان کے کندھے پر ایک چپت رسید کی

کتنے بدتمیز ھو۔۔۔۔ کہا بھی تھا کہ رابطہ رکھنا مگر تم بھی اپنے نام کیطرح وکھرے ھی ھو

گھر سب کیسے ھیں؟

سب ٹھیک ٹھاک الحمداللہ

تم سناؤ ثقلین کہاں ھوتا ھے آجکل؟اور شادی ھو گئی تم دونوں کی یا ابھی تک گھر والوں کو منانے کا پہاڑ سر کرنا باقی ھے؟

انھوں نے شرارت سے اسے کہا تو وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے لگی

انگلینڈ میں مزید کوئی کورس شروع کر دیا ھے اس نے

ایک سال تک مکمل ھو جائے گا

”ھممم صحیح“

اچھا تمھاری تو شادی ھو گئی لگتا ھے

زنیرہ نے انھیں کچن کا سامان لیتے دیکھ کر شرارت سے کہا تو وہ محض اسے دیکھ کر مسکرا دئیے

اوہ نہیں لڑکی۔۔۔ یہ تو ثانیہ نے لسٹ تھمادی تو سوچا لیتا ھوا جاؤں

اور وہ کیسی ھے تھاری کزن؟؟ کیا نام تھا بھلا اسکا۔۔۔ ھاں مشعل۔۔۔ مشعل کیسی ھے؟ ابھی بھی اتنی ھی پاگل ھے تمھارے لیے؟

توبہ کیسے تمھیں روز ویڈیو کال کرتی ھوتی تھی اور اگر کبھی تم بات نہیں کر پاتے تھے تو کئی دن ناراض رہ کر بدلہ لیتی تھی تم سے

زنیرہ نے انھیں پرانی یادیں تازہ کرواتے ھوئے کہا جسے سن کر وہ ہنس دیئے

ابھی بھی ویسی ھی ھے وہ۔۔۔ جھلی سی کچھ سیانی سی

آنکھوں میں بے انتہا محبت لیے جب انھوں نے کہا تو زنیرہ نے حیرت سے انھیں دیکھا تھا

اسی سے شادی کر لینا تم زاویار تم دونوں خوش رھو گے

زنیرہ نے محض ان کے تاثرات دیکھنے کے لیے ایسا سوال کیا تھا اور توقع کے عین مطابق وہ کچھ پل کو ساکت رہ گ ئ ے تھے

کیسی باتیں کرتی ھو؟؟؟

سیکنڈز میں اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کرتے ھوئے انھوں نے اسکی نفی کی تھی مگر زنیرہ کی زیرک نگاھوں نے وہ راز پا لیا تھا جس کو وہ دنیا سے چھپائے بیٹھے تھے

ھمممم محبت۔۔۔۔۔۔ اسے بتایا ھے؟؟

زنیرہ نے ایک بار پھر جب پوچھا تو وہ زچ ھو گ ئ ے خود پر غصہ بھی آیا کہ اب ان کو خود کے فیشل ایکسپریشنز پر بھی کنٹرول نا رھا تھا

وہ نہیں جانتی بہت ھی لاپرواہ ھے وہ

تھکے سے لہجے میں انھوں نے کہا تھا

چلو اب میں چلتا ھوں پھر ملیں گے

ایک دوسرے کے نمبرز ایکسچینج کرنے ک بعد وہ ٹرالی گھسیٹتے ھوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گ ئ ے

ذہن پر وہ اور اس کی محبت ساتھ ھی اس کا انجان ھونا سوار تھا

کوئی ایسا جادو ٹونہ کر۔

مرے عشق میں وہ دیوانی ہو۔

یوں الٹ پلٹ کر گردش کی۔
میرے عشق سے نا انجانی ھو۔
زرا دیکھ کے چال ستاروں کی۔
کوئی زائچہ کھینچ قلندر سا
کوئی ایسا جنتر منتر پڑھ۔
جو کر دے بخت سکندر سا
کوئی چلہ ایسا کاٹ کہ پھر۔
کوئی اسکی کاٹ نہ کر پائے۔
کوئی ایسا دے تعویز مجھے۔
وہ مجھ پر عاشق ہو جائے۔۔
کوئی فال نکال کرشمہ گر۔
مری راہ میں پھول گلاب آئیں۔
کوئی پانی پھوک کے دے ایسا۔
وہ پیئے تو میرے خواب آئیں۔
کوئی ایسا کالا جادو کر
جو جگمگ کر دے میرے دن۔
وہ کہے مبارک جلدی آ۔
اب جیا نہ جائے تیرے بن۔

کوئی ایسی رہ پہ ڈال مجھے۔
جس رہ سے وہ دلدار ملے۔
کوئی تسبیح دم درود بتا۔
جسے پڑھوں تو میرا یار ملے
کوئی قابو کر بے قابو جن۔
کوئی سانپ نکال پٹاری سے
کوئی دھاگہ کھینچ پراندے کا
کوئی منکا اکشا دھاری سے۔
کوئی ایسا بول سکھا دے نا۔
وہ سمجھے خوش گفتار ہوں میں۔
کوئی ایسا عمل کرا مجھ سے۔
وہ جانے، جان نثار ہوں میں۔
کوئی ڈھونڈھ کے وہ کستوری لا۔
اسے لگے میں چاند کے جیسا ہوں۔
جو مرضی میرے یار کی ہے۔
اسے لگے میں بالکل ویسا ہوں۔
کوئی ایسا اسم اعظم پڑھ۔
جو اشک بہا دے سجدوں میں۔

اور جیسے تیرا دعوی ہے
محبوب ہو میرے قدموں میں۔
پر عامل رک، اک بات کہوں۔
یہ قدموں والی بات ہے کیا؟
محبوب تو ہے سر آنکھوں پر۔
مجھ پتھر کی اوقات ہے کیا۔
اور عامل سن یہ کام بدل۔
یہ کام بہت نقصان کا ہے۔
سب دھاگے اس کے ہاتھ میں ہیں۔
جو مالک کل جہان کا ہے۔۔

مونگ پھلی کا شاپر گود میں رکھے ہینڈز فری لگائے کوئی ی گانا سنتی وہ انھیں ٹی وی لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھی نظر آئی ی

ٹائی ی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ھوئے انھوں نے اپنا موبائی ل اور والٹ ٹیبل پر رکھا تھا اور اسے دیکھا جو بڑے انہماک سے گانا سننے میں منہمک تھی

انھیں اسکی مصروفیت دیکھ کر ہنسی آنے لگی جیسے بہت ھی سرور مل رھا ھو اسکو

اسکے کان سے ایک ہینڈ فری نکال کر انھوں نے اپنے کان سے لگائی ی اور اسکی پسند کے گانے کو سننا چاہا تو وہ حیرت زدہ رہ گ ئی ے

جہاں سجاد علی کا سونگ " تصویر " چل رہا تھا

ایسی میلوڈیس اور گہری پسند ھو گی اسی۔۔۔ انھیں بلکل بھی اندازہ نہیں تھا

اوہ زاویار بھائی ی۔۔۔ میں کب سے آپ کا ھی ویٹ کر رھی تھی پتا ھے۔۔۔ پھر سوچا چلو کچھ اچھا سا سنا جائے

آپ کیلیے کچھ لاؤں چائے کافی یا کچھ بھی جو آپ چاھیں؟؟

تیز تیز بولتی موبائل کو ایک طرف رکھ کر کھڑے ھوتے اس نے پوچھا تھا

نہیں۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں چاھیے بس تم اپنی بکس لیکر آؤ میں دس منٹ تک آتا ھوں فریش ھو کر بھرپور نگاھوں سے دیکھتے اسکے بکھرے بالوں کو ہاتھ سے سنوارنے کی خواہش کو دل میں دباتے انھوں نے کہا اور اپنے کچن میں جا کر ثانیہ کو اسکا سامان پکڑایا

اوہ شکریہ بھائی ی "یو آر دی بیسٹ"

تشکر سے انھیں دیکھ کر ثانیہ نے کہا تھا

امی کہاں ھیں؟

ان کے سر میں درد تھا کچھ دیر پہلے ھی سوئی ی ھیں چائے کیساتھ میڈیسن دی تھی میں نے

آپ کیلیۓ لاؤں کچھ کھانے کیلیۓ؟

میری گڑیا سب کا کتنا خیال کرتی ھے۔۔۔ انھوں نے پیار سے اس کا سر تھپتھپایا تھا

نہیں مجھے مشعل کو تیاری کروانی ھے اس کے ٹیسٹ کی۔۔۔ بعد میں کچھ چاھیۓ ھو گا تو مشعل سے ھی کہہ دونگا تم ریسٹ کر لینا۔۔۔ کچن میں ھی پائی ی جاتی ھو ھر وقت

مصنوعی ناراضگی سے انھوں نے کہا تو وہ مسکرا دی

فریش ھو کر جیسے ھی وہ روم سے نکلنے لگے تب ھی انکا فون بجا تھا

سکرین پر زنیرہ کا نمبر دیکھ کر وہ تاسف سے سر ہلا کر رہ گئے

اس قدر باتونی لڑکی تھی پہلے فیملی مارٹ میں بھی گپیں لگائی یں اور اب یقیناً گھر جاتے ھی کال کرنے کا سوچا ھو گا

تمھیں سکون نہیں ذرا۔۔۔ متبسم لہجے میں انھوں نے کال اٹینڈ کرتے ھی اسے شرم دلائی ی تھی مگر مقابل بھی اعلی پائے کی ڈھیٹ تھی قہقہہ لگاتے ھوئے انھیں بھی ہنسنے پر مجبور کر گئی ی

میں نے سوچا تمھیں یاد کروا دوں کہ کسی کا فون نمبر لینے کے بعد اسے کال بھی کی جاتی ھے۔۔ جتنا میں تم کو جانتی ھوں تم نے کوئی ی ایک ڈیڑھ ہفتے بعد مجھ سے رابطہ کرنا تھا مگر یو نو۔۔۔ میں ذرا رحمدل ھوں چلو کوئی ی نی ئی ں تم پر احسان رہا میرا یہ

اس نے انھیں چڑایا تھا

ھاہ۔۔۔ کچھ بھی

مسکراہٹ دباتے انھوں نے کہا تھا

اچھا ابھی ذرا بزی ھوں میں فری ھو کر تم سے با۔۔۔۔

گھر جا کر کونسے ہل جوتتے ھو تم؟

درمیان میں ھی انکی بات کاٹ کر اس نے پوچھا تھا

اور کام کونسا ھے بائے دی وے؟؟

مشعل کو اس کے ٹیسٹ کی تیاری کروانی ھے

اووو۔۔۔۔۔ سنو ناں تم اسکو بتاؤ ناں کے شی از ویری سپیشل فور یو

تم اپنی جان ہلکان نا کرو۔۔۔ ویسے بھی اگر اس کو بھنک بھی پڑ گ ئی ی ناں میری محبت کی تو جو میں اسکو دیکھ پاتا ھوں ناں۔۔۔ اس سے بھی جاؤں گا

میں جانتا ھوں اسکا ذہن کبھی بھی اس بات کو قبول نہیں کرے گا

اور اگر قبول کر لیا تو۔۔۔۔ ؟؟؟

کیا مطلب ؟

زنیرا کے عجیب سوال پر وہ چونکے تھے

دیکھو زاویار کبھی کبھی ایسا بھی ھوتا ھے کہ ھم خود ھی اپنی محبت سے انجان ھوتے ھیں مگر جب یہ لگنے لگے ناں۔۔ کہ محبوب چِھن رھا ھے ھم سے دور جا رھا ھے تب یہ احساس لاشعور سے شعور تک کا سفر طے کرتا ھے میں مان ھی نہیں سکتی کہ وہ لڑکی تم سے محبت نا کرتی ھو گی وہ بھی اس صورت میں جب اس نے تمھیں سب سے قریب رکھا ھے اپنے

مجھ سے اور ثقلین سے وہ کبھی نہیں ملی مگر یاد ھے ناں کہ ھم سے بھی چڑتی تھی وہ کہ تم ھمارے ساتھ کیوں ہینگ آؤٹ کرتے ھو

سن رھے ھو میری بات ؟؟

انکی خاموشی پر اس نے انھیں پوچھا تھا

ھمم۔۔۔ ہاں سن رھا ھوں

اچھا اس سنڈے تمھاری طرف آؤ نگی اور یہ تو میں اکیلی ھی پتا لگا سکتی ھوں کہ اسکا دل کیا کہتا ھے ؟

اور تم کرو گی کیا ؟

یہ تم مجھ پر چھوڑ دو

مسکراہٹ دباتے اس نے کہا تھا

اسے دس منٹ کا کہہ کر گئے وہ ابھی تک نا لوٹے تھے تو وہ بک کو ٹیبل پر رکھ کر انکے کمرے میں انھیں بلانے چل دی

کھلے دروازے کو ناک کرنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ھی تھا کہ انھیں انکی آواز سنائی دی تھی

اچھا اچھا ٹھیک ھے تمھارا بے حد شکریہ کہ تم میرے گھر اپنے مبارک قدم رکھو گی۔۔۔ بسسس اتنی ایکسائیٹمنٹ کافی ھے؟؟؟

ہنستے ھوئے وہ فون پر کسی کو کہہ رہے تھے جب وہ ان کی بات اور بے تکلفی پر ٹھٹکی تھی

چلو اللہ حافظ

اسے اپنے روم میں جھانکتے دیکھ کر زاویار نے زنیرہ کو کہا تھا

میں آنے ھی والا تھا۔۔۔ چلو

سنیں۔۔۔؟؟

اسے کہتے وہ روم سے نکلنے لگے جب اس کی مدھم سی آواز سنی

ہاں۔۔۔؟؟

مڑتے ھوئے انھوں نے پوچھا تھا

کون تھی؟؟؟؟

کہاں؟؟؟

فون پر؟؟؟

اوہ وہ۔۔۔ زنیرہ تھی

کون زنیرہ؟؟؟

اس کی خالص بیویوں والی تفتیش پر وہ مکمل اسکی طرف متوجہ ھوئے تھے جو کمر پر دونوں ہاتھ رکھے انھیں گھور رھی تھی

انھیں اس پر بے تحاشا پیار آیا۔۔۔

زنیرہ میری وہ فرینڈ جو انگلینڈ میں بھی تھی میرے ساتھ۔۔۔ شی واز مائے کلاس میٹ اینڈ ویری کلوز فرینڈ۔۔۔

جان بوجھ کر اپنے لہجے میں زنیرہ کیلی ئے چاشنی بھرتے ھوئے انھوں نے کہا تھا

وہ پل میں تپی تھی۔۔۔۔ نتھنے پھلاتے ھوئے انھیں مزید گھورا تو وہ اپنی ہنسی ضبط کرتے ھوئے اسے روم سے ٹی وی لاؤنج آنے کا کہنے لگے

اس کی دوستی اب یہاں بھی چلے گی کیا؟؟

وہ جاتے جاتے پھر سے پلٹے تھے

کیا مطلب؟؟؟

نگاھوں میں الجھن لیے انھوں نے اسے دیکھتے ھوئے پوچھا تھا جو شعلہ جوالا بنی واقعی ایک مشعل ھی لگ رھی تھی

کچھ بھی نہیں

نظریں جھکاتی ھوئی ی وہ جیسے خود کو سرزنش کرنے لگی کہ ایسا ری ایکٹ کیوں کیا بھلا۔۔۔ مرضی ان کی جس سے چاھیں بات کریں دوستی کریں

اب یہ وہ وقت تو رہا نہیں تھا کہ وہ ان کے بازو سے جھولتی ھوئی ی لاڈ کرتی۔۔۔

چلیں۔۔۔۔

انکو کہتی وہ تیزی سے دروازہ پار کر گئی اور وہ سر جھٹکتے اس کے پیچھے چل دئیے

مگر ایک نیا باب شروع ھو چکا تھا جہاں وہ کونپل جو عرصہ دراز سے مشعل کے دل میں پھوٹ چکی تھی جسکا خود اسکو علم نا تھا

اب تناور درخت بننے کے مرحلے میں داخل ھوا چاھتی تھی

چائے کا کپ بنا کر اس نے نگہت کے روم کا رخ کیا تھا عادت ھی نا تھی اکیلے بیٹھنے کی

زاویار بھائی کو ٹی وی لاؤنج میں مشعل کیساتھ مغز ماری کرتے دیکھا تو بے اختیار مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا

وہ کوئی کند ذہن نہیں تھی بس کبھی کبھی بہت زچ کر دیا کرتی تھی

لاؤنج سے گزرتے وہ روم میں داخل ھوئی۔۔ نگہت ابھی تک سوئی ھوئی تھیں

انکی پیشانی چھو کر اس نے یہ یقین کیا کہ بخار تو نہیں ھے صد شکر کہ وہ ٹھیک تھیں

اسے مندی مندی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد وہ پھر سے سو چکی تھیں

ان کی میڈیسنز کی وجہ سے اکثر ھی وہ ایسے غنودگی میں چلی جایا کرتی تھیں اور آج تو سر میں درد بھی تھا

ثانیہ نے محبت بھری نگاہ سے ماں کو دیکھا اور ان کے قریب ھی چئیر پر بیٹھ گئی

ٹیبل پر رکھے نگہت کے موبائل کی لائٹ آن ھوئی تو اس نے موبائل اٹھایا تھا جس پر حسن کالنگ لکھا شو ھو رھا تھا

اس نے کال پک کی تھی۔۔۔۔

االسّلامُ عَلَیکُم ممانی۔۔ کیسی ھیں آپ ؟؟

اوھو بھئی۔۔۔۔ ترقیاں۔۔۔۔ اتنی چاشنی تو کبھی نا تھی تمھارے لہجے میں۔۔۔

لگتا ھے انگلینڈ نے محبت سے بولنا سکھا دیا ھے جناب کو

طنز کا پہلا تیر اسکی جانب سے گیا تھا

چلو دیر سے ھی سہی مگر چاشنی آئی تو۔۔۔ تمہیں دیکھ کر بندے کو بس نیم یا کریلا ھی ذہن میں آتا ھے۔۔ اوہ ہاں زہر کا تصور بھی آجاتا ھے کبھی کبھار۔۔۔۔

حسن نے اسے جلتے توے پر بٹھانے کی سعی کی تھی اور حسبِ توقع وہ جل بھن گئی تھی

اچھا اب زیادہ سڑو ناں۔۔۔ پہلے ھی تمھاری رنگت تیز پتی والی چائے جیسی ھے اس میں اگر اضافہ ھوگیا تو لیک لگ جانی ھے خاندان کی خوبصورتی پر

ہنسی روکتے اس نے جیسے حد ھی کر دی تھی

تم نے خود کو دیکھا ھے کبھی۔۔۔۔ پھیکے شلجم جیسی تمھاری خود کی رنگت ھے کشش نام کو نہیں ھے

ہونہہ۔۔۔۔ اور تمھاری اطلاع کے لئے عرض ھے دیو جیسی جسامت والے آدمی۔۔۔ مجھ جیسا کمپلیکشن پرکشش بناتا ھے اچھا۔۔۔

آواز کو دباتے دباتے وہ سلگ سلگ گئی تھی وہ اس کے سامنے ہوتا تو گرم چائے کا کپ اس کے چہرے کی تواضع کر چکا ھوتا

تم آؤ ذرا دیکھنا تو سہی کرتی کیا ھوں تمھارے ساتھ میں۔۔۔ وہ اسکی باتیں سنتے ہنسے گیا

قسم سے یار۔۔۔ یہ تمھارا غصے سے تپنا بہت مس کرتا ھوں میں

دھیمے سے اس نے کہا تو وہ ٹھٹکی تھی

اور تمھاری فضول بکواس کا تو کوئی ی ثانی ھی نہیں ثانیہ سچی۔۔۔

آنکھیں میچتے اس نے اور تیلی لگائی ی تھی

جو ثانیہ کے پیروں سے جلتی ھوئی ی سر پہ جا کے بجھی تھی۔۔۔اسے اپنے ہاتھ پر خارش محسوس ھوئی ی جو حسن کے چہرے پر تھپڑ کی صورت پڑنے کو بے چین ھو رھا تھا

دفع ھو۔۔۔۔تم سے بات کرنا بھی فضول ھے تمھاری طرح ھونہہ۔۔۔

کہتے ھوئے اس نے کال کاٹی تھی دوسری طرف وہ "ارے ارے رکو" ھی کہتا رہ گیا۔۔۔

وہ غصے میں گرم گرم چائے اپنے حلق میں انڈیلنے لگی

مشعل یہ کوئی سچن میں تمھیں تیسری بار سمجھا رھا ھوں پھر بھی سمجھ نہیں آ رھا تمھیں۔۔۔ تھارا دھیان ھے کہاں آخر؟؟؟

زاویار کو اس نے زچ کر کے رکھ دیا تھا

جواباً وہ انھیں گھورنے لگی

کیا ھو گیا ھے بھلا اب نہیں آ رھا دماغ میں تو کیا کروں؟؟

منہ بسورتے اس نے کہا تھا

اچھا دیکھو ادھر اب رونے کا پروگرام نا بنا لینا تم۔۔۔۔بے بسی سے اس کو کہتے انھوں نے پھر سے بال پوائنٹ کو پکڑا تھا مگر وہ ہنوز نظریں جھکائے بیٹھی تھی

ذہن مسلسل انکی اپنی دوست سے بات اور فرینکنس میں الجھا ھوا تھا

ھے۔۔۔۔لُک ایٹ می۔۔۔۔

جیسے ھی اس نے نگاھیں اٹھائی یں وہ جیسے مبہوت ھو گ ئی ے تھے

رونے کی تیاری کرتی آنکھوں کے نچلے حصے ہلکے گلابی ھو چکے تھے جس سے ان کا حسن دوبالا سہہ بالا ھو گیا تھا

تیری آنکھیں بھی کیا مصیبت ھیں

میں کوئی ی بات کرنے والا تھا

بمشکل خود کو اس کے سحر سے آزاد کرواتے وہ بڑبڑائے تھے

اس نے بے ساختہ اپنا سر ان کے کاندھے پر ٹکایا تو وہ حیرت زدہ رہ گ ئی ے۔۔۔ وقت جیسے ٹھہر سا گیا تھا

کیا ھو گیا ھے تمھیں۔۔۔ اتنی بری طرح تو نہیں ڈانٹا تھا میں نے جو یوں رونے لگی ھو

انھوں نے نامحسوس طریقے سے اس کا سر کاندھے سے ہٹایا تھا اور پریشانی سے اس کے چہرے سے ہاتھ پرے کرنے چاھے جو وہ جھٹک گ ئی ی تھی

اُوں ھُوں۔۔۔ ادھر دیکھو ورنہ اب ایک تھپڑ کھا لو گی مجھ سے تم۔۔۔ ان کے یوں مان بھرے لہجے میں کہی بات پر وہ مزید دکھی ھوئی ی

میرا نہیں دل چاہ رہا پڑھنے کو بس

بھاری آواز میں سوں سوں کرتی وہ بولی تھی

زاویار اس کے چہرے پر رونے کے بعد کی سرخی بغور دیکھنے لگے

پلکوں پر اٹکے آخری آنسو کو اپنے انگوٹھے پر چنتے ھوئے انھوں نے اسے دھیمے لہجے میں سوری بولا تھا جواباً وہ شرمندہ ھو کر رہ گ ئی ی یعنی وہ کوئی ی غلطی نا ھونے پر بھی سوری کہہ گ ئی ے تھے

میں آپ کو بہت تنگ کرتی ھوں ناں؟؟؟ آپ مجھ سے چڑ جاتے ھونگے

ھے ناں؟؟؟

انھوں نے ناگواری سے اس سوال پر اسے گھوری سے نوازا تو وہ مسکرانے لگی

اگر اس بار انسلٹ ھوئی ی تو ذمہ دار تم خود ھو گی میں نہیں۔۔۔ پچھلی بار کی ڈانٹ تو چلو میرے یہاں نا ھونے پر پڑی تھی م گر اب تمھارے دل کا کیا کروں جو پڑھنا نہیں چاھتا؟؟؟

اوکے ون مور ٹائی م پلیز

نچلا ھونٹ نکال کر کہتے ھوئے وہ انھیں بہت معصوم سی بچی لگی تو وہ مسکراتے ھوئے دوبارہ اسے سمجھانے لگے

ھائے۔۔۔۔۔ میرے خوابوں کے شہزادے جیسا بندہ۔۔۔۔ عروج کی سرد آہ اور خوشی سے کہی بات پر دونوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا

کدھر کدھر۔۔۔؟؟؟

سونیا نے بے تابی سے کہا تو مشعل نے اسے ایک دھپ لگائی ی

ڈوب مرو کسی پر بھی لٹو ھو کر گھومنے لگتی ھو دونوں

بالوں میں لگا کیچر نکال کر اس نے دوبارہ سے بالوں کو جکڑا تھا

اچھا چلو یار کچھ کھاتے ھیں بھوک لگ گ ئی ی ھے مجھے تو۔۔۔

ھاں چلو

سونیا کے منہ بنا کر کہنے پر اسے شاپنگ بیگ تھماتی ھوئی ی بولی تھی

کالج سے واپسی پر وہ تینوں مارکیٹ آ گئی تھیں مشعل کو حسن کے لیے گفٹ لینا تھا جبکہ وہ دونوں اس کیساتھ ہیلپ کے لیے آئی تھیں

نہایت ھی ڈیسینٹ رسٹ واچ حسن کے لیے لینے کے بعد انھوں نے کافی دیر ونڈو شاپنگ کی تھی

اب ہوٹل مس بیٹھ کر کھانے پر ہاتھ صاف کرتی ھوئی وہ سب یہ فراموش کر بیٹھی تھیں کہ گھڑی شام کے پانچ بجا رھی ھے

عروج اور سونیا نے گھر انفارم کر دیا تھا مشعل نے گھر کال کی تو کسی نے فون اٹینڈ ھی نہیں کیا تھا

مجبوراً اس نے ثانیہ کو میسج کیا کہ وہ لیٹ ھو جائے گی

یونہی باتوں باتوں کے دوران اس نے اپنا فون نکالا تھا

اوہ۔۔۔۔۔۔امی ثانیہ ماموں اور زاویار بھائی سب کا ھی فون آ رھا تھا

سائیلینٹ پر تھا سیل

میں تو گئی اب

اوففف۔۔۔۔اب خیر نہیں میری

پریشانی سے چئیر سے ایکدم اٹھتے ھوئے وہ بولی تھی

موبائل اٹھا کر اس نے نگہت کو کال کرنے کا سوچا مگر پھر خیال آیا کہ وہ فون پر اس کے لتے لینے شروع ھو جائیں گی

اس نے زاویار کا نمبر ملایا تھا

پہلی بیل کے بھی پورا ھونے سے پہلے کال اٹینڈ کی گئی تھی

مشعل۔۔۔۔؟؟؟؟ کہاں ھو تم؟ ٹھیک ھو؟

جج۔۔۔جی زاویار بھائی ی میں شاپنگ کے لیے مارکیٹ آ گ ئی ی تھی

ان کی اتنی فکر مند سی آواز پر وہ ہکلا سی گ ئی ی تھی

سکون کی لہر ان کے رگ و پے میں سرائی یت کر گ ئی ی دوسرے ھی پل وہ غصے سے کھول کر رہ گ ئی ے تھے

کہاں پر ھو اسوقت ؟؟؟ جگہ بتاؤ ؟

میں بس ابھی آنے والی تھی زاویار بھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹیل می دا پلیس وئی یر یو آر مشعل ؟؟

اس کی بات کاٹتے سرد آواز میں انھوں نے کہا تھا ان کے لہجے کے سرد تاثر پر اسکی جان ھوا ھونے لگی اور وہ اٹکتے ھوئے اپنی لوکیشن بتانے لگی تھی

عروج اور سونیا کو ان کا غصہ بتاتے وہ رو دینے والی ھو گ ئی ی

وہ دونوں بھی فکر مند تھیں

اگلے پچیس منٹ میں وہ اس کے سامنے تھے

گاڑی میں انھیں بیٹھنے کا کہہ کر وہ بغیر اس کی طرف دیکھے گاڑی سٹارٹ کیے انکاویٹ کرنے لگے

سونیا اور عروج کو ان کے گھر ڈراپ کرنے تک وہ بھی خاموش رھی تھی

زاویار بھائی ی۔۔۔ ؟؟؟

بات تو سن لیں پلیز

ان کی بغیر کسی ڈانٹ ڈپٹ کے وہ مزید ھول رھی تھی

اسے حیرت بھی تھی کہ جب ثانیہ کو میسیج کر دیا تھا تو سب پریشان کیوں ہو گ ئے تھے اس کے گھر واپس نا جانے پر

گاڑی جیسے ہی گھر کا گیٹ کراس کرتی ہوئی ی پورچ تک آئی ی اس نے بے اختیار ان کے سٹی ئی رنگ پہ دھرے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا تھا

یہیں انہوں نے ضبط کھویا تھا

لب بھینچتے گاڑی روک کر انھوں نے اسکے دونوں ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے ایک جھٹکے سے اسے اپنے بے حد قریب کیا تھا

مشعل کی جان پل میں ہوا ہوئی ی تھی

کیوں ہو تم اتنی لاپرواہ ہاں؟؟؟؟

پتا ہے کتنا پریشان ہو گیا تھا میں جانے کیا کیا سوچ بیٹھا تھا جانتی بھی ہو ناں کیسے حالات ہیں گھر سے باہر

غصے کی شدت سے اسکے بازوؤں پر گرفت سخت کیے وہ بولے تھے اسی تیزی سے مشعل کی آنکھیں بھر آئی ی تھیں

میں۔۔۔میں نے۔۔۔ک۔۔۔کیا تھا می۔۔۔ سیج ثانیہ کو

ان کے دھاڑنے پر وہ خوفزدہ ہوتی ہوئی ی بولی تھی

اسکی آنکھوں سے مسلسل بہتے آنسوؤں پر وہ ذرا ٹھٹکے تھے

کیچر کے ڈھیلا ہونے پر بال جو بکھر کر عجیب ہی بہار دکھا رہے تھے اس پر متصاد اسکی روتی گلابی آنکھیں بھیگی پلکیں۔۔۔وہ بے خود ہوتے اسکے بالوں کو ہاتھوں میں نرمی سے لیتے ہوئے اسکی پیشانی پر اپنی پیشانی رکھ گ ئی ے تھے

جبکہ وہ اپنی جگہ سُن ھو گئی تھی

میں ڈر گیا تھا مِشو۔۔۔ بہت ڈر گیا تھا کہ جانے کہاں ھو تم۔۔۔ کس حال میں ھو۔۔۔

اپنے کان کی لو پر ان کے انگوٹھے کا لمس محسوس کرتی وہ کانپی تھی کسمسائی تھی تو ایکدم انھیں اپنی اس سے قربت کا ادراک ھوا تھا

نرمی سے اسے خود سے الگ کرتے وہ گاڑی کا ڈور کھوتے ھوئے اندر کی طرف بڑھ گئے

وہ حیرت سے بت بنی انھیں دیکھے گئی

حرف گر

کوئی ایسا شبد تلاش کر

کہ سوال زدہ نین

لاجواب ھو جائیں

یہ کیا ھوا تھا؟؟ کس قسم کا ری ایکشن تھا زاویار کا۔۔۔ حیرت سی حیرت تھی ایک الگ سا احساس جو ان کے لمس نے اسے بخشا تھا وہ پہلے کبھی بھی محسوس نا ھوا تھا

اور انکے انداز میں جو بیک وقت شدت اور نرمی تھی اسکا دل گداز ھو چلا تھا

گاڑی سے نکل کر مرے مرے قدموں سے چلتی وہ اندر کی طرف بڑھی تو ثانیہ اور نگہت اسکی طرف تیزی سے آتی دکھائی دیں

بیٹا ڈرا دیا تھا تم نے۔۔۔ اتنی غیر ذمے داری کی امید نہیں تھی تم سے

ناراضگی سے نگہت نے اسے اپنے ساتھ لپٹاتے ھوئے شکوہ کیا تو اسے ڈھیروں شرمندگی نے آ گھیرا

آئی م سوری ممانی۔۔۔ آپ نے میری کال پک نہیں کی تھی تو اس کو میسج کیا تھا میں نے مگر اس نے یقیناً بتایا نہیں ھو گا

خونخوار نظروں سے ثانیہ کو دیکھتے ھوئے اس نے نگہت سے کہا تھا

مجھے تمھارا کوئی ی میسیج نہیں ملا مشعل

جھوٹی ابھی دکھاؤ ذرا اپنا موبائی ل۔۔۔۔۔ میں چیک کرتی ھوں خود۔۔۔۔ اور بلکہ یہ دیکھیں ممانی میں نے اس کو میسیج کیا تھا ٹھیک دو بج کر سترہ منٹ پر میسیج گیا ھوا ھے

موبائی ل نکال کر اس نے ثبوت پیش کیا تھا

جو کہ میں نے رسیو بھی نہیں کیا ھوا۔۔۔ یہ بھی تو دیکھو

فٹے ای منہ مشی۔۔۔۔۔۔ واٹس ایپ میسیج کیا مجھے تم نے جانتی بھی ھو کہ میں ڈیٹا ھی آف رکھتی ھوں۔۔۔ بندہ ایک کال کر لیتا ھے

چلو امی نے کال پک نہیں کی تو میں تو گھر ھی تھی نا

لینڈ لائی ن پر بھی کر سکتی تھی تم فون مگر تمھارا دماغ بھی ناں

یہ جو عقل اللہ نے دی ھے تحفے میں۔۔۔ اسکی پیکنگ کھول کہ استعمال بھی کر لیا کرو یا یو نہی فنگس لگوا لینی ھے اسے

ثانیہ نے صحیح اسکی کلاس لی تھی

اسے مسلسل خاموش دیکھ کر نگہت نے اسے اشارے سے زبان بند رکھنے کا کہا تھا

چلو آ جاؤ اب۔۔۔ اور تم اپنے ابو کو انفارم کر دو

نگہت نے ثانیہ کو کہا تھا اور اسے لیے اندر چلی آئی یں تھیں

ٹھنڈے پانی کے چھینٹے چہرے پر مارتے ھوئے وہ مسلسل اس کے ساتھ کی گ ئ ی اپنی بے اختیاری کو کوس رھے تھے۔۔۔ انھیں توغصہ تھااس پر مگر جانے وہ غصہ کہاں چلا گیا تھا اور اسکی جگہ وہ اسے یقیناً عجیب احساسات میں گھرا چھوڑ کر آئے تھے

انھیں یاد آیا کہ کیسے اس کی نظریں انھیں حیرت سے تک رھی تھیں

وہ اپنے اس بی ھیوئ یر کی کیا توجیہہ پیش کریں گے

اور اگر وہ بات کی تہہ تک خود ھی پہنچ گ ئ ی تو اس کا متوقع ردِعمل سوچ کر انھیں خود پر غصہ آنے لگا

اب میں اسکا سامنا ھی بہت کم کرونگانا سامنے جاؤ نگا نا مجھ سے کوئ ی بے اختیاری سرزد ھوگی

ٹاول سے چہرہ پونچھتے انھوں نے خود کلامی کی تھی

ان کہی کی الگ اذیت ھے

اور کہی کا عذاب مت پوچھ

بھائ ی کہہ رھے ھیں کہ انھیں بھوک نہیں ھے

ثانیہ نے ڈائ ننگ ٹیبل پر چ ئ ی ر گھسیٹ کر بیٹھتے ھوئے کہا تھا

اسکی بات کو سن کر مشعل اپنی جگی چور سی ھو گ ئ ی جانتی تھی کہ وہ اسکی غیر ذمہ داری پر اس سے ناراض ھیں

اس کے باوجود اس نے ان کے نا آنے پر شکر ادا کیا

شام والے واقعے کے بعد وہ فی الحال انکا سامنا کرنے کی ہمت نا رکھتی تھی

زاویار بہت پریشان ھو گیا تھا جب تم سے کوئ ی رابطہ نہیں ھو پا رھا تھا

وہ ابھی بھی تم سے ناراض ھی ھو گا مشی بیٹا

ابراھیم نے مسکراتے ھوئے اسے اطلاع دی تھی

جسطرح وہ حواس باختہ ھو کر طوفان کیطرح آفس سے بھاگا تھا تمھاری ماں کی فون کال پر۔۔۔۔ میری بھی جان نکال کے رکھ دی اس نے

ماموں سب سے سوری بول چکی ھوں میں۔۔۔۔ وہ شرمندہ سی منمنائی تھی

چلو یہ تو اچھی بات ھے۔۔۔۔ بیٹا اپنی فرینڈز کے گھر کا نمبر بھی نوٹ کروا دینا اپنی ممانی کو تا کہ آئندہ کوئی بھی ایسی بات ھو تو ھم ان سے رابطہ کر سکیں

جی ماموں۔۔۔۔ سر جھکائے ہوئے ھی وہ بولی تھی برائے نام کھانا کھانے کے بعد وہ اپنے اور ثانیہ کے مشترکہ روم میں چلی آئی

ذہن مسلسل یہ سوچ جا رھا تھا کہ اگر زاویار نارض ھیں تو ان کو کیسے منایا جائے

وہ اس سے ناراض ھوتے ھی نہیں تھے کبھی۔۔۔۔ مگر اب سمجھ نہیں آ رھا تھا کہ کیسے منائے ان کو

پھر کچھ سوچتے ھوئے کچن میں چلی آئی۔۔۔۔ سونے سے پہلے وہ اکثر کافی پیا کرتے تھے

کافی کا مگ تیار کر کے وہ اسے بطور رشوت ان کے پاس لیکر چل دی تھی

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ بلکل نارمل رھے گی شام والا واقعہ وقوع پزیر ھی نہیں ھوا جیسے

ڈور کو ناک کیا تو یس کی آواز پر اسے دھکیلتے ھوئے روم کے اندر چلی آئی

کمفرٹر لیے کسی فائل کا جائزہ لیتے ھوئے انھوں نے سرسری سی نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور دوسرے ھی پل فائل کیطرف متوجہ ھوتے ھوئے لب بھینچ گئے تھے

مگ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے انھیں دیکھنے لگی جو اسے نظر انداز کرنے کی شاندار ایکٹنگ کر رہے تھے جب کہ انکا رواں رواں اسی کیجانب متوجہ تھا

زاویار بھائی۔۔۔۔؟؟؟
"ھمم"۔۔۔

"آئی م سوری"

فار واٹ؟؟

میری وجہ سے سب کو تکلیف اٹھانا پڑی۔۔ آپ بھی پریشان ہوگئیے تھے۔۔۔ پرامس آئندہ ایسا نہیں ہوگا

لجاجت سے کہتے ہوئے وہ بیڈ کے کونے پر ٹکی تھی

زاویار نے محض پل بھر کو اسے گہری نظر سے دیکھا تھا جو چہرے پر شرمندگی لیے انھیں آس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی

انھوں نے دل ھی دل میں شکر ادا کیا کہ اس نے شام والی ان کی بے خودی کو سنجیدہ ھی نا لیا تھا اسے بس فکر تھی تو یہ کہ شائد وہ اس سے نارض ھیں

انھیں کچھ سوچتے دیکھ کر اس کی ذہنی رو بھٹکتے ہوئے شام والے واقعے کی طرف مڑ گئی

افففف۔۔۔۔ دل میں جیسے ایک میٹھا سا انوکھا احساس جاگا تھا جس کو محسوس کرتے ہوئے گھبرا کر وہ بے اختیار کھڑی ہوگئی

میں ناراض نہیں ھوں مشعل بس نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل اوکے؟؟؟

جی۔۔۔ اوکے گڈ نائٹ

بظاہر انھیں گڈنائیٹ کہہ کر وہ روم سے نکل آئی تھی مگر اچانک انکا اسے مِشو پکارنا یاد آیا تو وہ مزید الجھتی اپنے روم کی طرف بڑھ گئی

اس کے روم سے جاتے ھی انھوں نے فائل دور اچھالی تھی اور بے اختیار اپنے موبائل میں " متاعِ جاں " فولڈر اوپن کیا تھا

سامنے تو جی بھر کے دیکھ نا سکتے تھے صد شکر کہ یہ ایک رستہ تھا

ایک چمکیلی سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں نرمیاں لیے وہ ایک کے بعد ایک تصویر کو بغور دیکھنے لگے

کچھ لوگ گھروں کی طرح ہوتے ھیں کہ چاھے ھم ان سے دور ھوں مگر دل ان کی روح میں سمٹ جانے کے لیے بے چین رہتا ھے

دل نوازی کے قرینے کوئی تم سے سیکھے مِشو۔۔ کس خوبصورتی سے چپکے چپکے دل پر اثر کر گئی ہو کہ اب تک دنگ ھوں میں۔۔۔

تھک کر موبائل رکھتے ھوئے انھوں نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے کافی کے مگ کو دیکھا

مگ اٹھایا مگر کافی ٹھنڈی ہوچکی تھی اس کے باوجود وہ گھونٹ گھونٹ اسے حلق میں انڈیلنے لگے

آخر کو " مشعل " خاص ان کے لیے بنا کر لائی تھی

اپنی اس ٹین ایجر جیسی حرکت پر انھیں ہنسی آنے لگی

وہ کسی طاق پر رکھی ھوئی مہنگی گڑیا

میں اسے دور سے تکتا ھوا مفلس کوئی

---------------------------------------

سوری یار۔۔۔۔۔ ڈانٹ پڑی ھوگی تمھیں کافی۔۔۔۔ مگر تمھیں واقعی کسی اور کے نمبر پر کال کر کے بتا دینا چاھیے تھا

چلو چھوڑو اب۔۔۔۔ لگتا ھے زیادہ ھی ستھری ھوئی ی ھے جو اتنی خاموش ھے یہ

عروج نے سونیا سے کہا تھا تو وہ انھیں گھورنے لگی

اتنی بھی اب ہمدردی کی ضرورت نہیں ھے۔۔۔۔۔۔ ویسے بھی غلطی میری ھی تھی

ھمم۔۔۔ سہی

اچھا سنو ناں۔۔۔۔۔ سنڈے کو میلاد ھے ھماری طرف تو تم دونوں نے آنا ھے

مشی تم ممانی اور ثانیہ کو ساتھ لانا پلیز۔۔۔ امی کی کال پر بات بھی کروا دونگی میں ممانی سے

عروج کے گھر تو امی نے کال کر کے کہہ دیا تھا دونوں امیوں کی دوستی ھوگ ئی ی ھے

سونیا نے مشعل اور عروج سے کہا تھا

کب ھے میلاد؟

”اس سنڈے“

یار میں تو نا آسکوں شائی د کیونکہ انکی فرینڈ نے آنا ھے

کن کی فرینڈ؟

عروج نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا

زاویار بھائی ی کی فرینڈ

تو۔۔۔؟؟؟؟ فرینڈ انکی اور مس ئی لہ تمھیں ھے آنے سے؟؟؟

اب گھر کوئی ی مہمان آئے تو میزبان تو ھونے چاھی ئں

ناگھر پر۔۔ مشعل نے سونیا کی تائی ید چاھی تھی

بات تو ٹھیک ھے۔۔۔۔ مگر

مجھے نہیں پتا بس آنا ھے تم دونوں نے

اچھا سنڈے تو آنے دو اور چلو۔۔۔ نیکسٹ پیریڈ ھونے والا ھے

اس نے نوٹس ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے ھوئے کہا تھا

ھمم چلو چلو۔۔۔۔۔

ایکساتھ وہ اپنی اپنی چی ئی رز سے اٹھی تھیں

چلنا تم بھی پلیز ناں۔۔۔۔ ممانی تو جائی یں گی ھی کیونکہ زاویار بھائی ی سے پوچھا تھا انھوں نے کہ ان کی فرینڈ نے کس وقت آنا ھے

وہ تو شام کو آئی یں گی

تب تک تو ھم گھر ھونگے یار چل ناں پلیززززز۔۔۔۔

نمک لگا کر کینو کھاتی ثانیہ نے اس کی منت پر اسے گھورا تھا

تمھیں پتا ھے ناں میں کتنا نروس ھوتی ھوں کسی کے گھر جا کر۔۔۔

کھاتے ھوئے نروس کیوں نہیں ھوتی تم؟؟؟ یہ تیسرا کینو کھا رھی ھو بس کرو اب

دانت پیستے اس کے کہنے پر ثانیہ نے ایک ہاتھ پورا اس کے چہرے کے آگے کھولتے ھوئے اسے لعنت رسید کی تھی

میرے کھانے پہ نظر نا رکھو۔۔۔ پتا چلے ہضم ھی نا ھو مجھے

فکر نا کرو تمھارا معدہ لکڑ ہضم پتھر ہضم ھے

کچھ نہیں ھوتا چلی چلوناں ساتھ پلیز یار

ایسی معصوم شکل بنا کر منت کی تھی کہ اسکو راضی ھوتے ھی بنی تھی

سونیا کے گھر میلاد کیلیے وہ ۱۱ بجے تیار ھو چکی تھیں

ممانی آ بھی جائیں اب اور زاویار بھائی کو بھی بلاتی آئیے گا ان کے گھر پہ ھونے کا کیا فائدہ ھے اگر ھم ان کے ھوتے ھوئے بھی ٹیکسی پر جائیں گے

سفید دوپٹے کے ہالے میں معصومیت لیے اور بیچ کی مانگ نکال کر دونوں طرف فرنچ بنائے ھوئے وہ بے حد پاکیزہ لگ رھی تھی

سفید دوپٹہ سر پر سلیقے سے لیے چادر لینے کو وہ روم کیطرف جا رھی تھی جب موبائل میں مصروف زاویار کا اس کے ساتھ زور دار تصادم ھوا تھا

اس سے پہلے کہ وہ گرتی۔۔۔ جلدی سے ایک ہاتھ ٹیبل کے کونے پر رکھتے ھوئے اس نے خود کو بچایا جبکہ زاویار کا موبائل دور جا گرا تھا

سنبھلتے سنبھلتے بھی ہاتھ پر وزن آیا تھا تو وہ کراہتی ھوئی زمین پر ھی بیٹھ گئی

اگلے ھی پل وہ پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھے تھے

کیا ھو گیا۔۔؟ تم ٹھیک ھو؟ دکھاؤ کہاں لگی ھے؟

اسکی آنکھوں میں آئی نمی دیکھتے وہ بے طرح شرمندہ ھوئے

ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے دباتی وہ ان سے نظریں چراتے ہوئے جانے لگی تو وہ بے اختیار اسکا ہاتھ پکڑتے روک گ ئی ے

آئی م سوری مشعل۔۔۔۔ اس کا ہاتھ سہلاتے بغور دیکھتے وہ جیسے اسکا درد کم کرنے لگے

ایک انوکھی سی لے پر اسکا دل دھڑکنے لگا تھا وہ انھیں ساکت کھڑی دیکھے گ ئی ی

تیری شکل بصارت آنکھوں کی

تیرا لمس ریاضت ہاتھوں کی

تیرا نام لبوں کی عادت ہے

میری اک اک سانس گواہ پیا

میرا شام سلونا شاہ پیا

مجھے مار گ ئی ی تیری چاہ پیا

ساکت کھڑی ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اسکی نظروں نے ان کے ہاتھوں تک کا سفر کیا جو اس کے ہاتھ کو سہلا رہے تھے

بہت پہلے کہیں پڑھی نظم اس کے ذہن میں گونجی تھی تو وہ اپنے دل کی اس شوریدہ سری پر بے جان ہونے لگی

وہ اس کے گم سم ہونے پر مزید پریشان ہوتے اسے لیے صوفے پر بٹھا گ ئی ے

یو اوکے مشعل؟؟

ھُوں۔۔۔؟؟؟

اس نے خالی خالی نظروں سے انھیں دیکھا تھا

آر یو اوکے ؟؟؟

انھوں نے تشویش سے پھر پوچھا تھا تو وہ نفی میں سر ہلا گ ئی ی

میں ٹھیک نہیں ھوں ۔۔۔۔یہ بلکل ٹھیک نہیں ھوا ۔۔۔یہ عجیب ھے بہت عجیب

کھوئی ی کھوئی ی اس کی آواز اور لہجے پر انھیں لگا شائی د اس کے سر پہ چوٹ آئی ی ھے

کیا عجیب ھے ؟ کیا بول کیا رھی ھو تم ؟

اچانک اس کے دماغ نے دل کی طنابیں کَسی تھیں تو وہ جیسے کسی ٹرانس سے باھر نکلی

افففف ۔۔۔۔۔ہاتھ توڑ دیا ھے میرا آپ نے ۔۔۔۔اپنی پہلے والی کیفیت کو زائی ل کرنے کو شش کرتے اس نے کہا تھا تو اس کے مشکوک سے رویے کو سوچتے اٹھ کھڑے ھوئے

سامنے سے ثانیہ اور نگہت کو آتے دیکھا تو ان کو باھر آنے کا اشارہ کرتے وہ لاؤ نج کا دروازہ پار کر گ ئی ے

اٹھو ۔۔۔تمھیں کیا سکتہ ھو گیا ھے ۔۔۔ چلو اب

ثانیہ نے اسے کہا تو وہ ان دونوں کیساتھ باھر کیطرف چل دی

میلاد پر بھی وہ چپ چپ سی رھی جس کو عروج اور سونیا نے نوٹ کیا تھا

دیکھ تو ثانیہ بھی رھی تھی مگر وہ سارا وقت نگہت کے پلو سے لگی رھی کیونکہ مشعل کو سونیا اور عروج لے گ ئی یں تھیں ان تینوں کے لاکھ کہنے پر بھی ثانیہ نگہت سے الگ نا ھوئی ی تھی

آؤٹ آف فیملی جا کر وہ ایسی ھی دبو اور نروس ھو جایا کرتی تھی

واپسی پر انکو پک کرنے بھی زاویار ھی آئے تھے

ثانیہ کی کسی بات کا جواب دیتے یونہی بلا ارادہ اس کی نگاہ مرر پر گ ئی ی تھی

اس پل زاویار نے بھی اسے دیکھا تھا دوسرے ھی لمحے وہ سامنے دیکھنے لگے مگر وہ ان کی نظروں سے اپنی نگاھیں نا ہٹاپائی ی

کچھ دیر بعد زاویار نے بیک ویو مرر سے اسکی جانب دیکھا تو پھر مشعل کو خود کیطرف دیکھتے پایا

دونوں ابرو اچکاتے اسے "کیا ھوا" کہا تھا تو وہ گڑبڑاتے ھوئے نظریں پھیر گ ئی ی

مگر زاویار گاھے بگاھے اسکی جانب دیکھ رہے تھے

زاویار کی نظروں کی یہ چوری ثانیہ نے پکڑی تھی تو بے ساختہ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا

شک تو اسے پہلے بھی ھوا تھا مگر اب اسے یقین ھو چلا تھا خاص کر مشعل کے کالج سے غائب ھونے پر بھائی ی کی پاگلوں جیسے حواس باختگی پر وہ مشعل کی پریشانی بھول کر ان کی حالت سے فکرمند ھوئی ی تھی

اس نے ذرا کی ذرا گردن موڑ کر ساتھ بیٹھی مشعل کو دیکھا جو نظریں چراتی ھوئی ی کنفیوز ھوتی بہت کیوٹ لگ رھی تھی

اسے اس پر پیار آیا۔۔۔۔ بھائی ی کو اسے اب ثبوت کیساتھ پکڑنا تھا جبکہ مشعل سے بھی ابھی وہ مکمل رازداری برتنے والی تھی کہ ان کے دلوں میں یہ ن ئی ی پنپتی محبت سے وہ واقف ھو چکی ھے

وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ زاویار اس راہ کا بہت پرانا مسافر ھے

واپس آکر بغیر چینج کیے ھی وہ اپنے بستر پر نیم دراز ھو گ ئی ی اور وھیں پر سو گ ئی ی تھی۔۔۔۔ ثانیہ نے کچن کی راہ لی ھی اور نگہت بھی آرام کرنے کی غرض سے اپنے روم میں چلی گ ئی یں تھیں

ایک ھی غیر آرام دہ پوزیشن میں لیٹے لیٹے وہ کسمسائی ی اور اسکی آنکھ کھل گ ئی ی تھی گردن میں اکڑاؤ سا محسوس کرتے ھوئے وہ اسکو سہلاتی ھوئی ی اٹھ بیٹھی

گھڑی کی طرف دیکھا جو شام کے پونے چھ بجا رھی تھی

اففف۔۔۔۔ مجھے اٹھایا ھی نہیں کسی نے

دوپٹے کی پنز کھولنے کے بعد اس نے اپنے بالوں میں بنی فرنٹ فرنچ کو کھولا تھا اور بال برش کرنے کیلئے ڈریسنگ کیطرف بڑھی تھی

اسے پیاس محسوس ھوئی مگر روم میں پانی کی بوتل نا تھی۔۔۔

ھیئر برش کو ڈریسنگ ٹیبل پر پھینکے ھوئے بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنایا تھا اور روم سے باھر چلی آئی

فلٹر سے پانی کا گلاس بھر کے وہ وہیں پانی کے گھونٹ بھرنے لگی جب اسے باھر کسی کے بولنے کی آوازیں آئیں

گلاس ھاتھ میں پکڑے ھی وہ باھر آئی تو زاویار نگہت اور ثانیہ کیساتھ ایک لڑکی کو آتے دیکھا

اوہ۔۔۔ ان کی فرینڈ نے آنا تھا۔۔۔۔ آنکھیں میچتے اسے اپنے حلیے کا اندازہ ھوا

ملگجے سے کپڑے ڈھیلا جوڑا جو بس کھلنے ھی والا تھا

دونوں اطراف سے لٹیں نکل کر چہرے پر پھیلی ھوئی تھیں ھاتھ میں گلاس پکڑے وہ کچن میں بھاگنے کا سوچ ھی رھی تھی جب ان سب کی نظر اس پر پڑی تھی

آؤ مشی بیٹا۔۔ نگہت نے پیار سے اسے بلایا تھا

مشعل یہ میری فرینڈ ھے زنیرہ اور زنیرہ یہ مشعل ھے۔۔۔۔

مشعل نے اسے اَلسّلامُ عَلَیکُم کہا تھا مگر زنیرہ اس سے والہانہ انداز میں لپٹی تھی

جس سے نا صرف مشعل نگہت اور ثانیہ حیران ھوئی تھیں بلکہ زاویار کا بھی دل چاھا اپنا سر پیٹ لیں

پاگل لڑکی۔۔۔ دانت پیستے انھوں نے اسے گھورنا چاھا مگر وہ انکی جانب متوجہ نا تھی

ماشاءاللہ بہت کیوٹ ھو تم۔۔۔۔ اس سے الگ ھوتے زنیرہ نے کہا اور ساتھ ھی اسکا جوڑا کھل گیا تھا

گھنے خوبصورت بال کھل کر اس کے کمر پر بکھرے تھے

ہڑبڑا کر انھیں سمیٹتے ھوئے اسکا انداز اس قدر دل موہ لینے والا تھا کہ زاویار کو لگا ان سے خود پر اختیار ناممکن ھو جائے گا تو وہ بے اختیار اسی کے ھاتھ سے اسکا جوٹھا پانی لیکر رخ موڑتے ھوئے پینے لگے

نگہت ٹی وی لاؤنج کی جانب اور ثانیہ کچن کی طرف بڑھ گئی تھی انھوں نے یہ سب نا دیکھا تھا مگر زنیرہ نے انکی اس حرکت پر انھیں حیرت سے گھورا

گلاس جس میں سے دو تین گھونٹ ھی لیے گئے تھے اب ان میں تین چار گھونٹ باقی تھے جب انھوں نے گلاس اسکی طرف بڑھایا اور بغیر اسکی طرف دیکھے آگے بڑھ گئے تھے

زنیرہ بھی انکے پیچھے چل دی تو مشعل جیسے ھوش میں آئی تھی

کچھ لوگ ستاروں کی طرح ھوتے ھیں

بہت ھی مدھم

مگر ٹھنڈک اور سکون بخشنے والے

جو آپ کو احساس بھی نہیں ھونے دیتے۔۔۔

نا آپ کی توجہ چاہتے ھیں نا ھی کسی بات پر مجبور کرتے ھیں

یہ لوگ آپ کیساتھ بہت خاموشی سے سفر کرتے ھیں

اس نے ہاتھ میں پکڑے گلاس کو دیکھا تھا

ایکدم اسے ماتھے پر ٹکایا تھا لب مسکرا اٹھے تھے ان کے بجائے آخری تین گھونٹ بھرتے ھوئے اسے بلکل اندازہ نا تھا کہ ان سے اسکی یہ محبت اسے بے طرح رلانے والی ھے

زنیرہ بغور اسے دیکھ رھی تھی جس کا دھیان ھی کسی اور جانب تھا وہ زاویار سے نظریں چرا رھی تھی اسے دیکھتے ھوئے ہچکچا رھی تھی

کیا اب بھی مشعل ویسے ھی پوز یسیو ھے تمھارے لیے زاویار جیسے پہلے ھوا کرتی تھی؟

شرارت سے زنیرہ نے پوچھا تو زاویار اور نگہت ہنس دئیے ثانیہ نے مسکراہٹ دباتے مشعل کو یکھا جو بوکھلا گ ئی ی تھی

ارے نہیں۔۔۔ وہ تو بس بچپنا تھا میرا۔۔۔۔ زاویار نے غور سے اسے دیکھا

جینز کیساتھ ریڈ لانگ شرٹ کے اوپر بلیک شرگ پہنے سکارف گلے میں لاپرواھی سے ڈالے بالوں کا اونچا جوڑا بنائے وہ بہت سٹائی لش مگر نروس لگ رھی تھی

صبح سے اس کے انداز انھیں الگ ھی لگ رھے تھے

باتوں باتوں میں وقت گزرنے کا پتا ھی نہیں چلا

زنیرہ ڈنر کر کے گ ئی ی تھی جاتے ھوئے اس نے مشعل کے چہرے پر آئی ی ناگواری و بے چینی صاف دیکھی جو زاویار کے اسے ڈراپ کرنے پر آئی ی تھی

واپسی پر بھی انکا سارا رستہ زنیرہ نے سر کھایا تھا انھیں یقین دلانے کی بے حد کوشش کی تھی کہ مشعل ان سے محبت کرتی ھے مگر وہ مان کے ھی نہیں دی ئی ے تھے

یونہی دن گزرتے گ ئی ے وہ زاویار کا کم سے کم سامنا کرنے لگی ڈرتی تھی کہ دل کا چور چہرے سے عیاں نا ھو جائے کچھ وہ خود آفس میں بہت مصروف تھے صبح جاتے تو رات گ ئی ے گھر لوٹتے تھے

اس نے عروج اور سونیا کو بھی دل کی اس واردات کی ھوا تک نا لگنے دی تھی

انھی عام دنوں میں ایک خاص دن حسن آ گیا تھا

ثانیہ نے اسے جب دیکھا تو لاسٹ ٹائم فون پر ھوئی جھڑپ کے یاد آتے ھی وہ اسے گھورنے لگی۔۔۔۔۔۔

ہینڈسم ھو گیا ھوں ناں مزید؟؟

جانتا ھوں مگر تم فکر نا کرو تھارے لیے بڑی ھی سپیشل چیز لایا ھوں میں۔۔

شرارت سے اس نے ثانیہ کو چھیڑا تھا

کیا لائے ھو؟

اس کی شرارت کو نا سمجھتے ھوئے ثانیہ نے اشتیاق سے پوچھا تھا تو وہ ہنس دیا

یہ تو سرپرائز ھے سندری۔۔۔ نگہت اور ابراھیم کے درمیان بیٹھ کر دونوں بازو انکے گرد پھیلاتے ھوئے اس نے کہا تھا

مشعل زاویار اور ثانیہ نے لاڈ کے اس مظاہرے کو مسکراتے ھوئے دیکھا تھا

……

بس صرف دو ماہ۔۔۔۔۔۔ یہ کوئی بات نہیں ھوتی بھائی۔۔ اتنی عرصے بعد آئیں ھیں تو صرف دو ماہ کیلیئے

دو سال مزید ھی تو رہ گئے ھیں سٹڈی کے پھر یہیں رھونگا ھمیشہ

مشعل کے منہ بسورنے پر حسن نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھ کر اسے پچکارا تھا

لائیں میں آپ کی ہیلپ کر دوں۔۔۔ بلکہ سیٹ کر دونگی سارے کپڑے کبرڈ میں

اسنے پیار سے بھائی کو دیکھتے کہا تھا

مشی یہ یقیناً خواب ھی ھو سکتا ھے کہ تم کام کرنے کا بول رھی ھو۔ کافی چینج آیا ھے اور اچھا چینج ھے

حسن نے اسے چھیڑا تھا

بھائی ی۔۔۔!

اس نے خفگی سے اسے دیکھتے کہا

ارے۔۔۔ جسٹ کڈنگ

اچھا ثانی کیلیئے کیا لائے ھیں آپ؟

اوہ اچھا یاد دلایا ابھی دے کر آتا ھوں

بیگ سے کچھ نکالتے وہ باھر کی طرف لپکا تھا

اور میرے لیے؟؟؟

عجلت میں روم سے باھر نکلتے نکلتے ھی حسن رکا اور پھر شیطانی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی ی تھی

تم میری کبرڈ سیٹ کرو ذرا پھر میں پوچھونگا کہ ثانیہ جیسی ٹائپ کا ھی گفٹ چاھیے تمہیں یا نہیں

تیزی سے کہتا وہ نکلا تھا اور وہ اس کے کام میں لگی تھی

حسبِ معمول کچن سمیٹ کر وہ روم میں آئی ی

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ اپنی چٹیا کے بل کھولتے ھوئے کوفت کا شکار تھی

صبح کے بنائے بال بری طرح الجھے ھوئے تھے بالوں کو مکمل کھول کر اب ان پر ھیئر برش سے ظلم کیا جا رھا تھا

جب وہ اندر داخل ھوا

بالوں کیساتھ جنگ کرتے ھوئے اس نے اسے مڑ کے دیکھا

کیا ھے ؟؟؟؟

عجیب پھاڑ کھانے والا انداز تھا

وہ پل میں ہونق ھوا

اگلے ھی لمحے اسکی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔۔

پہلے کم ڈراتی ھو تم جو یہ جھاڑیاں بھی کھولی ھوئی ھیں

تکلیف بتاؤ ؟؟؟ بھنویں سکیڑتے اس نے پوچھا

اوہ ہاں میں نے سوچا تمہیں گفٹ دے دوں تمھارا اگر تمھارا تو موڈ ھی آف ھے تو چلو کل سہی

ڈرامے کرتا وہ جیسے ھی جانے کے لیے مڑا تو وہ ہیئر برش ڈریسنگ ٹیبل پر پھینکتی اسکی راہ روک گئی

کوئی نہیں آف واف۔۔۔۔ دکھاؤ کیا ھے؟ دبے دبے جوش سے اسکا چہرہ تمتما رھا تھا

اس نے بغور یہ سنہری سا روپ دیکھا

دے بھی دو۔۔۔۔۔۔

اسکے لاؤڈ سپیکر پر وہ چونکا

اوہ ہاں یہ لو۔۔۔ کیا یاد کرو گی کہ کتنا اچھا ھوں میں

اس پر احسان کرتے ایک گفٹ پیک اسے پکڑایا تھا

وہ روم صوفہ پر بیٹھتے اسے کھولنے لگی۔ آؤ ناں بیٹھو تم بھی

خوشگوار موڈ سے اسکو اپنے ساتھ بیٹھنے کا کہا گیا تو وہ سر جھٹکتا ہنستا تھا

تم یہ کھولو ناں۔۔۔۔۔ پھر بتانا ساتھ بیٹھوں یا نہیں

دوسرا جملہ بڑبڑاتے ادا کیا گیا جسکو وہ سن بھی نہ سکی تھی

گفٹ کو انپیک کرتے ھی اسکی آنکھیں ساکت ھوئیں اسی تیزی سے حسن نے ہنسی کا گلا گھونٹتے اپنی آنکھیں میچی تھیں

وائٹننگ فیشل کِٹ اسکا منہ چڑا رھی تھی

یہ کس لیے؟

وہ خونخوار نظروں سے دیکھتے بولی

بھئی آج کل لڑکیوں کا گورا رنگ بہت میٹر کرتا ھے وہ زمانے گئے جب سانولی سلونی کی چوڑیاں شٹرنگ کرتے ھی لڑکے ہائے ہائے کرتے تھے

اس کی آنکھوں سے شرارت پڑھتے ھی وہ پل میں شعلہ جوالا بنی تھی

حسن۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

وہ پھنکاری

لو جی۔۔۔۔ ایک تو بھلا کرو اوپر سے بھرم بھی دیکھو تمھارے ہونہہ۔۔۔۔

ہنسی روکتے اسکا چہرہ سرخ ھو رھا تھا

تھارے دل میں کیوں درد جاگ رھا ھے میری سانولی رنگت کا؟ تم سے مطلب؟؟؟

ارے۔۔۔ اگلے گھر نہیں جانا کیا۔۔۔؟ سسرال والے کیا کہیں گے کہ کوئی ٹوٹکہ کوئی فیشل ھی کرواتی رھتی تو رنگت نکھر جاتی

بھئی مجھے تو بہت ٹینشن ھے تمھاری۔۔۔ جانے کبھی پسند بھی آؤ کسی کو یا یہیں رہ جاؤ ھمیشہ کے لیے ھمارے سینے پر مونگ دَلنے کو

دہلنے کی ایکٹنگ کرتے کرتے وہ اسے غصے کے انت تک لے گیا

سنو لڑکی۔۔۔۔۔شادی کرنی ھے ناں؟؟

تمھیں کیوں مروڑا اٹھ رھے ھیں تم سے نہیں کرنی جو اتنا فکر مند ھو رھے ھو

شادی اور تم سے۔۔۔۔۔افففف مجھ سے تو امیجن بھی نہیں ھو رھا۔ ابکائی ی کی ایکٹنگ کرتے اس نے اسے آگ ھی تو لگادی تھی

نکلو یہاں سے۔۔۔۔۔ سرد آواز میں وہ بولی تھی

ہاں ہاں جا رھا ھوں۔۔۔۔۔ اچھا سنو

بکو۔۔۔

تنفر سے وہ بولی تھی

دھیان سے یوز کرنا نکھر جاؤ گی

اسے ایک اور تیلی لگاتے وہ ہنستے ھوئے روم سے نکلا تھا

صوفے سے گفٹ اٹھا کر دراز میں پٹختے اسے دروازے پر کھٹکے کی آواز آئی ی

پلٹ کر اس نے دیکھا

ایک ہاتھ سے کان پکڑے آنکھیں میچتے مسکراہٹ لبوں میں دبائے وہ سوری کرتا اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا

گہری سانس بھرتے اسنے حسن کو دیکھا اور گڈ نائیٹ بولا تو وہ سر تسلیم خم کرتا اب کی بار واقعی چلا گیا تھا

اگر یہ کہہ دو بغیر میرے نہیں گزارہ، تو میں تمہارا
یا اس پہ مبنی کوئی تاثر کوئی اشارا، تو میں تمہارا
غرور پرور، انا کا مالک، کچھ اس طرح کے ہیں نام میرے

مگر قسم سے جو تم نے اک نام بھی پکارا، تو میں تمہارا

تم اپنی شرطوں پہ کھیل کھیلو، میں جیسے چاہوں لگاؤں بازی

اگر میں جیتا تو تم ہو میری، اگر میں ہارا، تو میں تمہارا

تمہارا عاشق، تمہارا مخلص، تمہارا ساتھی، تمہارا اپنا

رہا نہ ان میں سے کوئی دنیا میں جب تمہارا، تو میں تمہارا

تمہارا ہونے کے فیصلے کو میں اپنی قسمت پہ چھوڑتا ہوں

اگر مقدر کا کوئی ٹوٹا کبھی ستارا تو میں تمہارا

یہ کس پہ تعویز کر رہے ہو؟ یہ کس کو پانے کے ہیں وظیفے؟

تمام چھوڑو بس ایک کر لو جو استخارہ، تو میں تمہارا

ٹیرس پر کھڑے ریلنگ پر دونوں بازو پھیلائے وہ اسکو سوچنے میں مصروف تھے

انھیں اس کے رویے پر حیرت تھی وہ بہت کم انھیں مخاطب کرتی تھی اب بلکہ اب تو وہ ان کے پاس پڑھنے بھی نہیں آرہی تھی حالانکہ نیکسٹ منتھ ایگزامز تھے اس کے

انھوں نے بارہا سوچا کہ ایسا کیا ھوا ھے جو وہ یوں لاتعلق سی رہنے لگی ھے

مگر کوئی ی سرا ہاتھ نہ آرہا تھا

دنوں پہلے گاڑی میں کی گ ئی ی اپنی اس حرکت کے بارے میں انھیں یقین تھا کہ اس نے کچھ فیل نہیں کیا ھو گا

مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ عورت چاھے نظر پہچاننے میں دھوکا کھا جائے مگر لمس پہچانتے اسے دیر نہیں لگتی

ان کے گمان تک میں نہ تھا کہ وہ جو ان کو اب اگنور کرتی تھی در حقیقت اب ھی تو ان پر اسکی توجہ تھی

چاند کو تکتے حواسوں پر اسکا چہرہ چھایا

اس کے چہرے کی چمک کے سامنے سادہ لگا

آسمان پہ چاند پورا تھا مگر آدھا لگا

اچانک زنیرہ کی باتیں انھیں یاد آئی یں تھیں

”وہ تم سے محبت کرتی ھے زاویار مان لو میری بات میں نے اسکی آنکھوں میں دیکھی ھے وہ چیز تمھارے لیے۔۔۔۔ اور تم اسکو بتا دوناں سب کچھ پھر وہ بھی کچھ نہیں چھپائے گی تم سے“

یہ تو خیال ھی جان لیوا ھے۔۔۔۔۔ اور اگر جو یہ سچ ھوا تو۔۔۔۔۔ ؟؟؟

آنکھیں موندے وہ اس کیفیت کو محسوس کر گ ئی ے۔۔۔۔ لبوں پر الوھی تبسم لیے وہ جیسے تصور میں ھی اس کے چہرے پر اپنی محبت کا عکس دیکھ رھے تھے

امم ھممم چلو مِشو۔۔۔۔۔ اب دیکھتے ھیں تمھارا مس ئی لہ ھے کیا آج کل مجھ سے

شرارت سے انکی آنکھیں چمکی تھیں

اسے میں کیوں بتاؤ ں

میں نے اسکو کتنا چاھا ھے

بتایا جھوٹ جاتا ھے

کہ سچی بات کی خوشبو

تو خود محسوس ھوتی ھے

میری باتیں میری سوچیں

اسے خود جان جانے دو

ابھی کچھ دن مجھے

میری محبت آزمانے دو

اٹھ جاؤ مشی اب۔۔۔۔۔ پھر نہ کہنا کہ فلاں ٹیسٹ تھا جانا ضروری تھا چھٹی کیوں کروائی ی اٹھایا کیوں نہیں وغیرہ وغیرہ

وہ ٹس سے مس نا ھوئی ی تو ثانیہ جھنجھلا گ ئی ی

مِشووووو۔۔۔۔ اٹھ جایار اب

اور اس نے مِشو نام سنتے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں

اٹھ گ ئی ی ھوں۔۔۔۔ گھڑی پر نگاہ پڑتے ھی وہ چھلانگ مارتی بیڈ سے اٹھی تھی جیسے تیسے تیار ھو کر ماموں کو آوازیں دیتی وہ کچن تک آئی ی مگر پتا چلا کہ وہ آفس جا چکے ھیں

منہ پھلاتے وہ ڈائی ننگ ٹیبل پر بیٹھی تھی

بس پندرہ منٹ ھی لیٹ ھوئی ی ھوں اور وہ چھوڑ کر چلے گ ئی ے مجھے۔۔ دیکھ لیں اپنے شوھر نامدار کے کام

نگہت سے شکوہ کرتی وہ سر جھٹک رھی تھی

تم بھی تو ٹائی م پر نہیں اٹھتی ناں بیٹا۔۔۔ چلو اب زاویار تمھیں ڈراپ کر دے گا حسن تو اٹھا نہیں ابھی اس کے سر پر چپت لگاتے وہ بولی تھیں

وہ بے چینی سے کھڑی ھوئی ی

”بس اب چھٹی ھی مار لیتی ھوں ممانی میں“۔۔۔۔ ماں کی پیشکش اور اس کے انکار پر زاویار نے بغور اسے دیکھا تھا

" اب تیار تو ھو ھی چکی ھو"

چلو اب دیر ھو رھی ھے مجھے بھی۔۔۔

اس کے نہ نہ کرنے پر بھی وہ اسے زبردستی جانے پر آمادہ کر گ ئ ے تھے

نگاھیں کھڑکی سے باھر جمائے وہ مکمل ان سے بے خبر ھونے کی شاندار ایکٹنگ کر رھی تھی

تم مجھ سے ناراض ھو؟

"نہیں تو"

پھر کیا مس ئ لہ ھے؟ کوئ ی بھی پرابلم ھے تو بتاؤ مجھے اور یہ تم مجھ سے ٹیسٹ کی تیاری کے لیے بھی نہیں کہہ رھی۔۔۔ حالانکہ نکسٹ منتھ ھیں ناں ایگزامز۔۔۔؟؟

جی نیکسٹ منتھ ھی ھیں۔۔۔۔ ایک لائ ن کہہ کر وہ ہنوز چپ تھی

یہ خاموشی جو گفتگو کے بیچ ٹھہری ھے

بس یہی ایک بات ساری گفتگو سے گہری ھے

کالج گیٹ پر اسے اتارتے انھوں نے اسے گہری نظروں سے دیکھا مشعل کو انکی نگاھوں میں انوکھی س لپک محسوس ھوئ ی۔۔۔ جیسے کچھ کہہ دینا چاھتی ھوں

شام کو ملتے ھیں۔۔۔ چیک کرتا ھوں تمھاری تیاری جو اب بغیر میری ہیلپ کے ھونے لگی ھے۔۔۔ اسکی جان کو مشکل میں ڈالتے انھوں نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا

مرے مرے قدم اٹھاتی وہ اندر کی جانب بڑھ گ ئ ی

تو ملا ھے تو یہ احساس ھوا ھے مجھکو

یہ میری عمر محبت کے لیے تھوڑی ھے
اک ذرا سا غمِ دوراں کا بھی حق ھے جس پر
میں نے وہ سانس بھی تیرے لیے رکھ چھوڑی ھے
تجھ پہ ھو جاؤ نگی قربان تجھے چاھو نگی
میں تو مر کر بھی میری جان تجھے چاھو نگی
زندگی میں تو سبھی پیار کیا کرتے ھیں
میں تو مر کر بھی میری جا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے واہ سریلی۔۔۔ بڑا اچھا گا لیتی ھو تم تو بھئی واہ۔۔

سب کاموں سے فارغ ھو کر وہ لان میں رکھی چیئر پر آنکھیں موندے دھوپ سینکتے گانے کا شغل پورا کر رھی تھی جب اس کے سر پہ رول کیا ھوا نیوز پیپر مارتے وہ ادھر آن دھمکا تھا

ھو گئی صبح تمھاری۔۔۔۔ دوسری چیئر پر رکھے اپنے پاؤں سمیٹتے ھوئے اس نے حسن کے بیٹھنے کو جگہ بنائی تھی

ممانی کدھر۔۔۔؟؟؟

انکل اقبال ھیں ناں ساتھ والے وہ اور انکی مسز عمرے پر گئے تھے۔۔۔ ادھر گئیں ھیں وہ مبارکباد دینے کے لیے

اچھا کچھ کھلا ھی دو بھوک لگ رھی مجھے

کیا کھانا ھے۔۔۔؟

پاؤں میں پہنا جوتا دیکھتے اور ہاتھ کو لہراتے اس نے پوچھا تو وہ جل بھن گیا

تمھارا کھانا نہیں مانگ رھا میں۔۔۔ جو خود کھاتی ھو۔۔۔ بات کرتے کرتے وہ شرارت سے ہنسا تھا

اسی تیزی سے اس نے لہراتا ہاتھ گود میں رکھتے اسے گھوری سے نوازا

اچھا کیا کھاؤ گے بتاؤ ؟

کباب فرائی کر دو ممانی سے کہہ کر رکھوائے تھے کل میں نے اپنے لیے اور پراٹھے بنا دینا

کتنے پراٹھے ؟؟؟ ناک چڑھا کر اسکی دیو جیسی جسامت دیکھتے اس نے پوچھا تھا

بس تین ھی۔۔۔

یہ بس ھیں۔۔ خوراک کے دشمن۔۔۔ تڑخ کر اس نے کہا تھا

میرے کھانے پر نظر رکھتی ھو ندیدی۔۔۔ جاؤ پھر میں نے جانا ھے کہیں

اچھا جا رھی ھوں۔۔۔ اچھا سنو۔۔ ؟؟؟

جاتے جاتے ھی وہ پلٹی تھی

تم نے باھر جانا ھی ھے اگر کہیں تو مجھے مارکیٹ میں کام ھے کچھ۔۔۔ لے چلو گے کیا؟

کیا کرنا تم نے مارکیٹ۔۔۔ مجھے بتاؤ ؟؟

لے چلو گے یہ بتاؤ کام کیا ھے اسکا بھی چل ھی جائے گا پتا

اچھا ناشتہ تو بناؤ جا کے پہلے پھر سوچتا ھوں

پیر پٹختے ھوئے وہ واک آؤٹ کر گئی تھی

تم لوگوں کے لیے ایک سرپرائز ھے

آہاں۔۔۔۔۔ کیا بتاؤ

سونیا کے کہنے پر وہ دونوں ایکسائی ٹڈ ھوئی ی تھیں

میں نے بتایا تھا ناں کہ پیری پر پتھر پھینکے جا رہے ھیں آجکل۔۔۔۔ تو بس ھو گیا ایک کیساتھ فائی نل میرا

مصنوعی شرماہٹ سے وہ بولی تو دونوں ایک ساتھ چیخیں تھیں

کیا۔۔۔۔؟؟؟ سچی۔۔۔۔؟؟؟

کیسا ھے ؟؟ کرتا کیا ھے ؟ اپنے ھی سٹی میں یا آؤٹ آف سٹی؟

افففف تھوڑا دم تو لو

سوالوں کی بوچھاڑ پر سونیا کی ہنسی نکل گ ئی ی

شارق نام ھے اسی شہر میں رہتے وہ لوگ اور ان کا اپنا شوروم ھے بس وہیں ھوتے ھیں

مبارک ھو یار۔۔۔ پِک سینڈ کرنا ھمیں اوکے ؟؟

ھمم آج کرونگی جا کر

چلو تمھاری تو نَیا پار لگی۔۔۔۔ ھم رہ گ ئی یں ھیں

دکھی لہجے میں عروج نے کہا تھا جب وہ منہ نیچے کیے اپنے تاثرات چھپانے لگی

اے کیا ھوا تمھیں ؟؟ کیا صدمہ لے گ ئی ی ھو؟

شرارت سے سونیا نے مشعل کو چھیڑا تھا

وہ پل میں گلابی ھوئی ی تو دونوں نے حیرت سے یہ منظر دیکھا

ایسی کسی بات پر بیزاری دکھانے والی کا چہرہ گلال ھوتا دیکھ کر حیرانی تو بنتی ھی تھی

مشی۔۔۔ سب خیریت ھے ناں ؟؟ حیرت سے نکلتے عروج نے پوچھا تھا

ہاں چھوڑو یہ باتیں پلیز۔۔۔۔

ادھر دیکھناناں ذرا تم؟

اس نے زبردستی مشعل کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا

تمتماتے ھوئے گال جیسے خون سمٹ آیا ھو ان میں اور پلکیں تیزی سے جھپکتی وہ کوئی ی اور ھی مشعل لگی

تمھیں ھوا کیا ھے؟؟ بتاؤ ھمیں

وہ بے اختیار اس کے گلے لگی تھی تو وہ دونوں جہاں کی تہاں رہ گ ئی یں

عشق وہ ساتویں حِس ھے کہ جس میں

رنگ سنائی ی دے خوشبو دکھائی ی دے

ایسی ایموشنل وہ بلکل نہ تھی اس طرح کے ری ایکشن پر ان کا ماتھا ٹھنکا کہ ضرور کوئی ی سیریس بات ھے وگرنہ

عام حالات میں تو وہ جزباتیت سے کوسوں دور ھی رھتی تھی

مشی کیا پریشانی ھے یار اب تم پریشان کر رھی ھو

اسکی پیٹھ سہلاتے عروج نے کہا تھا جبکہ سونیا اسے پریشانی سے تک رھی تھی

اس نے اٹکتے اٹکتے اپنی کیفیت اور بدلتے جذبات انھیں نہایت ھی شرمندگی سے بتائے تھے

کنفیوز ھوتے ھوئے نظریں چراتی وہ اس قدر حسین لگی کہ سونیا نے اسکا گال چوما تھا

وہ پل میں سرخ ھوئی ی

یار زاویار بھائی ی ھمیں بھی بہت پسند تھے تمھارے لیے بلکہ مجھے تو عروج کہا کرتی تھی کہ سمتھنگ سپیشل بِٹ وین بوتھ آف یو

عروج نے سرہلاتے اسکی تائی ید کی تھی

اور ان کے بارے میں کیا اندازہ ھے تمھارا مطلب کیا وہ بھی؟؟؟

توبہ کرو۔۔۔ انھیں پتا چلا یا بھنک بھی پڑی ناں تو سب سے پہلا ری ایکشن ھی زناٹے دار تھپڑ ھونا ھے میرے رخِ روشن پر

ثانیہ کے جیسے ھی ٹریٹ کرتے ھیں وہ مجھے۔۔۔

اچھا چلو۔۔۔ تم خود احساس دلاؤ ناں انھیں ۔۔۔ زبان سے مت کہنا بس رویے سے بتاؤ انھیں

سونیا نے کہا تو وہ بدک اٹھی

میں نہیں یہ چیپ حرکتیں کرنے والی۔۔۔ پندار بھی کوئی چیز ھوتی ھے جسے مجھے کسی صورت نہیں گنوانا

بلکل ٹھیک۔۔۔ بھئی اظہارِ محبت کرتی بھلا اچھی لگتی ھے لڑکی۔۔۔ یہ ڈیپارٹمنٹ مرد حضرات کو سوٹ کرتا ھے

لڑکی اگر اظہار کرے بھی تو اپنی سیلف ریسپیکٹ اور پندار کی قربانی دینی پڑے گی اسکو۔۔۔ اور یہ گھاٹے کا سودا ھے

چلو ھم دعا کریں گے کہ سب اچھا ھو تمھاری زندگی میں

ان دونوں کے دعا دینے پر اس نے زیرِلب آمین کہا تھا

یہ کیا گوبر جیسا ھے بلکل۔۔۔۔ پلیٹ پرے کھسکاتے اس نے اسے گھوری سے نوازا جو منہ دوسری طرف کیے کباب فرائی کر رھی تھی

توبہ تم نے ھر شے چکھی ھوئی ھے

ہنستے ھوئے اس نے حسن کو ساڑا تھا اور پوری طرح کامیاب ھوئی تھی

اچھا اچھا سوری۔۔ اصل میں پراٹھا بناتے دھیان ھی نہیں رہا تو یہ ایک کباب جل گیا۔۔۔ تم اور لے لوناں

تیکھے چتونوں سے اسے دیکھتے ھوئے وہ سلگا تھا

ممانی دیکھیں کیا کھلا رھی ھے مجھے یہ؟؟

نگہت کے کچن میں آنے پر وہ بسورا تھا

ارے یہ تو کوکنگ ھی بہت اچھی کرتی ھے بیٹا چلو تم یہ چھوڑ دو میں اور دیتی ھوں تمھیں

ساری بات پتا چلنے پر نگہت نے اسے پچکارا تھا

ہونہہ۔۔۔ لاڈ کے اس مظاہرے پر وہ پر برتن پٹختے اسے سکون دے گ ئ ی

کرسی کی پشت سے کمر ٹکائے اب وہ آرام سے ناشتہ کرنے لگا

پندرہ منٹ میں تیار ھو جاؤ اگر جانا تم نے مارکیٹ مجھے بھی مارکیٹ ھی جانا ھے

تیز تیز بولتے اس نے نوالا منہ میں ڈالا تھا

گاڑی تو نہیں ھے گھر۔۔۔ تو کیا بائی یک پر لیکر جاؤ گے؟

بگھی منگوا دوں شہزادی کے لیے؟؟

طنزاً اس نے پوچھا تو اس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا

محترمہ بائی یک ھے ناں اسی پر چلے چلتے ھیں مگر اپنی گارنٹی پر بیٹھنا۔۔۔

میں جیسے بھگاتا ھوں بائی یک تمھیں پتا ھی ھے

تمیز کے دائی رے میں رہ کر چلانا۔۔۔ امی کہیں اسکو

ثانیہ نے نگہت کو بیچ میں گھسیٹا تھا

بیٹا۔۔۔ خیال کرنا ھیوی ٹریفک ھوتی ھے نگہت نے پیار سے اسے سمجھایا

جی ممانی میں تو بس اسے تنگ کر رھا تھا۔۔۔۔

تم ریڈی ھو جاؤ میں آتا ھوں ابھی۔۔۔ وہ کچن سے نکلا تو ثانیہ نگہت کو مارکیٹ جانے کی وجہ بتانے لگی کہ حسن کا برتھ ڈے گفٹ لینے ھی تو جانا تھا جو بس نزدیک ھی تھی

بائی یک پر اس کے پیچھے بیٹھتے وہ کافی ڈر رھی تھی جب حسن نے اسکا کا خون جلایا

ایک شرط پہ لیکر جاؤ نگا

سوالیہ نظروں سے اس نے دیکھا تو وہ شرارت سے اسکی جانب جھکا تھا

یہ اپنی زبان بند رکھنا تم

وہ جو اس کے جھکنے پر نروس ھوئی ی تھی اسکی شرط سن کر لال بھبوکا ھوئی ی

منہ بناتے اس کے پیچھے بیٹھتے اس نے دو ہتھڑ اسکے کندھے پر ٹکائے تو وہ ہنستے ھوئے بائی یک سٹارٹ کرنے لگا

مشعل بکس لیکر آؤ تم ڈرائی نگ روم میں۔۔۔

ریلیکس ھو کر سب کیساتھ ٹی وی دیکھتی مشعل کو زاویار نے کہا تو اس کے ہاتھ کانپے تھے

جی آتی ھوں۔۔۔ کہہ کر وہ اپنے روم کی طرف گ ئی ی تو زاویار بھی ڈرائی نگ روم کی جانب بڑھے تھے

روم سے باھر وہ ہمت مجتمع کرتی اندر داخل ھوئی ی وہ جو اپنے موبائی ل پر کسی سے بات کر رھے تھے اشارے سے اسے بیٹھنے کا کہہ کر پھر کال پر بات کرنے لگے

وہ بلا ارادہ ھی انھیں تکنے گ ئی ی

”دل ھر جگہ نہیں لگتا۔۔ لاڈ ہر ایک سے نہیں اٹھوائے جاتے۔۔ پاگل پن کی سبھی حرکتیں ھر کسی کے سامنے نہیں کی جاتیں۔۔ مان ھر کسی پہ نہیں ھوتا ھر کسی کے لیے ھم بچوں جیسے نہیں بنتے۔۔ کھلی

کتاب کیطرح ھر کسی کی آنکھوں سے پڑھے جانے کی خواہش نہیں ھوتی بس کچھ ھی لوگ ھوتے ھیں۔۔۔ ہجوم کبھی نگاہ نہیں روکتا۔۔۔ نظر کسی ایک پر ھی ٹکتی ھے"

تبھی ان کی نگاہ اس پر پڑی تھی تو اسے خود کو دیکھتے پایا جو عجیب اپنی جانب کھینچتی ھوئی ی نظروں سے انھیں تک رھی تھی

تیرے چہرے کی چمک کے آگے تو
کچھ بھی نہیں شمس و ماہ پیا
میرا شام سلونا شاہ پیا
مجھے مار گئی ی تیری چاہ پیا

وہ اسکی نگاھوں کی تپش اور پھر گھبرا کر نظریں جھکانے پر ٹھٹکے تھے

کیا ھوا؟

کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

زاویار کے پوچھنے پر وہ بلا مقصد چہرے پر ہاتھ پھیرتے بولی تھی

ابھی تک کھڑی کیوں ھو۔۔۔ بیٹھ جاؤ ناں

بیٹھ کر بکس کھولتے وہ خود کو یہ سمجھا چکی تھی کہ اب کوئی ی فضول حرکت نہیں کرنی جو ان کو کسی شک میں مبتلا کرے

دوسری طرف وہ اس کے جھکے ھوئے سر کو دیکھتے یہ سوچ رہے تھے کہ اس تبدیلی کا سراغ کیسے لگایا جائے

کچھ دن پہلے جو ٹیسٹ ھوا تھا اب تک تو مل چکا ھو گا وہ۔۔۔ دکھاؤ مجھے کتنے مارکس آئے ھیں

رجسٹر سے پیپرز نکالتے اس نے انھیں تھمائے تھے اور ہنوز خود کو نوٹس میں غرق ظاہر کرنے لگی

اسے خود پر گہری نظروں کی تپش کا احساس ھوا جو نہی اس نے نگاہ اٹھائی تو زاویار نے نظریں پیپرز پر مرکوز کر لیں تھیں

چلو آج میں لیتا ھوں ٹیسٹ کیونکہ بقول تمھارے اب اچھی تیاری ھو چکی اگزیمز کی

جی لے لیں۔۔۔

آہستہ آواز میں اس نے کہا تھا جب ایک بار پھر زاویار نے اسے بک پر جھکتے دیکھا تو وہ کئی ثانیے تک اسے دیکھتے رہ گئے

منہ کھولو۔۔۔

جی؟؟؟؟

ان کی عجیب بات پر وہ ہونق ھوئی تھی

ہاں۔۔۔ منہ کھولو تم۔۔۔ میں چیک کروں کہ زبان ھے بھی یا دے دی ھے ادھار کہیں

کیا ھو گیا ھے تمھیں۔۔۔؟؟؟ عجیب بی ہیو کیوں کر رھی ھو؟

کچھ بھی نہیں ھوا ”زاویار۔۔۔ بھائی“

اس کے دل کو کسی نے مٹھی میں لیا تھا جانے کس دل سے بھائی بولا تھا بس وہ ھی جانتی تھی

جبکہ اس کے یوں اٹکنے پر وہ مزید مخمصے میں پڑ گئے

کچھ دیر اسے دیکھتے رھے جس پر مشعل کو لگا کہ دل ابھی پگھل کر سب اگل دے گا مگر ضبط کیے بیٹھی رھی

اسے ٹیسٹ کے لیے کچھ کوئسچنز دے کر وہ اپنے موبائل میں مصروف ھوئے تو اس نے سکھ کا سانس لیا

ان کے آس پاس ھونے سے یہ حال تھا کبھی جو قدرت نے قربت سے نواز دیا تو جانے کیا ستم ھو جانا تھا میں جب چپ ھو جاؤں تو مجھے سننے کی کوشش کریں زاویار۔۔۔ وہ منہ میں ھی بڑبڑائی تھی

بغیر بھائی کے ان کا نام لینے پر انوکھا سا احساس دل میں جاگا تھا

اس نے ایک جھرجھری لی اور ٹیسٹ کی طرف متوجہ ھو گئی

____

بابا۔۔۔۔؟؟؟

جی بیٹا جی۔۔۔!

آپ سے ایک اجازت چاھیے تھی مجھے

لاڈ سے ثانیہ نے ان سے کہا تھا

اچھا۔۔۔۔ تو بتاؤ پھر۔۔۔ مسکراتے انھوں نے پوچھا

سندس کو جانتے نا آپ میرے ساتھ ھوتی تھی کالج میں؟؟

ہاں ہاں وہ اپنے والدین کیساتھ آئی بھی تھی گھر۔۔۔ جانتا ھوں میں۔۔۔ کافی سلجھی ھوئی فیملی تھی ماشاءاللہ

جی وہ ھی۔۔۔۔ دل میں شکر ادا کرتے اس نے کہا۔۔۔ "کہ ابراھیم کی رائے اچھی تھی انکی فیملی کے بارے میں تو زیادہ مسئلہ بھی نہیں ھونا تھا اجازت لینے کا"

"بابا اس کی ناں شادی ھے تو اس نے مجھ۔۔۔۔۔۔

ماموں یہ کہنا چاھتی ھے کہ اس کے ساتھ کی لڑکی شادی کرنے جا رھی تو آپ کیوں نہیں ہاتھ پیلے کرتے اس کے۔۔۔۔ غضب خدا کا۔۔۔۔ لڑکی کو بوڑھا کریں گے کیا۔۔۔؟؟"

ابراھیم کے کندھے پر بازور پھیلا کر ان کے ساتھ بیٹھتے اس نے شگوفہ چھوڑا تھا جسے سن کر ثانیہ کا دماغ بھک سے اڑا

کک۔۔۔ کیا۔۔۔ ؟؟ ہاتھ پیلے ؟؟؟

سرخ چہرے سے اس کو خونخوار نظروں سے گھورتے ھوئے وہ بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھی تھی

بابا اسکو ذرا تمیز نہیں ھے دیکھیں کیسی باتیں کر رھا ھے بیہودہ انسان

حسن نے دلچسپی سے اسکا گلال ھوتا چہرہ دیکھا تھا

روہانسی ھو کر وہ بولی تو ابراھیم نے اسے اپنے ساتھ واپس بٹھایا

میری بیٹی جانا چاھتی ھے دوست کی شادی میں ؟؟

اس نے فقط اثبات میں سر ہلایا تھا

کب ھے ؟

"نیکسٹ ویک"

کوئی مسئلہ نہیں ھے چلی جاؤ۔۔۔ مگر مشعل کے تو ایگزیمز شروع ھو جائیں گے تب تک۔۔۔ ؟؟؟ تو پھر اس کے بغیر کیسے جاؤ گی ؟

وہ ھی بابا پلیز آپ آجائیں نا ساتھ۔۔۔ ماں نے بھی منع کر دیا۔۔۔۔ سندس ناراض ھو جائے گی مجھ سے

ھونٹ باھر نکالتے اس نے انھیں منانے کی سر توڑ کوشش کی تھی

ابرو اچکا کر اس کی بات پر سر زور زور سے ہاں میں ہلاتے وہ اسے چڑا رھا تھا

ثانیہ نے بے اختیار اپنے دانت پیسے

بیٹا بلکل ممکن نہیں ھے ناں ھی زاویار جا سکتا ھے بر ڈن بہت ھے آجکل۔۔۔۔ دیکھا نا تم نے بھی کہ کتنا لیٹ آتے ھیں ھم آفس سے

حسن لے جائے گا تمھیں۔۔۔۔

ابراھیم نے اسکی اتری شکل دیکھتے ھوئے مشورہ دیا

جہاں وہ اس بات پر اچھلی تھی ادھر حسن کو بھی جیسے بچھو نے ڈنک مارا تھا جس پر وہ بلبلاتے ھوئے اپنی جگہ سے اٹھا

کوئی ی نہیں ماموں۔۔۔۔ میں چھٹیاں انجوائے کرنے آیا ھوں ضائی ع کرنے نہیں۔۔۔ اس کے ساتھ گھر میں سب کے ھوتے ھوئے رھنا مشکل ھے اکیکے سفر پہ جانے کا تجربہ نہیں کرنا مجھے

اتنی لمبی اسکی زبان ھے قسمے ماموں مجھے تو یہ ویسے ھی کچھ نہیں سمجھتی اور میں۔۔۔ شادی پر لے کر جاؤ نگا اسے۔۔ نو۔۔۔۔ نیور

تھارے ساتھ جانا کس گدھے کو ھے۔۔۔۔۔۔ منہ نہ متھاتے جن پہاڑوں لتھاہو نہہ

دیکھا۔۔۔۔ دیکھا آپ نے کیسے بات کرتی ھے یہ مجھ سے؟؟

ابراھیم کو دیکھ کر اس نے شکایت کی تھی

تو مجھے بہت احترام سے بلاتے ھوناں جیسے تم

کیوں بلاؤں۔۔۔۔۔ ؟؟؟

باسسسس۔۔۔ یہ کیا طریقہ ھے تم دونوں کا؟ اور ثانیہ وہ تم سے بڑا ھے کچھ تو لحاظ رکھا کرو

حسن تم ھی بڑے پن کا ثبوت دو کچھ۔۔۔ ایسے عورتوں کی طرح لڑ رھے ھو اس سے۔۔۔ بہن ھے بیٹا تمھاری

وو جو ابراھیم کے ثانیہ کو سمجھانے پر اسے چڑانے کو تیار ھو رھا تھا ان کی سرزنش پر شرمندہ ھو گیا

جاناھے توحسن لے جائے گا ورنہ مرضی ھے تمھاری اور اگر حسن راضی نہیں لے جانے پر تواس کو مناؤ پہلے اسے سنجیدگی سے کہتے وہ اپنے روم میں چلے گ ئ ے تھے

وہ بے چارگی سے انھیں دیکھے گ ئ ی جبکہ حسن خوش تھا کہ اب وہ اسکی منتیں کرے گی۔۔۔ وہ اسے مزید ستائے گا

ھوانہیں ٹیسٹ ابھی تک؟؟؟

جی ھوگیاھے۔۔۔غائ ب دماغی سے وہ بولی تھی

جانے ٹیسٹ میں کیا لکھا تھا وہ تو اس بات کو سوچ رھی تھی کہ لڑکی اگر پہلے اظہار کرلے تو اتنا برا کیوں محسوس ھوتا ھے

مسلسل زاویار کو سوچتے ھی اس نے چار سوالات میں سے تین کیے تھے

تمھیں کیا نیند آرھی ھے جو ایسے کررھی ھو؟

اسے سر جھٹکتے اور آنکھوں کو مسلتے دیکھا پوچھا تھا تو وہ ہاں میں سر ہلا گ ئ ی

"ٹھیک ھے جاؤ تم"

نیند سے بوجھل ھوتی بڑی بڑی گھنی پلکوں والی آنکھیں دیکھ کر انکا دل بے ایمان ھونے لگا آنکھوں کی سرخی جیسے انھیں نشیلا بنا رھی تھی

اس کے ہاتھ سے رجسٹر جھپٹتے انھوں نے خشک لہجے میں اس کو کمرے سے جانے کو کہا

تو وہ بغیر انھیں دیکھے اس "کلاسی انسلٹ" پر روم سے بھاگی۔۔۔ جبکہ وہ بے دم ھوکر صوفے پر بیٹھے تھے

"اتنا ھی امتحان لیں جتنی برداشت ھے میری"

اوپر دیکھتے بے بسی سے وہ اللہ سے مخاطب تھے

رجسٹر کھول کر اسکا ٹیسٹ چیک کرنا چاہا

جب ٹیسٹ پر لکھے ہوئے لفظ دیکھ کر ان پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے

شائد تم کوئی گزارش کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔ ہے ناں؟؟؟

کمینی مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ اسے دنیا جہاں سے لُچا لگا

اور تمہیں یہ کیوں لگ رہا ہے کہ میرا جانا بہت ہی ضروری ہے جیسے میرے بغیر قاضی نے نکاح پڑھانے سے انکار کر دینا ہے ناں۔۔۔؟

ہو بھی سکتا ہے۔۔۔ جہاں تک مجھے پتا ہے تم لڑکیاں اپنی سہیلیوں کی شادی کو ایسے ہی لیتی ہو جیسے گھر کی شادی ہے اور جانا ناگزیر ہے

منہ بند رکھو اپنا ابھی۔۔۔۔ یہ تو طے ہے کہ تمہارے ساتھ نہیں جانا مجھے

نخوت سے سر جھٹکتے وہ بولی تو اسے پتنگے لگ گئے

بات ایسے کر رہی ہو جیسے میں تو فوت ہی ہو جاؤں گا اگر نہ گیا تمھیں لیکر۔۔۔

اسکا دل یہ بات سن کر دہلا تھا۔۔۔۔ تم ہمیشہ بکواس ہی کرنا اچھا۔۔۔۔ وہ چیخی تھی

نہیں میں تو ارشاد کیا کرتا ہوں۔۔۔ اسے مزید چڑایا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ کھول اٹھی تھی

ہونہہ۔۔۔۔ خوش رہو مگر خوش فہمی میں نہیں

استہزائیہ لہجے میں کہتی وہ وہاں سے نکلی تھی۔۔۔ جب کہ حسن اس کا دماغ صبح سیٹ کرنے کا سوچتا اپنے روم میں جانے کو اٹھ کھڑا ہوا

رجسٹر ہاتھ میں لیے ک ئی ی ثانیوں تک وہ اپنی جگہ سن بیٹھے رہ گ ئی ے تھے۔۔۔ جو نگاھیں دیکھ رھی تھیں اور دل جو بات سمجھ رہا تھا۔۔ دماغ اسے قبول کرنے سے انکاری تھا

انھوں نے پھر سے پیج کی طرف نگاہ کی۔۔۔

لکھے ھوئے کو پڑھ کر رگ و پے میں دوڑتی بے چینی کو راحت ملی تھی

یا میرے اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔ الحمد اللہ

ٹیسٹ والا صفحہ رجسٹر سے پھاڑ کر وہ صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر خوشی محسوس کرنے لگے

چاھنا بھی کسی کو خوبصورت ھے۔۔۔۔۔ مگر

ھائے۔۔۔ وہ چاھے جانے کا احساس نہ پوچھی ئے

پیپر کو سینے پر رکھا تھا

جانے کس بے اختیاری کی کیفیت میں وہ لکھ گ ئی ی تھی یقیناً اسے معلوم بھی نہ تھا

اپنے نام کیساتھ میرا نام لکھتی تو بھی میں سمجھ جاتا مِشو۔۔۔

مگر تم نے مشعل زاویار کے نیچے مسز زاویار لکھ کر گویا مجھے اس لمحے میں مقید کر دیا ھے اور اب میں خود بھی اس لمحے کی قید سے آزاد ھونا نہیں چاھتا

دل اس سے بات کرنے کو مچلنے لگا

کچھ سوچتے ھوئے

انکی نگاھیں شرارت سے چمکیں

پیپر سائیڈ پر رکھ کر انھوں نے اپنا موبائل اٹھایا اور اسکو کال ملائی تھی

--

پاؤں پٹختے ھوئے تن فن کرتی وہ روم میں داخل ھوئی تو مشعل نے اس کا تنا ھوا چہرہ دیکھا

کیا ھوا؟

ھنسی روکتے اس نے پوچھا تھا

کم و بیش ایسیے تاثرات دن میں ۱۰ بار ھوتے تھے اس کے اور ھر بار وجہ اس کے برادر محترم بنتے تھے

میں نے سچ میں ضائع کر دینا ھے تمھارے چہیتے بھائی کو۔۔۔یار تم نے بھی ابھی ایگزیمز دینے تھے میں کیسے جاؤں اب سندس کی شادی میں

اس سے شکوہ کرتے کرتے وہ اینڈ پر روہانسی ھوئی تھی

بھائی کیساتھ جانے میں مسئلہ کیا ھے تمھیں۔۔۔تم ان کو ٹوٹلی اگنور کرنا

نہ بھڑکنا انکی باتوں پر۔۔۔تم چڑتی ھو تو وہ تمھیں چڑاتے ھیں

یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں جانا اس کے ساتھ۔۔۔

ثانیہ نے اس کے سمجھانے پر بے بسی سے کہا تھا

تے فیر جاای نہ میری بہن۔۔۔۔۔۔چل سونے لگی میں اب

دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھتے وہ بولی تھی

تب ھی اسکا فون بجا۔۔۔حیرت سے اس نے موبائل سکرین پر نگاہ ڈالی جو "زاویار بھائی کالنگ" شو کر رھا تھا

کس کا فون۔۔۔۔؟؟اٹھاؤ بھی۔۔۔اور کم از کم رات کو سائلنٹ پر لگا دیا کرو

ثانیہ نے اسے ڈپٹا۔۔۔

جی۔۔۔۔؟؟؟ خیریت ؟؟

فون اٹینڈ کر کے کان سے لگاتے وہ بولی تھی

دوسری جانب وہ اسکی آواز سن کر سرشار ھوئے تھے

بلکل بھی خیریت نہیں ھے تمھاری مشعل۔۔۔۔۔۔۔

اس کے نام کیساتھ اپنا نام لینے کو دل مچلا تھا

کیوں ؟؟ کیا ھوا ھے زاویار۔۔۔ بھائی ی ؟؟

انھوں نے بے اختیار پلکیں موندی تھیں

"ایک تو یہ تمھارے لہجے کی نرمیاں" وہ منہ ھی منہ میں بڑبڑائے

کیا کہہ رھے ھیں ؟؟

تم تو کہہ رھی تھی کہ بہت اچھی تیاری ھو چکی ھے اگزیمز کی۔۔۔ یہ تیاری ھے تمھاری کہ کوئی ی ایک سوال بھی نہیں ٹھیک

(حالانکہ سوالوں کیطرف انھوں نے نگاہ تک نہ کی تھی)

مصنوعی خفگی سے وہ بولے تھے

مگر وہ تو ٹھیک ھی لکھے تھے میں نے۔۔۔۔۔۔۔ شائی د۔۔۔۔

اسے خود ھی معلوم نہ تھا کہ کیا لکھ کے آئی ی ھے

یہ تو اب صبح بتاؤ نگا میں سب کو ھی۔۔۔۔۔۔ کہ پیپر شروع ھونے والے ھیں محترمہ کی تیاری دیکھ لیں ذرا

وہ حقیقتاً پریشان ھوگئی تھی

مجھے آپ ڈانٹیں گے ؟؟

بھری آواز میں نہایت ھی مان کیساتھ وہ بولی تو زاویار کا جی چاہا ساری حدود و قیود بھول کر اس کے پاس چلے جائیں اسے بتائیں اپنے ھر ھر عمل سے کہ وہ کتنی اھم ھے۔۔۔ کیا ھے ان کے لیے

اگر آپ نے مجھے ڈانٹا تو میں روؤنگی۔۔۔۔

اسکی دھیمی اور روئی روئی آواز کی سرگوشی پر ثانیہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا

"میں آپ سے کبھی بات بھی نہیں کرونگی"

اس کے اب تڑیاں لگانے پر زاویار کے دل میں جذبات کا جوار بھاٹا سا اٹھنے لگا

صبح تو ھونے دو پھر بتاتا ھوں

بے حد بے بسی سے اور اپنے احساسات کی شدت سے بوجھل آواز میں

کہہ کر انھوں نے فون رکھا تھا

کچھ لوگ ھمارے لیے اتنے خاص ھوتے ھیں کہ اگر ان سے چند منٹ بات ھی کر لی جائے تو چوبیس گھنٹے کی مسکراٹ کا سبب بن جاتے ھیں

کیا ھوا؟؟؟

ٹیسٹ لیا تھا انھوں نے میرا۔۔۔ کہتے سارا غلط ھے اب صبح سب کے سامنے ڈانٹیں گے

پریشانی سے ناخن چباتی وہ بولی تھی

کچھ نہیں کہیں گے تمھیں۔۔۔ آئی م ڈیم شیور

ثانیہ نے اسے پیار سے دیکھتے معنی خیزی سے کہا

بھائی اور ماموں کیا سوچیں گے یار۔۔۔

روہانسی ھوتے اس نے کہا تو ثانیہ نے ابرو اچکاتے اسے دیکھا

اوہ بی بی بس کر۔۔۔ حسن خود بڑا توپ چیز ھے ناں پڑھائی میں جیسے

ناک چڑھاتے وہ بولی تھی

خیر یہ تو تم بھی مان لو کہ خاصا لائق فائق ھے میرا بھائی یہاں بھی ٹاپر تھا او وہاں بھی ٹاپر ھی ھے

بھائی کے لیے لہجے میں پیار سموتے اس نے کہا تو ثانیہ نے سر جھٹک کر اونہہ کہا

اچھا چلو سو جاؤ اب۔۔۔

کیسے سو جاؤں ؟؟؟ مجھے تو نیند ھی نہیں آنی متوقع بے عزتی کا سوچ کر ھی

مشعل نے کہا تو ثانیہ نے اپنا سر پیٹ لیا

میں نے کہا ھے ناں کہ وہ تمھیں کچھ بھی نہیں گے

اور اگر پھر بھی تم کو ٹینشن ھے تو صبح ان سے بات کر لینا انھی کے روم میں جا کر

تاکہ بے عزتی ھو بھی تو اکیلے میں ھو

اسکی بات سن کر اثبات میں سر ہلاتی وہ بھی لیٹ گئی تھی

اس بات سے بے خبر وانجان کہ وہ صبح ھی صبح ان کا دن بنا دینے والی ھے

میں آپ سے ایک بات کرنا چاہ رھی تھی۔۔۔

ھاں تو کرو۔۔۔ اجازت کب سے لینے لگی مجھ سے تم؟

نگہت نے جھجھکتے ھوئے کہا تو ابراھیم نے حیرانی سے پوچھا تھا

زاویار کے بارے میں کچھ اھم تھا جو بتانا تھا مجھے۔۔۔

بلکہ اپنا ایک مشورہ دینا چاہ رھی تھی میں

انھوں نے جواب میں فقط سوالیہ نظروں سے نگہت کو دیکھا

مشعل کے امتحان ھونے ھی والے ھیں اس کے بعد وہ فری ھے۔۔۔ آگے پڑھنا چاھے تو اسکی مرضی۔۔۔ جبکہ زاویار ماشاءاللہ اب سیٹلڈ ھے اپنی زندگی میں۔۔۔ مشی اپنی ھی بچی ھے تو کیوں ناں ان دونوں کی شادی کر دی جائے؟؟؟

بچوں سے پوچھنے کے بعد ھی۔۔۔ میں جانتی ھوں آجکل کے بچے اپنی مرضی کو زیادہ فوقیت دیتے ھیں مگر رائے جاننے میں کیا حرج ھے اگر مان جاتے ھیں تو دلی مراد بر آئے گی میری

ابراھیم ان کی بات پر سوچ میں ڈوب گئے

کچھ دیر بعد انھوں نے محض ہاں میں سر ہلایا تھا

بچے راضی ھیں تو مجھے کیا اعتراض بھلا

تم بات کرکے دیکھ لو مگر ھاں منگنی وگنی کے چکر میں مجھے نہیں پڑنا کہ یہ بہت ھی بوداسا ریلیشن ھے

نکاح کر دیں گے پھر۔۔۔ کیا کہتی ھو؟؟

بلکل ٹھیک۔۔۔۔۔ نگہت کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا تھا

گھر کے بچے گھر میں ھی رہ جائیں گے اور کیا چاھیے۔۔۔ زاویار اور مشعل کیساتھ ساتھ اگر حسن اور ثانیہ کا بھی۔۔۔۔۔

توبہ کریں ابراھیم کیسی باتیں کرتے ھیں؟ وہ دونوں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے رھتے ھیں۔۔۔ آپ تو نہیں ھوتے گھر۔۔۔ مگر مجھے پتا ھے کسطرح دونوں چونچیں لڑاتے ھیں سارا دن اپنی

انکی بات کو رد کرتے نگہت نے کہا تو وہ تاسف سے سر ہلا گ ئی ے

ساری رات سوئی ی جاگی کیفیت میں رهنے کی وجہ سے آنکھیں سرخ اور بو جھل تھیں فجر کے وقت اسکی آنکھ کھلی جو کہ آدھا گھنٹہ پہلے ھی لگی تھی

ہڑبڑاتے ھوئے اس نے وقت دیکھا اور پھر پر سکون ھو کر اٹھ بیٹھی

پریشانی یہ تھی کہ زاویار اپنے روم سے نکل نہ جائ یں اس سے پہلے پہلے وہ ان کیساتھ بات کرنا چاھتی تھی معذرت کرنی تھی اسے

نماز پڑھ کر کچھ دیر جائے نماز پر سجدے میں ھی اس نے زبان سے الفاظ ادا کیے بغیر دل میں اللہ سے مخاطب ھو کر دعائ یں مانگی تھی

کچھ دیر قرآن پاک کی تلاوت کی

صبح کا اجالا پھیل چکا تھا۔۔۔ اس نے وال کلاک کی جانب دیکھا جو ساڑھے سات کا وقت بتا رہا تھا

دل کو مضبوط کرتی وہ ان کے کمرے میں جا کر ان سے بات کرنے کے لیے اپنے روم سے نکلی۔۔۔

الارم کی آواز پر انھوں نے اسے ہاتھ سے ٹٹولتے ھوئے بند کیا

آنکھ کھولنے سے پہلے ھی وہ "رگِ جاں" لاشعور سے شعور میں آ بسی تھی

پلکیں موندے مسکراتے وہ کل رات ھوئی ی اسکی حسین غلطی کو سوچتے مسرور ھوئے تھے

وہ جہاں آخری سانس رہا کرتی ھے ناں

میں نے چپ چاپ وہاں رکھ لیا ھے تمھیں

موبائی ل میں اس کو کافی دیر دیکھتے رھنے کے بعد وہ بستر سے اٹھے

شاور لینے کے بعد تو لیے کو کاندھوں پر پھیلائے اس کے ایک پلو سے بال خشک کرتے ھوئے وہ جیسے ھی

واش روم سے باھر آئے تو ڈور ناک ھوا

"آجائی یں"

یہ کہتے انھیں بلکل اندازہ نہ تھا کہ دروازے کے پار "وہ" ھو گی

ڈریسنگ مرر میں اسکا عکس نظر آیا تو وہ تحیر زدہ اسکی طرف مڑے

تم۔۔۔۔؟؟؟

خوشگوار حیرت سے نکلتے وہ بولے تھے

جی۔۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ ان سے محض پانچ قدم کی دوری پر آ کھڑی ھوئی ی

انھوں نے اپنے اور اس کے درمیان ان پانچ قدموں کو اپنا رقیب سمجھتے گھورا تھا

وہ ہنوز نظریں جھکائے ان کے سامنے کھڑی امتحان سے کم نہ تھی

کل کی بنائی ی گ ئی ی ڈھیلی سی چٹیا جو اب مزید ڈھیلی ھو چکی تھی اور بال نکل کر چہرے کے اطراف پھیلے تھے

آنکھوں کے گلابی پن کے ساتھ نیند کے خمار سے بھری آنکھوں کو دیکھتے ان کا دل مخمور ھونے لگا

"مسز زاویار" اس کے لکھے الفاظ ذہن کے پردے پر لہرائے تو انھوں نے بے اختیار قدم اسکی جانب بڑھائے

اسے گہری نظروں سے دیکھتے ایک قدم کے فاصلے پر جیسے ھی وہ رکے اس نے نگاھیں اٹھائی یں

وہ۔۔۔۔۔ مجھے کچھ کہنا تھا آپ سے

ھمممم۔۔۔۔ بولو

شدید ضبط کرتے انھوں نے ہاتھوں سے ھی بالوں کو سنوارا اور تولیہ کندھوں سے اتارنے کو جیسے ھی ہاتھ کو حرکت دی وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ھوئی تھی

زاویار نے حیرت سے اسکی یہ حرکت دیکھی مگر پھر سمجھتے ھوئے اپنا ارادہ ترک کیا

اور شرارتی مسکان کو لبوں میں ھی دبا گئے

مشعل۔۔۔۔۔ بولو بھی اب؟؟؟

دیکھیں۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔

دیکھ رھا ھوں۔۔ آگے۔۔۔۔؟

مسکراہٹ ضبط کرتے بظاہر سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے انھوں نے کہا تھا

آپ کو جو کرنا ھے یہیں کریں۔۔۔۔۔ سب کے سامنے نہیں پلیز

مشعل نے جلدی جلدی کہا تھا مبادا وہ اسکی کلاس لینا شروع نہ کر دیں

جبکہ اسکی بات پر وہ جیسے بھک سے اڑے

اس کڑی آزمائش پر انھوں نے اپنے جبڑے اور مٹھیاں ایک ساتھ بھینچی تھیں

پاگل۔۔۔۔ انھوں نے دانت پیستے خود کو کمپوز کیا اور اسکو دیکھا جو ادھر ادھر دیکھتی بے حد کنفیوز لگ رھی تھی

کیا کرنا ھے میں نے؟؟

متبسم لہجے میں کہا گیا

وہ ٹیسٹ۔۔۔۔ غلط تھا ناں تو بس۔۔۔ یہیں ڈانٹ لیں سب کے سامنے نہیں پلیز

پلکیں جھپک جھپک کر آنسو روکتے ھوئے وہ بولی تھی ساتھ ساتھ دانتوں سے لبوں کو کچلتے ھوئے انھیں لہو رنگ کر لیا تھا

ایسے دلفریب نظارے پر انکی آنکھوں میں جذبات کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا

نگاھوں کی تپش پر اس نے چہرہ اٹھایا تو انھیں اپنی جانب گہری نظروں سے دیکھتے پایا

آنکھوں کو آنکھوں نے جیسے قید کیا تھا جذبات سے مغلوب ھو کر انھوں نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے کی جانب بڑھایا

تاکہ اس کے تشدد سہتے لبوں کو رہائی ی دے سکیں

مگر اس سے پہلے ھی مشعل کی آنکھ سے آنسو نکلا جسے انھوں گال پر لڑھکنے سے پہلے ھی اپنی پُور پر چن لیا تھا

وہ حیرت سے انھیں دیکھنے لگی

کیا اب دل نہیں لگتا پڑھائی ی میں ؟

ل۔۔۔ لگتا ھے

تو پھر اچھا ٹیسٹ کیوں نہیں دیا؟

وہ کوئی سچن ھی ایسے تھے زاویار۔۔۔ بھائی ی میری غلطی نہیں تھی

ھمممم۔۔۔۔ سزا ملے گی اب۔۔۔۔۔ وہ شوخ ھوئے

ک۔۔۔ کونسی سزا؟؟؟ اور میں کرنے آئی ی ھوں ناں سوری۔۔۔ تو معذرت قبول۔۔۔ کر لیں بس

ام ھمممم۔۔۔۔ سزا تو ملے گی فور شیور ”مس۔۔۔۔۔۔“

”مسز“ کہتے کہتے بروقت انھوں نے خود کو روکا تھا

تم کو الجھا کے کئی ی سوالوں میں

میں نے جی بھر کے تمھیں دیکھ لیا

جسم وجاں میں سرشاری کی سی کیفیت تھی

اچھا بتائی یں۔۔۔ آنکھوں کو پونچھتے منہ بسورتے ھوئے کہتے بہت کیوٹ سی چھوٹی بچی لگی

چلو تمھیں ڈراپ میں کرونگا کالج۔۔۔ پھر راستے میں ھی بتاؤ نگا

وہ اسکی جان مشکل میں ڈال گ ئی ے تھے۔۔۔ اب وہ جانتے تھے کہ مشعل ان سے کیوں گریز پا ھے کیوں ہچکچاتی ھے ان کے سامنے آنے سے۔۔ اور اس قدر خوبصورت وجہ جاننے کے بعد تو جیسے وہ خوشی کی معراج چُھو آئے تھے

مگر میں۔۔۔

آہاں۔۔۔۔ بس تمھیں ڈراپ میں ھی کرونگا

اچھا۔۔۔ کہتی وہاتھ مروڑتی ھوئی ی روم سے باھر نکلی اور ایک گھرا سانس لیا

افففف۔۔۔۔ اس شخص کی ذراسی قربت پہ یہ حال ھے جو میسر ھو گیا سارا ھی تو جانے کیا تماشا ھو گا

خود سے باتیں کرتی وہ اپنے روم میں چلی آئی ی اور کالج جانے کی تیاری کرنے لگی

تمہیں کیا ھوا ھے؟؟؟

ثانیہ کو سر پکڑے رضائی ی میں ھی بیٹھے دیکھا تو اس نے پوچھا

سندس کا فون آیا تھا

اچھا پھر؟؟؟

کہتی کہ جسطرح اس کی باقی کزنز نے ایک جیسے ڈریسز بنوائے ھیں مہندی کے لیے بس کلر کمبینیشن ڈفرنٹ ھے

میرا بھی بنالیا ھے اس نے

اب میں اس کو کیسے کہوں کہ میں نہیں آرھی؟

اتنی چاھت سے بلا رھی ھے وہ اور کوئی ی راضی ھی نہیں میرے ساتھ جانے کو بھائی ی کو لے جاؤ ساتھ۔۔۔ تم کو مس ئی لہ کیا ھے آخر؟؟؟

میں نے نہیں کرنی اسکی منتیں۔۔۔۔۔ وہ مجھے بہت چڑاتا ھے اور وہاں بھی خون جلائے گا میرا

اب میرے لیے کیا حکم ھے؟؟؟

مشعل نے اسے گھورتے ھوئے پوچھا

مجھے شادی پر جانا ھے مشی۔۔۔۔۔ بے بسی سے اس نے کہا تو وہ اسکی شکل دیکھ کر ہنس پڑی

میں بات کروں بھائی ی سے کہ تمھیں تنگ نہ کریں اور لے کر جائی یں ساتھ؟

بلکل بھی نہیں۔۔۔ وہ مجھے بہت ھی بیچارا سمجھ لے گا

اچھا سنو میری بات۔۔۔۔ ابھی شادی میں دو دن رھتے ھیں۔۔۔ تم ناں بھائی ی سے اچھا بی ہیو کرو ان کے کچھ کام وام کردو انھیں کھانے پینے کا بہت شوق ھے ناں تو کچھ اچھا سا بنا دو ان کے لیے۔۔۔ پھر باتوں باتوں میں سندس کا ذکر کرنا کہ وہ ناراض ھوگ ئی ی ھے تمارے نہ جانے پر

میرا بھائی ی اتنا اچھا ھے خود آفر کرے گا لے کر جانے کی

ثانیہ نے اس کے مشوروں پر حیرت سے اسے دیکھا

مان لو۔۔۔۔۔ ٹرائے تو کرو ایٹ لیسٹ

وہ چپ چپ سی ہاں میں سر ہلا گ ئی ی تھی تو مشعل نے اسے مسکراتے ھوئے دیکھا تھا

ہر سینے کونے چار

ہر کونے درد ہزار
ہر درد کا اپنا وار
ہر وار کی اپنی مار
ترے گرد و پیش ہجوم
کئی سورج، چاند، نجوم
ہر جانب چیخ پکار
تری کوئی سنے نہ ہوک
کبھی کُوک مرے دل کُوک
ہر سینے آنکھیں سو
ہر آنکھ کی اپنی لو
پر پوری پڑے نہ ضو
کبھی پھوٹ سکی نہ پو
ترے صحن اندھیرا گھپ
تری اللہ والی چپ
ترے مٹی ہو گئے جو
تری کون مٹائے بھوک
کبھی کُوک مرے دل کُوک
ہر سینے سو سو جنگ

تری سانس کے رستے تنگ

ترا نیلا پڑ گیا رنگ

ترے نت نرالے ڈھنگ

لمحوں کے خنجر تیز

ہر دھار اذیت خیز

ترا نازک اک اک انگ

ترا اک اک تار ملوک

کبھی کُوک مرے دل کُوک

کبھی کُوک مرے دل کُوک

فرحت عباس شاہ

وہ ٹیل پونی جھلاتے ھوئے بڑے ریلیکس انداز میں ڈائی ننگ ٹیبل تک آئی ی۔۔ چی ئی ر گھسیٹ کر بیٹھتے ھی اس نے ابراھیم ماموں کو اپنی جانب آتے دیکھا

اَلسَّلامُ عَلَيْكُم ماموں۔۔۔۔!

کیسے ھیں؟

بلکل فٹ ھوں بیٹا۔۔۔ ناشتہ کرو جلدی پھر نکلتے ھیں

وہ۔۔۔۔ نہیں ماموں میں زاویار بھائی ی کیساتھ چلی جاؤ نگی۔۔۔ آج ذرا لیٹ جاؤ نگی کالج

چلو ٹھیک ھے۔۔۔ نگہت مشعل ثانیہ اور ابرھیم ناشتہ کر رھے تھے جب زاویار نے انٹری دی تھی

عین اس کے سامنے والی چی ئی ر پر بیٹھ کر بغور اسکے جھکے سر کو دیکھا وہ سر جھٹکتے مسکرائے تھے

ایسا بھی کیا انوکھا ھو گیا تھا جو وہ یوں ان سے گریزاں تھی

پر سکون ماحول میں ہلکی پھلکی گفتگو کیساتھ ناشتہ کیا گیا۔۔ ثانیہ آج چپ چپ تھی کیونکہ اس کو یہ فکر کھائے جا رھی تھی کہ ایسی شاندار ایکٹنگ کرے گی کیسے۔۔۔ جو حسن کو رام کر سکے اسکی زبان بندی بھی ھو جائے اور اسکا مطلب بھی آسانی سے نکل آئے

ابراھیم آفس کیلیئے جا چکے تھے وہ انگلیاں چٹخاتی بیگ کندھے سے لٹکائے گاڑی تک آئی ی

گاڑی کا ڈور کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ھی دو تین لمبے سانس لیے خود کو ریلیکس کیا زاویار کے آتے ھی سنبھل کر بیٹھ گی۔۔۔

گاڑی گیٹ سے باہر نکال کر سڑک پر ڈالتے ھوئے زاویار نے اس کی لا تعلقی دیکھی جو انھیں ایک آنکھ نہ بھائی ی تھی

کیا سوچ رھی ھو؟؟؟

وہ جو اپنے ھی خیالوں میں گم تھی ان کی آواز پر بری طرح اچھلی

توبہ ھے۔۔۔۔ ڈرا دیا مجھے

دل پر ہاتھ رکھ کر دھڑکنیں نارمل کرتے ھوئے اس نے کہا تو وہ ہنس دئی یے

لو بھلا اب مجھے کیا معلوم تھا کہ خیالوں میں کھوئی ی بیٹھی ھو۔۔۔ اچھا میں نے سزا کا کہا تھا۔۔۔ بھول گ ئی ی کیا؟

یاد ھے مجھے۔۔۔ بولیں

ہمم تو سزا یہ ھے مادام۔۔۔۔ کہ اب سے نیکسٹ تب تک جب تک میں خود نہ منع کر دوں تم روز مجھے کافی بنا کر دیا کرو گی

مگر۔۔۔۔ مطلب رات کو؟؟؟

کافی تو رات کو ھی پیتا ھوں میں سونے سے پہلے تم جانتی تو ھو یہ بات

زاویار نے اپنی مسکراہٹ دبائی ی۔۔ وہ جانتے تھے یہ کام خاصا مشکل ھے اس کے لیے کیونکہ اب وہ اس کے سامنے آنے اسے بھی کتراتی تھی مگر زاویار نے یہی حل سوچا تھا کہ کسی بہانے ھی سہی وہ اسطرح اسکو اپنے سامنے دیکھ پائی یں گے

اچھا ٹھیک ھے۔۔۔ گھبراتے ھوئے اس نے کہا اور پھر کھڑکی سے باھر دیکھنے لگی

مشعل۔۔۔۔؟؟؟

جی؟

”ھمیں ڈھانپ کر وھی رکھتا ھے جس کے لیے ھم بے حد قیمتی ھوتے ھیں

پھر چاھے وہ انسان ھو یا رب“

تمھیں پریشان ھونے کی ضرورت ھی نہیں تھی کیونکہ میں کبھی بھی تم کو نہ ڈانٹتا۔۔۔ کسی کے سامنے تو دور کی بات ھے۔۔۔ اکیلے میں بھی نہیں۔۔۔ کیونکہ تم قیمتی ھو میرے لیے

وہ اسے بہت سنجیدگی سے کہہ رھے تھے

افففف۔۔۔ مجھے ثانیہ کہہ بھی رھی تھی کہ آپ مجھے ڈانٹ ھی نہیں سکتے۔۔۔ مگر میں ھی نہیں مانی

اس نے سر پر ہاتھ مارتے ھوئے کہا جبکہ وہ ثانیہ کے اس قدر درست اندازے پر سوچ میں پڑ گ ئی ے جواب میں صرف ھمم کہا تھا

اچھا مجھے وہ۔۔۔۔ میرا ٹیسٹ دے دیجیۓ گا آج۔۔۔ مجھے بھی دیکھنا ھے کہ کس طرح سولو کیے ھیں کوئی سچنز میں نے

نہ نہ وہ تو پھاڑ دیا میں نے

انھوں نے بے حد سنجیدہ ھوتے کہا کہ انکی شکل سے ٹپکتے لو دیتے جذبات کا سراغ نہ پا جائے یہ لڑکی

پھاڑ دیا؟؟؟؟؟

اتنا غصہ آیا تھا آپکو؟

بہت شدید کہ اگر سامنے ھوتی تو خیر نہیں تھی تمھاری۔۔۔ اپنی بات کے پس منظر سے وہ واقف تھے جبکہ مشعل اسے غصہ ھی سمجھی۔۔۔

ابھی آپ نے کہا کہ آپ مجھے نہ ڈانٹتے کبھی بھی۔۔۔ دو منٹ بھی نہیں ھوئے اور مکر گ ئ ے ھیں آپ

اس نے پر شکوہ نگاھوں سے دیکھتے ھوئے کہا

میں اپنی بات پر قائ م ھوں محترمہ۔۔۔۔

ھیں۔۔۔۔؟؟؟؟

آپکی اکثر باتیں میری سمجھ سے باھر ھوتی ھیں۔۔۔ اتنا گھما گھما کر بات مت کیا کریں پلیز

اس نے گزارش کی تو وہ اسے گہری نگاہ سے دیکھ کر رہ گ ئ ے

سیدھی بات تمہارا ذہن ابھی قبول نہیں کرے گا۔۔۔ مسکراہٹ روکتے انھوں نے کہا تھا

خیال رکھنا اپنا۔۔۔۔ خدا حافظ

کالج گیٹ پر اسے اتار کر وہ اسکا سہج سہج کر چلنا دیکھنے لگے

تیرا زمین پر چلنا مجھے منظور نہیں

ٹھہر میں " دل و جان " کی صف بچھاتا ھوں

وہ تب تک نہ گئے جب تک وہ کالج کے اندر داخل نا ھوگئی۔۔۔ مشعل کو بھی اپنی پشت پر انکی نظروں کی تپش کا احساس ھوا تو اس کے اعصاب جھنجھنا اٹھے تھے۔

آپ مجھ سے راضی ھیں ناں ماں۔۔۔ محبت سے انھیں دیکھتے ثانیہ نے ایکدم پوچھا تو نگہت مسکرادیں

یہ کیسا سوال ھوا بھلا؟

بس یونہی دل میں آیا کہ پوچھوں آپ سے۔۔۔ آپ راضی ھیں ناں مجھ سے۔۔۔ کوئی پریشانی؟؟؟ جسکی وجہ میں ھوں یا میری کوئی بات آپ کو ہرٹ کرتی ھو تو بتائیں

انھوں نے اپنی حساس بیٹی کے بال پیار سے سہلائے جس پر وہ تیل سے مالش کر رھی تھیں

الحمداللہ میں راضی ھوں میرا بچہ۔۔۔۔ مگر تمھیں اچانک ھوا کیا ھے؟

نگہت نے اسکے بال سہلاتے ھوئے محبت سے پوچھا

بس ماں۔۔۔ یونہی دل چاھا کہ پوچھ لوں۔۔۔ رب کے بندے راضی ھوں تو رب بھی راضی ھوجاتا ھے ناں

اوھو۔۔۔۔۔ یہ بات ھے۔۔۔ تو مجھ سے تو اینٹ کتے کا ویر رھتا تمھارا۔۔۔ تب یاد نہیں آتا رب کے بندے راضی کرنے کا؟؟

دوپہر کے بارہ بجے اسکی صبح ھوئی تو اٹھتے ھی وہ اپنے من پسند کام (ثانیہ کو چڑانا) میں لگا تھا

بیزاری سے اس نے حسن کو دیکھا

جو مثال تم نے دی ھے اس میں سے تم کون ھو؟؟؟ اینٹ یا پھر۔۔۔۔۔۔۔

جملہ ادھورا چھوڑتے اس نے حساب بے باک کیا۔۔۔ حسن نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

دیکھ لیں ممانی اب آپ اسے۔۔۔۔ نگہت کو شکایت لگائی ی تو وہ ہنستے ھوئے ثانیہ کو تنبیہہ کرنے لگیں پہل اس نے کی تھی ماں۔۔۔ آپ کے سامنے ھی تو ھوا سب

ثانیہ نے نگہت کی تنبیہہ پر منہ بسورا۔۔ ساتھ ھی اسے مشعل کے مشورے یاد آئے تو دل پر پتھر رکھے مشن "اپنا اُلو سیدھا کرنا" کا آغاز کیا

ناشتے میں کیا کھاؤ گے حسن؟؟؟ اپنی پسند بتاؤ تمھارا فیورٹ ناشتہ بناتی ھوں آج

جہاں حسن اس کایا پلٹ اور اس کے لہجے کی مٹھاس پر بے ھوش ھوتے بچا تھا وہیں نگہت نے حیرانی سے اسے دیکھا

کیا ھوا؟ ایسے کیوں دیکھ رھے ھیں آپ دونوں۔۔۔؟؟ اوہ اچھا میرا بی ہیوئیر۔۔۔

ماں ٹھیک کہتی ھیں۔۔ کیا رکھا ھے بھلا ھر وقت کی لڑائی ی میں

سلوک اور اتفاق سے رہنا چاھیے

ھے ناں ماں؟

بلکل۔۔۔ نگہت نے اسکی پیشانی چومی تو اس کو شرمندگی نے آگھیرا۔۔ یوں پکے منہ سے جھوٹ بولا تھا خود ھی پشیمانی ھو رھی تھی

جبکہ حسن ابھی سکتے کی کیفیت میں گھرا اس پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا جب اس نے چٹکی بجاتے اس کے حواس واپس لانے کی کوشش کی

بتاؤ بھی۔۔۔

ھمممم۔۔۔۔ اصل بات بتاؤ۔۔۔ اب میرے ساتھ ڈرامے کرو گی اور سمجھو گی کہ مجھے نہیں پتا چلا تو بھول ھے تمھاری یہ۔۔ اڑتی چڑیا کے پر گن لوں میں تو۔۔۔ تم کیا چیز ھو آنسہ ثانیہ ابراھیم

نگہت کے ویاں سے جاتے ھی ابرو اچکاتے ہاتھ نچا کر وہ بولا تو ثانیہ کا جی چاہا اس کا سر کھول دے جس میں اتنا شیطانی مواد موجود تھا کہ منٹوں میں ھی دوسرے کی شیطانی جان جاتا تھا

کیسی باتیں کر رہے ھو حسن۔۔۔ ھم کزنز ھیں۔۔۔ ساتھ رہتے ھیں تو کھانا بنا ھی سکتی ھوں تمھاری پسند کا

دانت پیستے ھوئے وہ بولی تو حسن اسکا ہاتھ پکڑتے کچن میں لے آیا

آج تمھاری پسند کا ناشتہ کرونگا۔۔۔ بناؤ تم۔۔۔ تب تک میں بھی یہیں ھوں

کچن میں موجود چی ئر گھسیٹ کر ٹیبل لر کہنیاں ٹکائے وہ اسکی حرکات و سکنات ملاحظہ کرنے لگا

تمھیں اللہ پوچھے مشی کس عذاب میں ڈال گ ئی ھو

مشعل کو کوستے ھوئے اس نے چولہے کے ایک طرف چائے کا پانی رکھا دوسری جانب پراٹھوں کے لیے توا رکھے وہ پیڑے بنانے لگی

جنگلی تین تین روٹیاں ڈکار جاتا ھے۔۔۔ اتنا کھانے کے بعد پانچ بجے پھر ہڑک جاگ جاتی ھے بھوک کی۔۔۔

اس کے ذہن میں خیالات دوڑ رہے تھے اور حسن مسلسل اسکو دیکھتے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اسکا پلان کیا ھے

پراٹھے بنا کر ہاٹ پاٹ میں رکھے اور آملیٹ ک لیے پیاز کاٹتے ھوئے اس کو نظروں کی تپش کا احساس ھوا۔۔۔ پلٹ کر جو دیکھا تو حسن کو اپنی طرف متوجہ پایا

جذبہ خیر سگالی کے تحت وہ مسکرایا تو ثانیہ کا جی چاہا چھری اسی کی گردن پر چلا دے

حسن دل ھی دل میں ہنس رہا تھا کہ شائ د وہ سمجھ رھی ھے کہ میں انجان ھوں اسکی میٹھی چھری کے وار سے

”یقیناً کوئ ی کام آن پڑا ھے“۔۔۔ وہ منہ ھی منہ میں بڑبڑایا

کیا؟ مجھے کچھ کہا ھے؟

مڑتے ھوئے اس نے پوچھا تو بے دھیانی میں چھری اسکی ہاتھ پر گہرا کٹ لگا گئی

وہ تکلیف سے سسکی تھی اسی بے اختیاری سے حسن اسکی جانب لپکا اور اسکا رخ مکمل اپنی طرف کرتے ھوئے اس کے ہاتھ کا معائنہ کرنے لگا

دھیان کدھر ھوتا ھے تمھارا؟؟

بھل بھل بہتے خون کو اپنے ہاتھ سے دبا کر روکتے ھوئے وہ بہت فکر سے بولا تھا

آنکھوں میں اس کے آنسو ٹھٹھر ھی تو گئے تھے اس قدر فکر۔۔ اتنی پرواہ

یا اللہ۔۔۔۔ یہ حسن ھی ھے ناں

اسکے ہاتھ کو پکڑے ھی وہ سنک تک لایا اور ٹھنڈے پانی کے نیچے اس کے ہاتھ کو رکھ کر خون روکنے کی کوشش کی

وہ یک ٹک اسے دیکھے گئی

پین ھو رھا ھے؟ گردوپیش سے انجان و بے خبر اسکی قوتِ سماعت بھی جیسے مفلوج ھو گئی تھی

اوہ باؤلی رئیسہ۔۔۔۔ کھلی آنکھوں سے سو گئی ھو۔۔ کٹ ہاتھ پہ لگا ھے یا دماغ پر؟

گیلے ہاتھ کا چھپاکہ اس کے منہ پر مارتے وہ بولا تو وہ ہوش میں آئی

خون رک گیا تھا۔۔۔ اپنے روم سے بھاگ کر وہ سنی پلاسٹ لے کر آیا اس کے ہاتھ پر لگا کر سنک میں ھی ہاتھ دھوئے اور اسکی طرف پلٹا

کیا پریشانی ھے؟

بے حد سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھتے حسن نے پوچھا تھا

کچھ نہیں۔۔۔ کہتی تیزی سے وہ دوبارہ کٹے پیاز کی طرف جانے لگی جب وہ اسکی راہ میں حائل ھوا

ادھر دیکھو۔۔۔۔۔

اسکی تھوڑی پر انگلی رکھ کر حسن نے اسکا چہرہ اوپر کیا

ثانیہ کو اس سچوئیشن پر رونا آنے لگا۔۔۔ مطلب اب حسن کے یہ تیور بھی دیکھنے تھے

دل ھی دل میں اسے الو بنانے کا عزم کرتی اس نے پلکیں اٹھائیں تو اسکو بغور اپنی جانب دیکھتے پایا

وہ گڑبڑاتے ھوئے رخ موڑ گئی

پھر ہمت کرتے ھوئے اسکی طرف دیکھا جو آنکھوں میں الجھن لیے اسے دیکھ رہا تھا

مجھے سندس کی شادی میں جانا ھے وہ مجھ سے ناراض ھو جائے گی مگر کسی کے پاس ٹائم نہیں کہ وہ لے کر جائے مجھے۔۔۔ کسی کو پرواہ ھی نہیں ھے

کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا

دفعتاً ایکٹنگ کرتے کرتے اسے احساس ھوا کہ وہ زیادہ اوور ھونے لگی ھے

تب ھی ھونٹ باھر نکالتے ھوئے ایکٹنگ میں مزید جان ڈالی

حسن کا دل جسے ڈانواڈول ھی تو ھوا تھا۔۔۔ انگارہ کو آج شبنم بنے دیکھنا دل کو بے حد بھایا تھا اور سونے پر سہاگہ اسکا منہ بناتے ھوئے اس سے شکوے کرنا کہ کوئی اس سے پیار نہیں کرتا

اس کے قریب ھو کر بے اختیار وہ دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھام گیا

کون احمق ھے جو تم سے پیار نہیں کرے گا ھاں۔۔۔ ؟؟

وہ ہونق ھوتی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

یہ کیا کہہ رہا ھے گدھے۔۔۔ وہ دل ھی دل میں اس سے مخاطب ھوئی

شادی میں میں لیکر جاؤ نگا تمھیں۔۔۔ اب پریشان نہیں ھونا اوکے

اپنے چہرے سے اسکے ہاتھ ہٹاتے اس نے "ہوں" کہا تو وہ ہوش میں آیا

"در فٹے منہ" یہ سب میں نے اس سے کہا ہے وہ بھی اس طرح۔۔۔ وہ حیرت کا بت بنا اسکی پشت تکنے لگا۔۔۔ جو آملیٹ کے لیے انڈے پھینٹ رہی تھی

"میں آتا ہوں" کہتا ہوا وہ کچن سے باہر نکلا تو ثانیہ نے سب کام چھوڑ چھاڑ ہاتھوں سے اپنا چہرہ رگڑا تھا جیسے اسکے ہاتھوں کا لمس مٹا رہی ہو

ٹھرک جھاڑ گیا مجھ پر خبیث۔۔۔۔ فرائی پین کو سٹینڈ سے کڑھتے ہوئے اتارا جو اس کے پکڑتے پکڑتے بھی نیچے گرا تھا

تمھیں کیا تکلیف ہو گئی ہے؟

پین پر چلاتے ہوئے اس نے باقی کا ناشتہ بنایا اور ٹیبل پر لگا کر اپنے روم میں چلی آئی

جبکہ حسن لان میں کھڑا خود سے جنگ میں مصروف تھا

اسے کیوں کہہ دیا کہ شادی میں لیکر جاؤں گا وہ بھی یوں اتنا کلوز ہو کر۔۔۔

"گدھی مجھے ڈسٹریکٹ کرتی ہے"

دانتے پیستے ہوئے وہ بولا تھا

بلکل نہیں۔۔۔۔ ابو نے منع کر دیا ہے کہ جیسے ہی رزلٹ آئے گا تو میری شادی کر دیں گے۔۔ تو ناممکن ہی سمجھو کہ آگے پڑھونگی میں

سونیا نے ان دونوں کو بتایا

مجھے تو بہت سارا پڑھنا ہے کیونکہ ثانیہ نے اپنی پڑھائی جاری نہیں رکھی ناں تو زاویار آج تک ڈانٹتے ہیں اسے

اوھو۔۔۔۔۔۔بھائی ی کا صیغہ ہٹا گ ئی ی ھو لڑکی آج تو۔۔۔۔۔۔ ھیں۔۔۔۔۔یعنی ایک قدم اور بڑھ گ ئی ی انکی طرف

عروج نے شرارت سے اسے دیکھتے ہوٹنگ کی تو وہ پل میں گلابی ھوئی ی تھی

مشی یار تم کتنی جلدی رنگت بدل لیتی ھو۔۔۔ مطلب ان کے نام سے تمھیں ذرا سا بھی چھیڑا جائے ناں۔۔۔ تو رنگ فوراً گلابی ھو جاتا ھے تمھارا

مجھے اتنی دلکش لگتی ھو تو زاویار بھائی ی کا کیا حال ھوتا ھو گا۔۔۔ ھائے

دونوں کی ھائے وائے پر وہ انھیں آنکھوں سے ھی منع کرنے لگی ساتھ ساتھ لبوں سے مسکان بھی جدا نہ ھوئی ی تھی

سونیا اور عروج نے اسکی مسکان کے دائی می ھونے کی ایک ساتھ ھی دعا کی تھی

ویسے مجھے وہ ایسی نظروں سے نہیں دیکھتے۔۔۔ بتایا تھا ناں کہ ثانیہ ھی سمجھتے ھیں مجھے

اے چل۔۔۔۔۔ کبھی بہن بولا ھے تمھیں انھوں نے۔۔۔ نہیں ناں؟؟

چلو تم کسی بھی طرح پتا لگواؤ کہ تمھیں بہن کے جیسے ھی سمجھتے ھیں یا کزن

عروج کے خرافاتی دماغ نے "نوا کتا" کھولا تھا

رھنے دو تم۔۔۔۔ مجھے نہیں جاننا کچھ۔۔۔ میں انھیں کھونا نہیں چاھتی

اس قسم کی حرکت کر کے مجھے خود کو چیپ ظاہر نہیں کرنا

محبتیں اپنی جگہ مگر عزت نفس بھی کوئی ی شے ھوتی ھے جو میرا ھے وہ مجھے مل ھی جائے گا چاھے وہ کیسے بھی ملے

سونیا نے داد دیتے ھوئے اسکی پیٹھ ٹھونکی تو عروج نے بھی اسکی سوچ کو سراھا تھا

ابراھیم نے اسے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر حسن شادی پر لیجانے کو تیار ھے تو انکی طرف سے اجازت ھے

تو وہ اپنے جانے کی تیاری کرنے لگی

کل انھوں نے حیدر آباد جانا تھا

حالانکہ سندس کے بقول ڈھولک بھی ان کے ہاں کسی بڑے فنکشن کیطرح رکھی جاتی تھی مگر ثانیہ نے یہی ڈیسائیڈ

کیا کہ مہندی بارات اور ولیمہ ھی اٹینڈ کرے گی جو کہ اھم بھی تھے

مہندی کا ڈریس چونکہ سندس بنوا چکی تھی تو وہ سارے سوٹ بیڈ پر پھیلائے بارات اور ولیمہ کے لیے پہنے

جانے والا سوٹ چوز کر رھی تھی

کافی دیر کپڑے دیکھنے کے بعد بھی کچھ سمجھ نہ آیا تو نگہت کو روم کے دروازے سے باھر نکل کر آواز دی اور دوبارہ

کپڑوں پر نگاہ ڈالی

تبھی نگہت روم میں آئی ی تھیں

ہاں بلایا تم نے ؟ کیا ھوا ؟

اندر آتے ھی وہ چیخی تھیں کیونکہ بیڈ صوفہ اور ٹیبل پر بھی کپڑے رکھے ھوئے تھے

کیا پہنوں میں وہاں ؟

کہاں وہاں ؟

اوھوماں۔۔۔ سندس کی شادی پر اور کہاں بھلا

راضی ھو گیا حسن ؟

نگہت نے حیرانی سے پوچھا تو ایک مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی ی

آپ کو اپنی بیٹی کی صلاحیتوں پر شک ھے کیا؟ منا لیا اسکو میں نے۔۔۔۔

ذہن کے پردے پر اسکا چھچھور پن لہرایا تو وہ آنکھیں میچ گ ئی ی

تم لوگ تو لڑتے ھی رھو گے کوئی ی بچہ میرا گنجا واپس آیا تو۔۔۔۔؟؟

انھوں نے اسے چھیڑا تھا تو وہ ہنس دی

اگر گنجا ھوا بھی تو وہ ھی ھوگا یونو اگر اس کی زبان کے آگے خندق ھے تو میری زبان کے جوھر سے بھی واقف ھیں آپ

گردن اکڑا کر وہ بولی تو نگہت نے تاسف سے اسے دیکھا

بہت ھی کوئی ی فخر کی بات ھے ناں جیسے۔۔۔انھوں نے اسے شرم دلائی ی مگر وہ بھی تو ”سٹین لیس ڈھیٹ“ کی عملی تفسیر تھی ذرا جو شرمندہ ھوئی ی ھو

آپ رھنے دیں میں مشی سے پوچھونگی

دو گھنٹے کی بحث کے بعد جب اس نے کہا تو نگہت نے اسے دو ہتھڑ رسید کیے

وہ ہنستے ھوئے ان کے گلے لگ گ ئی ی۔۔۔ماں پلیز اپنی طرف سے حسن کو کہی ئے گا کہ مجھ تنگ نہ کرے پلیز

اچھا۔۔۔۔نگہت نے اہنی ہنسی دبائی ی۔۔۔وہ جانتی تھیں کہ وہ چاھے جتنا بھی زبان کے جوھر دکھا لے حسن کی باتوں کے بارود کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔اللہ خیر ھی کرے۔۔۔۔بڑبڑاتی ھوئی ی وہ کمرے سے نکلیں تو حسن تیار شیار کہیں جانے کو پر تول رھا تھا

کدھر کی تیاری ھے؟

بس کچھ کام ھے گھنٹے تک آتا ھوں۔۔ ممانی ناشتہ ٹھیک سے نہیں کیا تھا میں نے۔۔ جب تک آؤں کچھ اچھا سا بنوا دیجی ئے گا

اچھا ٹھیک ھے خیر سے جاؤ۔۔۔۔۔ان کے آگے سر جھکائے حسن کو انھوں نے سر پر ہاتھ پھیرتے ھوئے کہا تھا تو وہ باھر کیطرف چل دیا

مشعل کے کالج سے آتے ھی وہ اس کا دو گھنٹے دماغ چاٹتی رھی اپنی تیاری مکمل کی ان دونوں کو کل صبح نکلنا تھا تا کہ مہندی سے کافی دیر پہلے پہنچ سکیں سندس نے بطور خاص اس سے کہا تھا کہ ابٹن پہ اگر نہیں آؤ گی تو چلو مہندی کی صبح پہنچ جانا

سنو۔۔۔بھائی ی تمھیں لیکر جا رھے ھیں تو کم از کم انکی کوئی ی ہیلپ ھی کروا دو پیکنگ میں یا انھیں کچھ چاھیے تو پوچھو ان سے

اخلاقیات کا تقاضا یہ ھے کہ تم انکا احسان مانو اور خیال رکھو اس بات کا

مشعل کے کہنے پر اس نے نتھنے پھلائے۔۔۔

لو جی اب اسکو شہزادہ ولیم کے جیسا پروٹوکول دوں میں

نخوت سے وہ ناک چڑھا کر بولی مگر مشعل کی شاکی نظریں دیکھ کر اٹھتے ھوئے وہ اس پر احسان جتانا نہ بھولی تھی کہ تھارے لیے جا رھی ھوں میں بس

مشعل نے پیار سے اسے جاتے دیکھا

وہ جو کل کے لیے پکینگ کرنے کا سوچ ھی رھا تھا

دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے پر اسے گھور کر رہ گیا

تمھیں تمیز نہ آئے گی کبھی۔۔۔ حسرت ھی رھی کہ انسانوں جیسی حرکت کرتا دیکھوں تمھیں یہ جو صبح ناشتہ ڈکار گئی ے تھے میں نے ھی بنایا تھا وہ بھی تمھارے سامنے۔۔۔ ایلین نہیں آئے تھے تمھیں "پروسنے" کو

ًانسانوں جیسی حرکتیں ہونہہ" منہ ٹیڑھا کر کے اس کی نقل اتارتی وہ اسے جلتے توے پر ھی تو بٹھا گئی ی تھی تم کتنی۔۔۔۔۔۔

اسے الفاظ ھی نہ مل رھے تھے کہ اسکے شایانِ شان مدح سرائی ی کر پاتا

پیاری ھوں ناں۔۔۔ پتا ھے مجھے آج ھی کسی نے کہا کہ مجھ سے کون پیار نہیں کرے گا؟؟

ثانیہ نے اس کی دکھتی رگ پہ پاؤں رکھا۔۔۔

حسن اس وقت کو کوسنے گا جب ایک کمزور لمحہ اس پر وارد ھو گیا تھا اور وہ تب سے خود پر سو بار لعنت ڈال چکا تھا مگر وہ یہ بھول گیا تھا کہ مقابل ثانیہ ھے جو اس کے ایسے الفاظ اور تاثرات پر اسے قبر تک رگیدے گی

بتاؤ ناں حسن۔۔۔۔ پیاری لگتی ھوں ناں میں

آنکھیں پٹپٹا کر کہتی وہ اسے زہر سے بھی بری لگی

کبرڈ میں دوبارہ سر گھسائے وہ دانت پیس کر رہ گیا

یعنی اب یہ دور بھی آنا تھا حسن جہانگیر پر کہ وہ ایک پدی سی بندی کے آگے اپنے ھی الفاظ کی وجہ سے بے بس ہو تا

ثانیہ۔۔۔ کچھ ہیلپ کروا سکتی ھو تو بتاؤ ورنہ جاؤ یہاں سے

سرد آواز پر وہ بولا تو اس نے اہنے ابلتے ھوئے قہقہے کا گلا گھونٹا

ایسا نہیں تھا کہ وہ اسے اپنی محبت میں پاگل سمجھ بیٹھی تھی

وہ جانتی تھی کہ حسن کو اگر کوئی ی چیز پگھلا سکتی ھے تو وہ صرف صنف نازک کے آنسو ھیں دو پہر میں کی گ ئی ی اسکی حرکت کی وجہ بھی اسکی نرم دلی تھی مگر اس نے اپنی باتوں سے اسے اتنا گلٹی فیل کروا دیا تھا کہ اب جیسے اسکی کمزوری ثانیہ کے ہاتھ تھی

یہ سب بیگ میں پیک کر دو۔۔ مجھے شاور لینا ھے

سامان کیطرف اشارہ کرتا وہ واش روم کیطرف بڑھا تو ثانیہ چلا اٹھی

اوئے اوئے۔۔۔۔۔ بیوی نہیں ھوں تمھاری جو یوں حق سے اپنا کام سونپ کر اشنان کرنے جارہے ھو

غلط بات ھمیشہ ک طرح ایسے بغیر اٹکے کہی تھی کہ حسن کا دماغ ماؤف ھوتے رہ گیا

وہ اسکا ہاتھ پکڑتے دروازے سے باھر دھکیل کر دروازہ بند کر گیا اور گہرا سانس بھرتے بیڈ پر بیٹھا کپڑوں کی طرف نگاہ ڈالی۔۔۔۔ سر کو پکڑے وہ کتنی دیر بیٹھا رہ گیا کیسے برداشت کرنا ھے اس بلا کو ساڑے تین دن

بڑبڑاتے ھوئے وہ سخت بے چین تھا

وہ نہیں جانتا تھا کہ اب ایک انوکھا موڑ انکی زندگی میں آنے والا ھے

جبکہ وہ غصے میں بکتی جھکتی اپنے روم میں آکر مشعل سے حسن کی شکایتیں کرنے لگی

پڑھائی ی کا بہانہ بہت سولڈ تھا وہ رات کا کھانا جلدی کھا کر اپنے روم سے باھر نہ نکلی اور جب اسے پتا چلا کہ زاویار آچکے ھیں

جلے پیر کی بلی کی طرح روم میں چکراتی رھی جب اسے یقین ھو گیا کہ سب اپنے روم میں جا چکے ھونگے جلدی سے کچن میں جا کر کافی بنائی ثانیہ جو سونے کے لیے لیٹنے ھی والی تھی اس کو کافی کا مگ پکڑایا

یہ کیا؟ میں نے کب کہا کہ مجھے چاھیے

گھونچو۔۔۔۔ تمھارے لیے ھے بھی نہیں۔ زاویار بھائی نے منگوائی ھے دے کر آنا پلیز۔۔ مجھے بہت امپورٹنٹ سوالات حل کرنے ھیں

اچھا۔۔۔۔ مگ پکڑ کر وہ روم سے نکلی تو مشعل بیڈ پر بے دم ھو کر بیٹھی

ناراض ھونگے آئی نو۔ مگر مجھ سے نہیں ھو گا یہ سب

ناخن چباتے وہ سوچوں میں گم تھی

دروازے پر آہٹ سن کر وہ سیدھے ھو بیٹھے اس وقت وہ اسی کے آنے کا انتظار کر رھے تھے مگر جب ثانیہ کو اندر آتے دیکھا تو جیسے ارمانوں پر اوس گر گئی

تم؟؟

جی بھائی یہ مشی نے بھیجی ھے

بنائی بھی تم نے ھے؟

نہیں نہیں اسی نے بنائی تھی مگر وہ پڑھ رھی ھے ناں۔۔۔ اس نے کہا مجھے کہ آپ کو دے جاؤں
ھممم۔۔۔۔ شکریہ

دھیمے سے مسکراتے انھوں نے ثانیہ سے کہا تو وہ واپس اپنے روم میں چلی آئی

دے دی؟؟

ھاں

کچھ کہہ رہے تھے؟ میرا۔۔۔ میرا پوچھا انھوں نے؟

جھجھکتے ھوئے اس کے پوچھنے پر کمبل خود پر درست کرتی ثانیہ کے ہاتھ ٹھٹکے

کچھ کہنا تھا کیا انھوں نے؟

اس نے حیرت سے جب پوچھا تو مشعل بے طرح گڑبڑا گ ئی ی

نہیں وہ۔۔۔ بس۔۔۔ ایسے ھی پوچھا میں نے

ادھر دیکھنا۔۔۔؟

پڑھنے دو یار مجھے

اس کی مشکوک نگاھوں سے گھبراتی وہ خود کو بکس میں غرق ظاہر کرنے لگی

ثانیہ کچھ پل اسے دیکھے گ ئی ی تب ھی اس کے ذہن میں جھماکہ ھوا

اوووووو۔۔۔ ناؤ آئی گاٹ یو۔۔۔ یقیناً تم نے کچھ ایسا کیا ھے کہ وہ ناراض ھیں

اسی لیے کافی بنا کر میرے ہاتھ بھیجی تاکہ وہ خود ھی خود مان جائیں

ھے ناں؟؟؟

خشمگیں نظروں سے اسکو دیکھتے ثانیہ نے کہا تو وہ اپنے ہونٹ چبا کر رہ گ ئی ی

وہ اصل میں ٹیسٹ بہت گندا ھوا تھا ناں تو اسکی سزا کے طور پر مجھے روزانھیں کافی بنا کر دینی ھے

ایسا انھوں نے کہا؟ ثانیہ نے اپنی مسکراہٹ دبائی ی تھی

"ھممممم" انھوں نے ھی کہا

تو مس ئی لہ کیا ھے؟ بنا دیا کرو

مجھ سے نہیں ھوتا یہ یار۔۔۔ ویسے بھی آج کل اتنا بزی ھوتی ھوں تمھیں پتا ھے سر پر امتحان کھڑے ھیں میرے

وہ کسی بھی طرح دل پر ھوئی ی واردات کی بھنک اسے نہیں لگنے دینا چاھتی تھی ورنہ ثانیہ ھر اس موقعے پر اسکی جان کو آجاتی جب جب اسکا سامنا زاویار سے ھوتا

اچھا اس طرح تو وہ اور ناراض ھوجائی یں گے تم سے۔۔ تب کیا کرو گی؟

منالو نگی ان کو۔۔۔ چٹکیوں میں مان جاتے ھیں وہ۔۔۔

دیکھ لو بی بی۔۔۔ بعد میں روتی ھوئی ی میرے پاس نہ آنا۔۔۔

ثانیہ یہ کہتے ھوئے سونے کیلیے کروٹ لے گ ئی ی تو اس نے نوٹس پرے دھکیلے

دل کے ہاتھوں مجبور ھو کر موبائی ل اٹھایا تھا

ثانیہ کے جاتے ھی انھوں نے بدمزہ ھو کر مگ سائی یڈ ٹیبل پر رکھا اور ہاتھ کی مٹھی بنا کر لبوں پر ٹکائی ی تھی

کیوں کرتی ھو ایسے تم مِشو۔۔۔ تمھیں دیکھنے پر بھی جیسے پابندی لگا دی ھے تم نے۔۔۔ اب سچ میں ناراض ھو جاؤ نگا میں اور بلکل نہیں مانوں گا پھر

خیالات ذہن میں گردش کر رھے تھے

موبائی ل اٹھا کر ”متاعِ جاں“ فولڈر کھولا تھا اور اسے شاکی نظروں سے دیکھنے لگے

تب ھی میسج کا نوٹیفیکیشن سکرین پر شو ھوا

اسکی طرف سے ”آئی م سوری“ کے الفاظ پڑھتے ھی ساری بے چینی اور اضطراب کو راحت ملی تھی

پڑھ رھی تھی ناں تو تب ھی خود نہیں آئی ی ثانیہ کے ہاتھ بھجوادی ویسے بھی جو سزا آپ نے تجویز کی تھی وہ تو میں نے مان لی ھے ناں۔۔۔ خود دینے آؤ نگی یہ سزا میں شامل نہیں تھا

اس کا دوسرا میسیج پڑھتے ھی ان کے لبوں پر جاندار مسکراٹ نے چھب دکھائ ی تھی

انکے ذہن میں اسکی آواز کیساتھ یہ الفاظ اٹک اٹک کر گونجے تھے

کیونکہ اگر سامنے ھوتی تو ایسے بغیر اٹکے کہہ نہ پاتی

تحقیق کے مطابق جو شخص ھمارے دل کے بہت قریب ھوتا ھے اس کے میسیجیز پڑھتے ھوئے اس کی آواز آپکے ذہن میں گونجتی ھے

اور ایسا ھی تو ھوا تھا۔۔۔ وہ ھی تو قریب تھی ان کے دل کے بے حد نزدیک

”مجھے آپ سے بات نہیں کرنی مشعل جہانگیر“

انھوں نے اسے تنگ کرنے کو یونہی میسیج کا رپلائے کیا تھا

اور ان کا یہ میسیج پڑھ کر اسکی جان ھی تو نکلی تھی

ایک انکا اسے ”آپ“ کہہ کر مخاطب کرنا اور دوسرا پورا نام لینا غضب ھی تو کر گیا تھا

اس نے وقت دیکھا گیارہ بج کر پچیس منٹ ھوئے تھے

ایک نظر ثانیہ پر ڈالی جو محوِ خواب تھی

جدی سے وہ کچن میں گ ئی ی اور کافی بنا کر ان کے روم کے باھر کچھ پل کو آنکھیں بند کیے گہرے سانس لیے

وہ جو پھر اسی کی تصویریں دیکھ رھے تھے ہلکی سی دستک پر چونکے

حیرانی سے اٹھ کر دروازہ کھولا اسے دروازے کے پار کھڑا دیکھ کر بھونچکے ھی تو رہ گ ئ ے تھے وہ

وہ چپ چاپ اندر چلی آئ ی۔۔۔ وہ تیزی سے اسکی جانب آئے اور اسکے ہاتھ میں پکڑے کافی کے مگ کو دیکھا

وہ۔۔۔۔ ناراض ھوگ ئ ے تھے ناں تو بس۔۔۔ منانے آئ ی ھوں

ایک ہاتھ سے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے ھوئے وہ بے حد نروس ھوتی ھوئی ی بولی تھی

انھیں اس پر بے تحاشا پیار آنے لگا۔۔۔ اس قدر جھلی تھی وہ کہ اس وقت ان کے روم میں منہ اٹھا کے چلی آئی ی تھی وہ بھی محض ان کے ایک جملے پر

تمھارا چہرہ دیکھتے ھی مان گیا ھوں۔۔۔۔ ناراضگی قائم رہنے ھی کہاں دیتی ھے یہ صورت؟؟؟

اس کے ہاتھ سے مگ لیکر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور پہلے سے ٹھنڈی کافی والا مگ اسے پکڑایا تھا

تو میں جاؤں؟؟؟

گلابی پڑتے چہرے کیساتھ وہ بولی۔۔۔ چہرے پر دھنک کے رنگ بکھیرے وہ اس قدر دلکش لگی کہ زاویار نے ایک قدم اسکی جانب بڑھایا تھا

روکوں گا تو کیا رک جاؤ گی؟ انکی بات پر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں اور پھر لرزتی پلکیں جھکائے وہ جانے کے لیے مڑی

سنو۔۔۔۔؟؟؟

قدموں کیساتھ اسکا دل بھی تھما

آئندہ اس وقت میرے روم میں مت آنا۔۔۔۔ کافی مجھے ٹی وی لاؤنج میں ھی دے دیا کرنا

ایگزیمز تمھارے ھونے والے ھیں تو مجھے امتحان میں مت ڈالا کرو

اسے ان کے لہجے میں تبسم چھلکتا محسوس ھوا مگر وہ بغیر ان کی طرف مڑے اپنے روم کی طرف بھاگی۔۔ اسکی تیزی پر بے اختیار انھوں نے ہنستے ھوئے آنکھیں میچی تھیں

تو میری وفا کا عروج ھے

میرا عشق تم پر تمام شد

دھڑکتے دل اور لرزتے ھوئے ہاتھ پیر۔۔۔۔ وہ بڑی مشکلوں سے ٹھنڈی کافی سے بھرا مگ کچن میں رکھ کے اپنے روم میں آکر دھپ سے بیڈ پر بیٹھی کتابوں اور نوٹس کو ایک سائیڈ پر کیا اور خود کو کمبل میں جیسے چھپا لیا تھا

"واٹ واز دیٹ؟"

مسلسل یہی سوال اسکے ذہن میں گردش کر رہا تھا

پھر یکے بعد دیگرے ان کے مختلف ری ایکشنز۔۔۔ اور جملے دماغ پر دستک دینے لگے

جیسے جیسے دل و دماغ کو وجہ سمجھ آرھی تھی ویسے ویسے دھڑکن میں دریاؤں سی طغیانی آنے لگی

اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی حیرت کو دبایا ساتھ ھی ڈھیروں شرم نے آگھیرا

سن سانسوں کے سلطان پیا

تیرے ہاتھ میں میری جان پیا

میں تیرے بن ویران پیا

تو میرا کل جہان پیا

میرا شام سلونا شاہ پیا

مجھے مار گئی تیری چاہ پیا

افففف۔۔۔۔ اب ان سے سامنا کیسے کرنا ھے۔۔۔ یا اللہ زاویار بھی۔۔۔۔

پہلی بار اکیلے میں بغیر آواز نکالے اس نے انکا نام آنکھیں بند کر کے ھولے سے لیا۔۔۔ یوں محسوس ھوا وہ سامنے ھی ہیں اور اپنی مخصوص اندر تک اترتی نگاھیں اس پر گاڑے ھوئے ھیں

میں پہلے کیوں نہ سمجھی انکا التفات اور میری طرف جھکاؤ

”مجھے امتحان میں مت ڈالا کرو“

انکے الفاظ یاد آتے ھی وہ اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا گئی

یہ طے تھا کہ اسے آج رات نیند نہیں آنا تھی اتنا بڑا انکشاف ھوا تھا اس پر۔۔۔ یہ تو وہ موقع تھا کہ وہ خوشی کو سیلیبریٹ کرتی مگر وقت زیادہ ھو جانے کی وجہ سے اس نے سونیا اور عروج کو بتانے کا ارادہ کل پر موقوف کیا اور اپنی پلکیں سختی سے موند گئی

صبح آٹھ بجے سب کے ساتھ ناشتہ کرتی ھوئی ثانیہ مسلسل نگہت کی نصیحتوں سے عاجز آ چکی تھی

اف ماں اف۔۔۔ بس کر دیں

یہ جا تو رھا ھے باڈی گارڈ میرے ساتھ تو سب ٹھیک ھی رھے گا اگر یہ اپنی آئی پر نہ آیا تو۔۔۔

کیا؟؟؟؟ باڈی گارڈ؟

کہاں سے باڈی گارڈ لگتا ھوں تمھیں میں؟ اور محترمہ شائد بھول گئی ھیں کہ کیسے روتے ھوئے مجھے اپنا مسئلہ بتایا تھا کہ کوئی مجھے لے کر نہیں جا رھا ھونہہ۔۔۔

اسے بری طرح گھورتے حسن نے اسکی نقل اتاری تھی تو وہ کھکھلا اٹھی

تم نے پھر مجھے تسلی دی کہ لیکر جاؤ گے۔۔۔ یہ بھی بتاؤ ناں۔۔۔ یا میں بتاؤں کہ تم کتنے نرم دل ھو حسن؟

اس کے چھیڑنے پر حسن نے اپنے ھونٹ بھینچ کر اپنے اشتعال کو کنٹرول کرنے کی سعی کی

اُسکا غصے سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر نگہت نے ثانیہ کو نظروں سے ھی منہ بند رکھنے کا کہا تو وہ ہنستے ھوئے سر جھکا گئی

بیٹا گھر سے باھر جا رھے ھو اس کے ساتھ تو میں جانتا ھوں یہ تمھیں بہت تنگ کرے گی۔۔۔ نادان سمجھ کے در گزر کر دینا او کے اور ثانیہ مجھے تمھاری کوئی شکایت نہ ملے۔۔۔

ابراھیم نے حسن سے بات کرتے کرتے ثانیہ کو دیکھا تو جہاں حسن کے کلیجے پر سنو فالنگ ھوئی تھی وہیں وہ جل کر کباب ھو گئی

بھویں اچکا کر اسے دیکھتے ھوئے حسن نے افسوس کرتے اسے پچکارا تو وہ دل میں یہ تہیہ کر چکی تھی کہ اب چاھے جو ھو یہ سفر اور یہ تین دن حسن کو ناکوں چنے چبوا کر رھے گی

تبھی زاویار نے چئیر گھسیٹ کر بیٹھتے ھوئے سب پر سلامتی بھیجی۔۔ انکی متلاشی نظریں اسے تلاش کر رھی تھیں ثانیہ نے دیکھتے ھی اپنی مسکراہٹ چھپائی

مشعل کہتی کہ مجھے ۱۱ بجے سے پہلے کوئی نہ اٹھائے۔۔۔ پڑھتی رھی رات بھر تو شائد نیند پوری کرنے کا موڈ ھے اسکا

زاویار کو کن اکھیوں سے دیکھتے وہ بولی تو زاویار نے بے اختیار اسکی جانب دیکھا تھا

وہ بظاھر ناشتہ کرنے میں مصروف تھی

مگر اسکی تمام حسیات زاویار پر ھی مرکوز تھیں

کب تک نکلنا ھے تم لوگوں نے؟

بس آدھے گھنٹے تک۔۔۔ جواب کے لیے اس نے منہ کھولا ھی تھا جب حسن نے انھیں بتایا تھا تو وہ اسے نخوت سے دیکھ کر رہ گئی

جلدی جلدی ناشتہ کرنے کے بعد وہ اپنے روم سے گاڑی کی چابیاں لینے گئے تو راستے میں اس کے روم کے باھر ان کے قدم رکے تھے

تو یہ حال ھو گیا محترمہ کا میری ایک دو باتوں پر ھی۔۔۔ سر جھکائے وہ مسکائے تھے بے اختیار قدم دروازے کے قریب آن رکے

دل کی دہائی یوں کے باوجود وہ خود کو سرزنش کرتے ھوئے وہاں سے گاڑی تک آئے اور سر ہاتھوں پر گرا لیا

ناگزیر ھو گیا ھے اب ساتھ ھونا۔۔۔ جلد ھی کچھ کرنا پڑے گا اب

تھکے تھکے سے انھوں گاڑی کو گیٹ سے باھر نکال کر سڑک پر ڈالا تھا

اچھا ممانی چلتے ھیں ھم اب۔ حسن نے نگہت کے آگے سر جھکا کر پیار لیا تھا تو اسی وقت ثانیہ نے ان کے گلے میں بانہیں ڈالیں

سخت بدمزہ ھوتا وہ اس پر قہر آلود نظر ڈال کر رہ گیا

”تُو آجا میری خیر آ“

اسکو سناتے وہ بیگز لیے پورچ تک آیا اور گاڑی میں بیگز رکھ کر اس کے آنے کا ویٹ کرنے لگا جو یقیناً ابھی تک نگہت سے لپٹی لاڈیاں کر رھی تھی

ایک انوکھے سفر کا آغاز ھو چکا تھا اس نے ترچھی نگاہ سے حسن کی اور دیکھا جو روبوٹ بنا بغیر کسی تاثر کے گاڑی چلا رھا تھا

زبان میں کھجلی محسوس کرتے ھی وہ مصنوعی کھانسی تھی تو حسن نے اچٹتی سی نظر اس پر ڈالتے دوبارہ ونڈ سکرین پر نگاھیں جمائی یں

مجھے پیاس لگی ھے ؟

تو ؟؟

تو مطلب ؟ پانی پینا مجھے

تمہارے لیے اب کیا گاڑی میں ھی کنواں کھدواؤں ؟؟ پچھلی سیٹ پر دیکھو پانی رکھا ھے اٹھاؤ اسے اور ڈیزرٹ صحارا کے اونٹ جیسی پیاس بجھاؤ اپنی

وہ پچھتائی ی کہ اسکو چھیڑا ھی کیوں ۔۔۔ کیسی کڑوی زبان تھی اسکی ۔۔ مجال ھے جو ڈھنگ سے بات کی ھو کبھی

ارے نہیں کی تو تھی ایک بار پیار سے بات ۔۔۔

خود سے باتیں کرتی اسکی آنکھیں شرارت سے چمکی تھیں

حسن ۔۔۔۔۔ ؟

"ھمم"

میں تمھیں اچھی لگتی ھوں ناں ؟؟؟ مسکراھٹ روکنے کے چکر میں سرخ چہرہ کرتے اس نے کہا تو حسن بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گیا

سندس کو انفارم کیا ھے ؟ اس سے رابطہ رکھو تاکہ وہ ھمیں ریسیو کر لے آ کر

بدمزہ ھوتے اسی کے کندھے پر مکا رسید کرتے ثانیہ نے منہ بسورا

میری بات کا جواب تو دو ۔۔۔۔ لگتی ھوں ناں اچھی ؟؟

بلکل بھی نہیں اچھی لگتی۔۔۔۔ گز بھی چھوٹا ھو گا تمھاری زبان کے آگے اب اگر تم نے کوئی ی فضول سوال کیا تو دیکھنا بیچ سڑک پہ اتار دونگا

تمھیں

اصل میں تم جیلس ھو میری خوبصورتی سے جانتی ھوں میں۔۔۔۔ چٹی چمڑی کہاں اچھی لگتی ھے کسی کو۔۔۔۔۔

لیکن زاویار بھائی ی کو دیکھو کتنے ہینڈ سم ھیں ناں وہ۔۔۔۔ ڈیسینٹ

انکی تو کیا ھی بات ھے یار۔۔۔۔ زاویار کے ذکر پر حسن کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی ی تھی۔۔۔ ھی از سچ آ گریٹ مین۔۔۔۔ ویری امپریسیو پرسنیلٹی

ھے ناں؟؟؟ خوش ھوتے ھوئے وہ بولی۔۔۔ دونوں بھول ھی گئے تھے کچھ دیر پہلے منہ ماری ھو رھی تھی ایک دوسرے سے

اچانک ایک خیال ثانیہ کے ذہن میں آیا تھا

حسن۔۔۔؟؟

اب کیا ھے؟؟ بولو۔۔۔۔ پھاڑ کھانے وا کے انداز میں وہ بولا

مجھے ناں مشی بہت اچھی لگتی ھے بہت پیار کرتی ھوں اس سے میں۔۔۔۔ اپنے چہرے ہر مشی کے لیے ڈھیر ساری محبت یے وہ ایک بہت ھی معصوم سی بچی لگ رھی تھی

حسن نے اسکی مسکراہٹ کو دیکھا

میرا جی چاھتا ھے کہ زاویار اور مشی۔۔۔۔ مطلب ان دونوں کی اگر۔۔۔ شادی۔۔۔۔

حسن نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

دیکھوناں۔۔۔۔زاویار بھائی ی کو تم جانتے ھی ھو اور مشی کی وہسے بھی بہت انڈرسٹینڈک ھے زاویار بھائی ی سے تو کیوں نہ۔۔۔۔

تم سے کچھ کہا تھا مشی یازاویار بھائی ی نے؟؟

نہیں نہیں یہ تو بس میری ھی خواہش ھے

حسن مشی کا بھائی ی تھا اور زاویار اسکا۔۔۔۔اسے زاویار کی محبت کو راز رکھتے ھوئے ھی بات آگے بڑھانی تھی اور وہ اس میں کامیاب بھی ھوئی ی تھی کیونکہ حسن کے چہرہ پو سوچ ھو چلا تھا وہ دل ھی دل میں خوش ھوئی ی کہ چلو اب زاویار بھائی ی کے لیے ایک راہ ہموار کر لی ھے

بجتے موبائی ل پر نظر ڈالتے ھوئے انھوں نے لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کیا تب تک کال آنا بند ھو چکی تھی کال بیک کر کے ریوالونگ چی ئی ر پر ریلیکس ھوتے پشت ٹکائی ی تب تک کال اٹینڈ کرتے ھی زنیرہ تابڑ توڑ ان پر برسنے لگی

اسک جلی کٹی سنتے ھوئے وہ قہقہہ لگا گ ئی ے

اچھا بابا سوری۔مصروف تھا ذرا۔۔آج ھی آفس سے واس گھر جا کر تمھیں کال کرنی تھی میں نے۔۔۔اصل میں کچھ بہت خاص بتانا بھی تھا

کیا کیا؟؟جلدی بتاؤ

یو ور رائی ٹ خاتون۔۔تھاری ساری آبزرویشن صیح تھی اباؤٹ مائے لیڈی

اوہ گاڈ سیر یسلی؟؟؟

چیختی ھوئی ی اپنی خوشی کا اظہار کرتی وہ انھیں بھی ہنسنے پر مجبور کر گ ئی ی

پتا کیسے چلا موصوف کو بائے دی وے؟؟ متبسم لہجے میں اس نے پوچھا تو انھوں نے ساری روداد کہہ ڈالی

ھائے۔۔۔۔۔۔۔۔ لکی ھو پتا ھے تمھیں؟؟ اس نے رشک سے کہا تو وہ جواباً الحمداللہ کہہ گ ئی ے

اب کیا پلان ھے؟ نیا پار لگاؤ اپنی اب

زنیرہ نے انھیں اکسایا تو وہ نفی میں سر ہلا گ ئی ے

امممم ھممممم۔۔۔۔۔۔ پہلے اس سے اظہار سننا ھے مجھے۔۔۔ اتنا جو وہ شرماتی ھے جسٹ وانٹ ٹو سی ھر ایکسپریشنز وائی ل کنفیس ھر فیلنگز

اوہ نہ کر اللہ کے بندے۔۔۔ لڑکیاں شرماتی ھی اچھی لگتی ھیں اس معاملے میں۔۔ تم نے ضرور اسے مشکل میں ڈالنا ھے

زنیرہ نے دہائی ی دی

لیٹس سی کہ کتنا وقت لگتا ھے وہ وقت آنے میں۔۔۔ مسکراتے ھوئے وہ کسی اور ھی جہاں میں پہنچے تھے تو زنیرہ نے دعائی یں دیتے فون رکھا تھا جبکہ انکی ”مِشو“ تصورات کہ دنیا میں ان کے سنگ تھی

……

وہسے تو مجھے چائے اتنی زیادہ نہیں پسند مگر تمھارے گھر کی کسشمیری چائے کی فین اور اے سی ھو گ ئی ی ھوں میں

آہاں۔۔۔۔۔ چلو اچھی بات ھے ابھی مہندی پر بھی بہت مزہ آنے والا ھے دیکھنا تم

سندس نے اس کے تعریف کرنے پر مزید آتشِ شوق کو بڑھایا

وہ دو گھنٹے پہلے ھی سندس کے ہاں پہنچے تھے اور ان کا بہت پر تپاک استقبال کیا گیا تھا یوں لگتا تھا کہ ھر شخص غائی بانہ طور پر ثانیہ سے واقف ھے

اسے عجیب طرح کی شرم محسوس ھو رھی تھی کچھ وہ بائے نیچر بھی ذرا ریزرو تھی خاص کر آؤٹ آف فیملی میں جا کر وہ ان ایزی فیل کرتی ۔۔۔

ثانیہ آپی آپ تو کسی کو بھی نہیں لائی یں ساتھ ۔۔ آپ کو پتا ھے سندس باجی نے پورے گھر والوں کو الرٹ کیا ھوا تھا کہ ان کی دوست آ رھی ھے وڈ فیملی مگر آپ تو بس اپنے بھائی ی کیساتھ ھی آئی ی ھیں

سندس کی چھوٹی بہن عنبر نے ثانیہ سے شکوہ کیا

بھائی ی نہیں ھے وہ میرا ۔۔۔ پھوپھی زاد ھے ۔۔۔ مشی کے ایگزیمز تھے بابا اور زاویار بھائی ی آفس میں بزی ۔۔۔ تو بس میں اور حسن ھی بچتے تھے آنے کو ۔۔۔ ماں کو وہاں رکنا پڑا کو نکہ مشی کو کنگ میں ابھی ذرا کچی ھی ھے

اس نے وضاحت کی

او اچھا ۔۔۔۔

حسن کو کس روم میں ٹھہرایا ھے مجھے بتا دو تا کہ میں شام کے کپڑے پریس کر دوں اس کے

ارے میں نے کپڑے پریس کرنے ھیں اپنے بھائی ی جان کے تو ساتھ ھی حسن کے بھی کر دونگی

ثانیہ نے سندس سے کہا تو اسکی چچا زاد مونا بے تکلفی سے بولی تھی

اسے یہ شوخا پن بلکل نہ بھایا ۔۔۔ مطلب وہ کیوں اس کو حسن کہہ رھی تھی یوں ؟ ساتھ بھائی ی بھی کہا جا سکتا تھا

نہیں اصل میں مجھے کچھ کام بھی ھے اس سے تو بتا دو کدھر ھے وہ

اس نے چباتے ھوئے کہا

اچھا اچھا ۔۔۔ آئی یں آپ کو لے چلتی ھوں

لمبی راہداری سے گزر کر ایک طرف بنے خوبصورت وڈ ورک سے مزین جھولے کو دیکھتے اسکا جی مچلا کہ اس پر بیٹھ کر جھولے لے مگر چپ چاپ وہ مونا کے پیچھے چلتی رھی

ایک روم کے دروازے کے باھر ھی اس نے رک کر دستک دی تو کچھ پل بعد ھی " یس " کی آوز آئی ی تو مونا بے دھڑک اندر گھسی

ایک شخص کبرڈ میں سر گھسائے کھڑا تھا دوسرا آئی ینے کے آگے کھڑا اس میں اپنے جلوے دیکھتا اسے توڑنے کے در پے تھا

تیسرے کے آگے جوتوں کا ڈھیر رکھا تھا جسے بڑی ھی دلجمعی سے چمکایا جا رھا تھا ساتھ ساتھ واہیات آواز میں " چھلا میرا جی ڈھولا " ٹائپ سونگ کی ہڈی پسلی ایک کی جا رھی تھی

وہ جو مونا کو دیکھ کر بھی اپنا کام جاری رکھے ھوئے تھے اس پر نظر پڑتے ھی ہڑبونگ کا شکار ھوئے

کبرڈ والا فوراً کبرڈ بند کر کے اسی کیساتھ ٹیک لگائے مہزب بننے کی سر توڑ کوشش کرنے لگا تو جوتے پالش کرنے والے نے جوتے یوں پیچھے ک ئ ے تھے جیسے ان میں کرنٹ دوڑ رھا ھو

جبکہ اپنے حُسن سے متاثر شخص نے اپنے جلوؤں کی تاب نہ لاتے ھوئے ہ ئ ربرش اٹھا کر سلیقے سے جمے بالوں پر ہل چلانا شروع کر دیا

نہ چاھتے ھوئے بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی ی تو ان تینوں نے ھی مونا کو نظروں ھی نظروں میں لعنت رسید کی

ڈھیٹ بن کر ہنستے وہ حسن ک بابت پوچھنے لگی تب ھی وہ فقط بلیک ٹراؤزر میں واش روم سے بر آمد ھوا جہاں ثانیہ پر گھڑوں پانی پڑا تھا وہیں مونا شرم سے بیر بہوٹی بننے لگی

حسن بھی اس افتاد پر بوکھلاتا صوفے پر پڑی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا

ثانیہ نے بارود نگاھوں سے مونا کو چھوا موا بنے دیکھا تو دانت پیس کے رہ گئی

خیریت ھے کیا ھوا؟

ھاں حسن انھیں کچھ کام تھا آپ سے۔۔۔ اور آپ اپنے کپڑے مجھے دے دیں میں پریس کر دونگی

حسن نے پوچھا ثانیہ سے تھا مگر جواب مونا نے دیا اور اسکی اس آفر پر جہاں اس نے ابرو اچکائے تھے وہیں ثانیہ کی جان جلی تھی

جی چاھا اسکی پشت پر ایک لات رسید کرے

حسن نے جو اس کے خونخوار تیور دیکھے تو مونا کو سہولت سے منع کر دیا

تو وہ ڈھیٹ بنی ان تین نمونوں سے ثانیہ کا تعارف کروانے لگی

یہ تینوں ھی میرے تایازاد ھیں

حمدان۔۔۔ کاشان اور عاشر

حمدان سندس کا بھائی ھے اور کاشان اور عاشر آپس میں بھائی ھیں

اپنے بھونڈے سے انداز پر وہ خود ھی ہنسی۔۔۔ جبکہ وہ تینوں شائستگی سے اس پر سلامتی بھیجتے ایک ایک کر کے روم سے نکلے تھے

حسن کچھ بھی چاھیے ھو تو پلیز مجھے بتانا ھے آپ نے اسے اپنا ھی گھر سمجھیں

”اور تمھیں کیا گھر والی سمجھ لے؟“ نتھنے پھلاتے ھوئے وہ بے آواز بولی تھی اسے سندس کی یہ چچازاد نہایت زہر لگی جو خوامخواہ ھی حسن پر کمبل ھوئی جا رھی تھی

حسن نے محض مسکرانے پر اکتفا کیا تو ثانیہ نے مونا کو سوالیہ نگاھوں سے دیکھا کہ ”بہن تھوڑا اور مصالحہ لگانا ھے اس بندے کو یا ھو گیا تمھارا“

تو وہ جھینپنے کی فلاپ ایکٹنگ کرتی ھوئی ی روم سے باھر نکلی تھی

دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اسے تیکھے چتونوں سے گھورتے وہ حسن کو ہنسنے پر مجبور کر گ ئی ی

کیا؟؟؟ اتنا کیوں تپی ھوئی ی ھو؟

شرارت سے اس نے پوچھا تھا

سچ بتانا۔۔۔ پہلے سے جانتے ھو کیا اس کو تم؟ اتنا کیوں لگاوٹ کا مظاہرہ کر رھی تھی وہ ہاں؟

یار آج ھی ملا پہلی بار

ملا مطلب؟؟؟

بولو آج پہلی بار دیکھا اسکو تم نے۔۔۔ ملا تو یوں کہا ھے جیسے۔۔۔۔۔ وہ بات ادھوری چھوڑ کر اسے افسوس سے دیکھنے لگی

توبہ ھے ثانیہ۔۔۔ کتنا شک کرتی ھو قسم سے۔۔۔ میری مجال جو اب اسکی طرف دیکھوں بھی۔۔۔ اب موڈ ٹھیک کرو اپنا۔۔۔ دوست ک شادی میں آئی ی ھو تو انجوائے کرو

تم کیا اتنی پوزیسیو ھو میرے لیے؟؟؟

جان کر اچھا لگا

اس نے شرارت سے اس کے کندھے سے کندھا ٹکرا کر کہا تو اسکو جیسے ہزار وولٹ کا جھٹکا ھی تو لگا تھا

واٹ؟؟؟؟

منہ دھو رکھو اپنا تم اچھا

لیھ۔۔۔۔ نہا کہ آیا ھوں ابھی

افففف۔۔۔ یہ سب اس لیے تاکہ تم خبردار رھو۔۔ یہاں تم اپنی روح ٹھنڈی کرنے مت بیٹھ جانا بڑی عزت کرتے ھیں سب میری

وھی عزت ناں جسکا تم فرسٹ ٹائیم ایکسپیرینس کر رھی ھو۔۔۔ کبھی ملی جو نہیں اتنی عزت تب ھی اپنے امیج کی اتنی پرواہ ھے ناں تم کو

حسن نے ناک پر سے مکھی اڑائی اور اسکی بات کو کسی خاطر میں نہ لیا تھا

اپنے کپڑے دو پریس کر دونگی میں۔۔

آہاں۔۔ اتنا پرٹوکول دوگی کیا اب مجھے تم۔۔۔ کپڑے نکال کر اسے تھماتے وہ مسکرایا تھا

گال کے گڑھے نمایاں ھوئے تو ثانیہ کی نگاہ ان پر جم کر رہ گئی

پکڑو بھی۔۔۔۔۔ اسکی آواز پر وہ سر جھٹکتے روم سے باھر نکلی تو وہ آئینے کے آگے کھڑا اپنے بال سنوارنے لگا

عروج اور سونیا سے کانفرنس کال پر وہ انھیں سرپرائز دے چکی تھی توقع کے برعکس ان دونوں کو حیرانی نہیں ھوئی ان کے مطابق انکو اندازہ تھا اس بات کا

وہ خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رھی تھی باقی سارا دن اس نے پیپر کی تیاری کرتے گزارا مگر ساتھ ساتھ زاویار کا خیال بھی اس کے ہمراہ تھا

رات آٹھ بجے کے قریب گاڑی کا ہارن بجا تو اس نے بے اختیار آنکھیں میچی تھیں

اسے اب انکا سامنا کرنا ھی تھا کیونکہ ثانیہ گھر نہیں تھی نگہت کی ہیلپ کے لیے اسکا جانا ضروری تھا

ایک نظر اپنے کپڑوں پر ڈالی جو معقول ھی تھے تاھم جلدی سے بال بنا کر اسکا اونچا جوڑا کیا تھا اور خود پر طائرانہ نظر ڈالتے اپنے آپ کو مضبوط کرتی ٹی وی لاؤنج میں چلی آئی

اَلسّلام عَلَیکُم

باآوازبلنداس نے سلام کیاتووَعَلَیکُم اَلسّلامُ کہتے ھوئے ابراھیم نے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کو کہا

کیساھے میرابچہ؟؟؟

ٹھیک ھوں ماموں

اسے لگاوہ ٹی وی دیکھ رھے ھیں

اُس نے کن اکھیوں سے انکی جانب نگاہ کی توانھیں اپنی طرف دیکھتے پایا

اسکادل اچھل کر حلق میں آگیا تھاجیسے

وہ۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔میں کھانالگاتی ھوں

اسے سرپٹ وہاں سے بھاگتے دیکھ کرابراھیم حیران ھوئے تھے جبکہ زاویار نے سر جھکاتے مسکراہٹ ضبط کی

کھاناکھانے کے دوران بھی گاھے بگاھے وہ اس پرنگاہ ڈال کراس کی دھڑکنیں بڑھاتے رھے

برتن اٹھاکراس نے کچن کے سنک میں رکھے اورڈائی ننگ ٹیبل کو صاف کیا

بیٹابس اب تم جاؤ۔۔۔پڑھ لو جا کر باقی میں کر لونگی۔۔۔نگہت نے اسے پیار سے کہا تھا

نہیں ممانی آپ اب بیٹھیں میں ماموں اورآپکی چائے ٹی وی لاؤنج میں ھی دے جاتی ھوں

زاویارکے لیے کافی بھی بنانی۔۔۔بات کرتے کرتے اس نے زبان دانتوں تلے دبائی ی اور آنکھیں زور سے بند کیں

افففف۔۔۔۔۔بھائی ی نہیں کہا۔۔۔ ممانی نے نوٹ کر کیا ھو گا۔۔۔ڈرتے ڈرتے اس نے انکی طرف دیکھا تو وہ کچن میں تھیں ھی نہیں

اس نے سکون سے سانس خارج کیا چاۓ اور کافی بنائی ی اور جا کر ٹیبل پر رکھ دی اب کی بار اس نے انکی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی

واپس کچن میں آکر برتن دھوۓ۔۔۔ ہاٹ پاٹ سے رومال نکال کر کھونٹی پر ٹانگے اور ہاٹ پاٹ خشک کر کے رکھا ھی تھا جب وہ کچن میں داخل ھوۓ

ٹھیک اپنے پیچھے وہ انھیں کھڑا محسوس کر سکتی تھی۔ اس کے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ دل بھی ساکت ھو کر دھڑکا تھا اپنی پشت پر انکی نظروں کی تپش محسوس کرتے اس کی پلکیں لرزنے لگیں

آنکھیں بند کر کے اس نے نچلا لب دانتوں تے دبایا تھا

……………………………………………………

اونچا جوڑا کیے جانے کی وجہ سے اسکی صراحی دار گردن نمایاں تھی۔۔۔ زاویار کی نگاھیں اس پر بھٹک گ ئی یں

گہری سانس بھرتے انھوں نے اسکا رخ اپنی جانب موڑا تو اسکی نگاھیں بارِ حیا کی بدولت اٹھنے سے انکاری ھوئی ی تھیں

ادھر دیکھو۔۔۔۔

انکی گھمبیر سرگوشی پر وہ جی جان سے لرزی تھی تو زاویار کو بھی اپنے درمیان موجود یہ دوری بے حد کھَلی

اس نے نگاھیں اٹھا کر جو انھیں دیکھا تو جیسے انکی آنکھوں نے ایک طلسم سا اس پر پھونکا تھا

ماحول جادوئی ی سا ھونے لگا

پھر یوں ھوا ھم تکتے رھے ایک دوجے کو دیر تک

وہ اندازِ بیاں سے قاصر میں حرفِ ابتدا سے عاجز

ٹھیک ھو؟؟

”جی“

اور پیپر کی تیاری؟؟

وہ بھی۔۔۔ ٹھیک

میری کوئی ی ہیلپ چاھیے؟؟

نن۔۔۔ نہیں میں کرلونگی

کیا؟؟

”تیاری“

کس چیز کی؟؟

افففف۔۔۔ پیپر کی اور کس کی۔۔

وہ جو مسلسل نظریں جھکائے ان کے سوالوں کے جواب دے رھی تھی۔۔۔ چڑ کر جیسے ھی کہا تو نظر ان کے شرارتی چہرے پر پڑی

شکر ھے میری طرف دیکھا تو۔۔۔ کیا ھوا ھے تمھیں ہاں؟؟ دیکھ تک نہیں رھی ھو۔۔۔

کچھ الگ سا ھوا ھے کیا جو انوکھا سا بی ہیو کر رھی ھو؟

گہری نظروں سے دیکھتے انھوں نے اسے کہا۔۔ تو وہ آنکھیں جھکا گ ئی ی

بمشکل اس پر سے نظریں ہٹا کر انھوں نے اسکا گال ھولے سے تھپتھپایا

جسٹ ریلیکس۔۔۔۔۔۔

مسکرا کر کہتے ھوئے وہ کچن سے نکلنے لگے تو اس نے اپنا دل تھاما

افففف۔۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کر کے جو وہ مسکراتے ہوئے دھڑکن معمول پر لانے کی سعی کر رہی تھی تب ہی وہ جاتے جاتے پلٹے تھے

وہیں دروازے کے ساتھ ٹیک لگاتے انھوں نے ایک ٹانگ دروازے کی طرف موڑی اور سینے پر بازو لپیٹے اسے دیکھنے لگے

مسکراہٹ گہری ہونے لگی ساتھ ہی خواہشات کا طوفان دل میں سر اٹھانے لگا

مشعل کو خود پر کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں

ہڑبڑا کر دل سے ہاتھ ہٹاتے وہ حد سے زیادہ بوکھلا گ ئی ی۔۔۔ نادیدہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے وہ بہت ہی دل نشیں لگی

جب کافی دیر تک انھوں نے اس پر سے نظریں نہ ہٹائی یں تو اس نے آنکھوں کو تھوڑا سا بند کر کے بے آواز "پلیز" کہا تھا

وہ سر جھکاتے ہنس دی ئی ے اور اسکی طرف قدم بڑھائے تب ہی نگہت کچن میں چلی آئی یں

ماں دیکھیں ناں کب سے اسکو کہہ رہا ہوں کہ کل پیپر ہے۔۔۔ میں تیاری کروا دیتا ہوں تاکہ کوئی ی پرابلم نہ ہو مگر مان ہی نہیں رہی۔۔۔۔ مجھے اچھا رزلٹ چاہیے بتا رہا ہوں تمھیں

وہ حیرت سے منہ کھولے ان کے پلٹا کھانے پر ہونق ہوئی ی تو وہ اپنی ہنسی دبا گ ئی ے

ٹھیک کہہ رہا ہے بیٹا ہیلپ لے لیا کرو بھائی ی سے۔۔۔

چائے کے خالی کپ سنک میں رکھتے ہوئے وہ بولیں تو جہاں وہ لفظ بھائی ی پر سخت بدمزہ ہوتے منہ بنا گ ئی ے تھے وہیں مشعل نے ان کے ایکسپریشن دیکھ کر انھیں زبان نکال کر چڑایا

ابرو اچکا کر اسکی یہ حرکت دیکھتے وہ اسے نظروں میں ھی خیر منانے کا کہنے لگے تو وہ تیزی سے سنک کی طرف بڑھی اور نگہت کو ایک طرف کر کے کپ دھونا شروع کیے

ممانی بس چھوڑیں میں کر دیتی ھوں پھر اس کے بعد جا کر پڑھو نگی

شکریہ بیٹا۔۔۔ اچھا زاویار مجھے کچھ بات کرنی ھے تم سے تو روم میں آنا میرے

جی ماں۔۔ آتا ھوں۔۔۔۔

نگہت کہتے ھی کچن سے نکلیں تو وہ انھیں کہتے مشعل تک آئے تھے

یہ کیا کیا تھا ابھی کچھ دیر پہلے تم نے مجھے چڑانے کے لیے؟

کیا؟؟ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا

آہاں۔۔۔ سیریسلی؟؟؟

گڈ نائیٹ۔۔۔

انکی نظروں سے گھبراتی اور اس استفسار پر کہتی وہ کچن سے بھاگی تو انھوں نے اسکی کلائی ی کو تھاما

پپ۔۔۔۔ پلیز مجھے جانیں دیں ”زر“۔۔۔۔

شرم سے چُور ھوتے اس نے انھیں ایک اچھوتا سا نام دیا تو خوشگوار حیرت نے ان کو آگھیرا

ھولے سے کلائی ی کو اپنی طرف کھینچ کر اسے خود کے سامنے کیا تھا

کیا کہا ھے؟

مجھے۔۔۔ جانے دیں پلیز

امم ھممم۔۔۔۔۔ مجھے کیا پکارا ھے؟؟

کچھ بھی نہیں پکارا

کلائی پر گرفت سخت ھوئی تو اس نے بے بسی سے انھیں دیکھا

زاویار کی نظریں اس کے ملاحت زدہ نقوش میں الجھ کر رہ گئیں

"بہت اچھا لگا ھے"

جھک کر اس کے کان میں کہتے ھوئے وہ اپنی قربت سے اسکی جان نکال گئے

گڈ نائٹ "مِشو"

زاویار یہ کہتے کچن سے جا چکے تھے مگر وہ ہنوز اس لمحے کے سحر میں مقید تھی

جاری ھے

جانتی ھوں بہت شارٹ ھے مگر مصروفیت میں اتنا بھی لکھ پانا بے حد مشکل ھے۔۔۔ یہ بات وہ سمجھ پائیں گی جو سسرال میں رھتی ھیں اور سارا گھر بھی وہ ھی سنبھالتی ھیں

سو۔۔۔ سمجھا کریں پلیز

سہی والی تپ اس وقت چڑھتی ھے جب شارٹ ایپی کا رونا وہ لوگ روتے ھیں جنھوں نے یک لفظی کمنٹ بھی نہیں کیا ھوتا اباؤٹ ایپیسوڈ۔۔۔ بس یہ ھی کہتے کہ اتنی شارٹ کیوں؟؟

یا نیکسٹ نیکسٹ کا راگ فشارِ خون بلند کر جاتا ھے

تھوڑا سا تو کو آپریٹ کیا کریں ناں۔۔۔۔

……

ھائے یہ تو بہت ھی خوبصورت ھے سندس۔۔۔ اسے میں پہن لونگی تو تمھیں کون دیکھے گا؟؟ سندس نے جواس کے لیے مہندی کا ڈریس بنوایا تھا اسے دیکھتے ھوئے ثانیہ نے شرارت سے کہا تو اس نے ایک دھموکا اسکی کمر پر جڑا

کچھ بھی پہن لے آج کوئی ی۔۔۔ جو پروٹوکول مجھے ملنا ھے اسکو کوئی ی بیٹ نہیں کر سکتا۔۔ دلہن ھوں میں۔۔۔ کوئی ی مذاق تھوڑی ھے

اتراہٹ سے سندس کے کہنے پر وہ ہنس دی۔۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔ سب تیار ھونے کیلیے پارلر جارھی ھیں کزنز وغیرہ۔۔ تم نے بھی جانا ھے تو بتاؤ۔۔۔ ان کے ساتھ ھی بھجوا دیتی ھوں

ارے نہیں یار۔۔۔ میک اپ میں کرتی ھی بہت کم ھوں۔۔۔ اور پھر یوں مجھے اچھا بھی نہیں لگتا۔۔ حسن کو بھی اچھا نہیں لگے گا میرا اسطرح جانا

تم کچھ زیادہ ھی نہیں حسن کی پرواہ کرنے لگی؟ سندس نے اچھنبے سے اسے دیکھتے پوچھا تو وہ اسے محض گھور کر رہ گ ئی ی

اس کے ساتھ آئی ی ھوں تو اس کی ذمہ داری ھوں۔۔ ھر کام میں اسکی پسند نہ پسند ملحوظِ خاطر رکھنی پڑے گی مجھے

اور محترمہ سندس صاحبہ آپ کے دماغ کوناں تیزاب سے دھلنے کی ضرورت ھے۔۔۔۔

اس نے اینڈ پر اسے لتاڑا تو وہ ڈھیٹ بنتی قہقہہ لگا گ ئی ی

چلو پھر تیار ھونا شروع ھو جاؤ تم۔۔۔ باقی سب جانے ھی والی ھونگی پارلر۔۔۔ ھمارے ھاں دلہن مہندی پر بلکل سادہ ھوتی ھے

ثانیہ نے سوالیہ نظروں سے اسکی تیاری کا پوچھا تو سندس بتانے لگی

روپ نہیں آتا بارات والے دن پھر۔۔ اگر مہندی پر بھی اتنی لیپا پوتی کر لی جائے یو نو۔۔۔۔

ھمم اچھا سہی بات ھے ویسے۔۔۔۔ ثانیہ نے تائید میں سر ہلایا اور واش روم میں اپنا جوڑا اٹھائے چینج کرنے چل دی

افففف حسن آپ تو بہت ہینڈسم لگ رہے ھیں۔۔۔

وہ جو آئینے کے آگے کھڑا اپنی تیاری کو دیکھتے ھوئے بال سنوار رہا تھا

مونا کی اس لگاوٹ پر منہ بنا کر رہ گیا

آپ بھی اچھی لگ رہی ھیں۔۔۔۔ جواباً کڑوا گھونٹ بھرتے ھوئے وہ اسکی تعریف کر گیا تو مونا نے اسے اپنے ھی رنگ میں لیا تھا

تیز ترین بھڑکیلے پیلے رنگ کی تنگ کُرتی کیساتھ شاکنگ پنک لہنگے میں وہ واقعی پیاری تو لگ رہی تھی مگر اس کے چہرے کی مصنوعی معصومیت اسکی خوبصورتی گہنا رھی تھی

ابھی مہندی کے فنکشن میں سب ھی بھنگڑا اڈالیں گے۔۔۔ آپ میرا ساتھ دیجیئے گا پلیز

اسکی آفر پر وہ بدکا

جی نہیں۔۔۔۔۔ مجھے آتا نہیں یہ سب۔۔۔

ارے میں ھوں ناں۔۔۔ سب سکھا دونگی آپ کو

مونا نے حسن کے انکار کرنے کے باوجود کہا

آ۔۔۔باھر ھی چلتے ھیں۔۔۔۔اسکی بات پر اسکو کوئی ی جواب نہ سوجھا تو مونا سے کہتے وہ باھر کی جانب لپکا کہ یہ تو بہت ھی کوئی ی لسوڑا بریںڈ لگ رھی تھی اسکو۔۔۔

سندس کا گھر حویلی نما تھا۔۔۔ جسکی وجہ سے فنکشن گھر میں ھی ھونا تھے۔۔۔وہ لان میں چلا آیا جہاں سندس کے بھائی ی اور کزنز نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا تھا

کچھ تیاریوں کو فائی نل ٹچ دے رھے تھے اچھی خاصی بھری پری فیملی تھی

گھر کے باقی مرد حضرات کام میں مصروف تھے تو خواتین ادھر ادھر مہمانوں کا استقبال کر رھی تھیں

سٹیج پر اس وقت کوئی ی بھی نہیں تھا۔۔۔مطلب فنکشن شروع ھونے میں ابھی کافی وقت تھا۔۔اس نے گھڑی دیکھتے ھوئے سوچا جو رات کے آٹھ بجا رھی تھی

مہمانوں کی آمد میں تیزی آنے لگی تو لان میں رکھی کرسیاں پُر ھونے لگیں

یہ ثانیہ کہاں ھے؟؟؟

حمدان کی کسی بات پر سر ہلاتے ھوئے اسکی ذہنی رو بھٹکی

متلاشی نگاھوں سے اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر وہ اسکو کہیں بھی دکھائی ی نہ دی۔۔۔شدید بے چینی محسوس کرتے ھوئے وہ موبائی ل نکال کر اسکو ٹیکسٹ کر بیٹھا

ایسا ھی ھوتا ھے ھمیشہ میرے ساتھ۔۔۔دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گ ئی ی مگر مجھے آئی ی لائی نر لگانا ایسے ھی مشکل لگتا ھے جیسے چھری سے لگانا ھو۔۔اتنا ہاتھ کانپتا ھے لگاتے ھوئے

واش روم سے دوبارہ منہ دھو کر آتے ھوئے وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رھی تھی

سندس نے اس بات پر ہنسی ضبط کی کہ اگر وہ ہنستی تو اس نے اب کی بار رو پڑنا تھا

آئی لائی نر کو برابر کرنے کے چکر میں اس نے اپنی شکل ھی مضحکہ خیز بنا لی تھی تو چہرہ دھو کر آنا پڑا

فقط بی بی کریم لگا کر مسکارا لگاتے ھوئے وہ مسلسل بڑبڑا رھی تھی

ارے مونا کو کہتی ھوں وہ لگا دیتی ھے لائی نر۔۔۔۔ میک اپ اچھا کر لیتی ھے وہ۔۔۔ خود ھی تیار ھوئی ھے پارلر نہیں گئی۔۔۔۔ کافی اچھی بھی لگ رھی ھے

سندس نے اسے بتایا تو وہ سر جھٹک گئی

رھنے ھی دو تم۔۔۔ ایک آنکھ نہیں بھائی مجھکو تمھاری وہ کزن۔۔۔ ڈورے ڈالتی ھے حسن پر

غصے سے اس نے کہا تو وہ بھویں اچکا گئی

تمھیں اتنی مرچی کیوں لگی اگر وہ ڈورے ڈال بھی رھی تھی تو۔۔۔۔؟

ھم ایک دوسرے کے ساتھ آئیں ھیں تو ذمہ داری ھیں ایک دوسرے کی اچھا۔ تم نہ اپنے دماغ پر اتنا زور ڈالو دھماکہ ھو جانا ھے اسکا

شرارت سے وہ بولی

تب ھی موبائل پر میسیج ٹون بجی موبائل کو اٹھا کر شیشے کے آگے اپنا آپ دیکھتے ھوئے اس نے حسن کی طرف سے آنے والا میسیج پڑھا اور اپنی آنکھیں سکوڑی تھیں

کیا ھوا؟؟

ایسے کیوں شکلیں بنا رھی ھو؟

اس نے جواب دینے کی بجائے موبائل سکرین اس کے سامنے کی۔۔۔ جس کو پڑھتے ھوئے وہ بے ساختہ قہقہہ لگا گئی

”کچھ بھی کرلو۔۔۔ لگنا تم نے بل بتوڑی ھی ھے۔۔۔ تیار تو یوں ھو رھی ھو جیسے تمھاری ھی تو مہندی ھے“

اس بندے کو نہ تمیز آئے گی بات کرنے کی کبھی۔۔۔ وہ چڑ کر بولی تو سندس نے اسکو پچکارا کہ چلو اب موڈ نہ خراب کرو

”ھو سکتا ھے میری مہندی ھونے کا سامان ھو جائے۔۔۔ مجھے اسی فنکشن میں میرا دولہا مل جائے“

اسے جواب سینڈ کر کے وہ دورازے کی طرف متوجہ ھوئی ی

تب ھی سندس کی امی روم میں چلی آئی یں ساتھ اسکی تائی ی اور پھوپھی بھی تھیں

سندس کچے پیلے رنگ میں لہنگا چولی جس پر سلور آؤٹ لائی ن تھی اور بالوں کی چٹیا کر کے اسکو آگے ایک طرف ڈالا ھوا تھا

میک اپ سے عاری چہرہ ھونے کے باوجود وہ بے حد پیاری لگ رھی تھی

سعدیہ نے اسے اپنے ساتھ لپٹایا تائی ی امی اور پھپھو بھی اسکو باری باری گلے لگا کر پیار کرنے لگیں تو ماحول کچھ ایموشنل سا بن گیا تھا

امم ھمممم۔۔۔۔ آنٹی رونا نہیں ھے۔۔۔ دیکھیں وہ بھی اسی تیاری میں ھے اب

سعدیہ کے گرد بازو پھیلاتی وہ انھیں تسلی دینے لگی تو تائی ی نے سندس کو اپنے پاس بٹھایا تھا

اللہ صدا خوش رکھے۔۔۔ اسکا ماتھا چومتے ھوئے پھوپھی بولیں تو س کے دل سے آمین نکلا

تب ھی لڑکیوں کا جمِ غفیر امڈ آیا

بھانت بھانت کی بولیاں اور ایک دوسرے پر ٹونٹ کہ تم ایسی لگ رھی تم ویسی۔۔۔

ثانیہ کو اپنا آپ بے حد چغد محسوس ھوا جو ڈھنگ سے تیار تو کیا ھوتی۔۔۔ اس کے تو بال بھی کھلے ھوئے اسکی توجہ کے طلبگار تھے

سندس نے اسے دیکھتے ھوئے اپنی ایک کزن کو بلایا اور ثانیہ کا ہیئر سٹائل بنانے کو کہا

نہیں میں نے کوئی ہیئر سٹائل نہیں بنانا بس ایسے ھی ٹھیک ھیں بال میرے

اسکی بات پر سب کی ستائشی نظریں اس کے بالوں کو تکتے لگیں

آپ ایسے ھی بے حد حسین لگ رھی ھیں ثانیہ آپی۔۔۔ عنبر نے اسکا گال چوم کر کہا تو وہ شرم سے سرخ پڑ گئی

چلو اب سندس کو باھر لے کر آجاؤ۔۔۔ ساڑھے نو ھو چکے ھیں تمھارے تایا ابو غصہ ھونگے پھر

تائی نے عنبر سے کہا تو وہ ہاں کہتی ھوئی الماری سے سرخ گوٹا کناری والا دوپٹا لے آئی

تب تک سندس کی تایازاد نے اسکے چہرے پر نیٹ کے یلو دوپٹے کا گھونگھٹ ڈال کر پنز سے سیٹ کر دیا تھا

افففف۔۔۔ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی

نہیں۔۔۔۔

مونا نے اسکو لپٹا کر کہا تو بے اختیار وہ سندس کی سادگی میں خوبصورتی کی قائل ھوئی تھی

سرخ دوپٹہ جو کہ سندس پر تان دیا گیا تھا اسکا ایک کونہ فرنٹ سے پکڑے وہ سب کے ساتھ دھیمے دھیمے چلتی ھوئی باھر کی طرف جانے لگی

سٹیج کے ایکطرف رکھے ھوئے ساؤنڈ سسٹم کے پاس تین چار لڑکوں کیساتھ کھڑا وہ اسکا میسیج پڑھ کر کھول اٹھا تھا

بھویں غصے سے تنی تھیں تو نتھنے بھی پھول گئے تھے

کیا ھوا احسن بھائی؟؟

ہاں۔۔۔ نہیں۔۔۔ کچھ بھی نہیں

کاشان کے پوچھنے پر وہ زبردستی مسکراتا ھوا بولا

تب ھی دلہن آگ ئی ی کے شور پر وہ بھی اس طرف متوجہ ھوا جہاں سے دلہن کی سواری بادِ بہاری تشریف لا رھی تھی

دلہن کی طرف تو وہ کیا دیکھتا۔۔۔ اسکی نگاھیں ثانیہ کے سراپے پر اٹک گ ئی تھیں

فیروزی اور ریلو کنٹراسٹ میں لہنگا کُرتی پہنے جس پر گوٹے اور شیشے کا کام کیا ھوا تھا بڑے بڑے شیشوں والے جھمکوں کے ساتھ بلکل سٹریٹ کھلے بال جو ہلکی ھوا کی وجہ سے اس کے چہرے پر آرھے تھے

بار بار اسے ایک ہاتھ سے ہٹاتی ھوئ ی خاصے نروس سے تاثرات لیے وہ اسے دل کے بے حد قریب لگی

اسے خود پر کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ھوا تو مزید بدحواس ھوتی وہ یہاں وہاں دیکھنے لگی تب تک سٹیج پر پہنچ کر دلہن کو بٹھایا جا چکا تھا

اسکے دل میں شدید خواہش ابھری کے اسکا یہ انوکھا سا روپ قریب سے دیکھے خود پر بند نہ باندھتے ھوئے وہ اسکی طرف بڑھا

تیزی سے سٹیج سے اتر کر وہ لان میں لگی کرسیوں ک جانب بڑھی جب وہ اسکی راہ میں حائ ل ھوا

افففف۔۔۔۔۔ دھیان سے نہیں آسکتے۔۔۔ ابھی زوردار ٹکر ھو جاتی ھماری

ثانیہ نے گھور کر کہا مگر وہ آنکھوں کے راستے اسکا یہ حسن دل میں اتارنے میں محو تھا

اوہیلو۔۔۔۔۔۔ سویا محل۔۔۔۔

اسکے چہرے کے آگے ہاتھ لہراتے وہ بولی تو حسن جیسے کسی خواب سے جاگا تھا

ھمم کیا ھے ؟؟؟ غائ ب دماغی سے وہ بولا تو اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

اچھا بتاؤ میں اوور تو نہیں لگ رھی ناں؟؟ مطلب ٹھیک لگ رھی ھوں ان سب کے آگے بری تو نہیں لگ رھی یہ بتاؤ

سر جھٹک کر اس کے پوچھنے پر وہ محض اسے گھور کر رہ گیا

اوھو۔۔۔ اب مشی تو ھے نہیں جو اس سے پوچھونگی میں۔۔۔ تو تم ھی بتا دو ناں

لجاجت سے اس نے کہا تو وہ ایک نظر وہاں ایک ایک پاؤ میک اپ تھوپے چہروں پر ڈال کر مسکرا دیا

اب ظاہر سے انھوں نے اتن محنت کی ھے تو اچھی خاصی حوریں لگ رھی ھیں سب ھی

تمھیں تو ویسے ھی تمیز نہیں ھے کہ اس طرح کے فنکشنز میں کیسے تیار ھوتے ھیں تو بس گزارے لائق ھی لگ رھی ھو افسوس تمھیں یہاں کوئی نظر بھر کے دیکھنے والا نہیں ملے گا کسی دولہا کے ملنے کی امید پر تو فاتحہ ھی پڑھ لو تو بہتر ھے

بات کرتے کرتے وہ اپنے جلے دل کی بھڑاس بھی اس پر نکال گیا تھا جو ثانیہ نے میسیج کر کے اسے تپ چڑھائی تھی

اس کے یہ فرمودات اور کمینی سی پیشین گوئی پر وہ آگ بگولہ ھوتی اسے پھاڑ کھانے والے انداز میں دیکھنے لگی

یوں کرتے اسکی آنکھوں کی پتلیاں سائز میں پھیلی تھیں حسن کو لگا لڑکی سب سے زیاد حسین غصے میں ھی لگتی ھے

اچھا اب یوں شکل بنا کے ڈراؤ مت۔۔۔۔ ٹھیک لگ رھی ھو

مسکراہٹ چھپاتے ھوئے وہ بولا تو ثانیہ نے ”ہونہہ“ کہہ کر سر جھٹکا تھا

تب ھی سب نے ھی بھنگڑا ڈالنے کا شور مچا دیا۔۔۔ سٹیج پر سندس کیساتھ کچھ بزرگ خواتین بیٹھ چکی تھیں

چونکہ ابھی لڑکے واکے مہندی لیکر نہیں پہنچے تھے سو ٹائم گزارنے کو تمام لڑکے لڑکیاں دائرہ بنائے بھنگڑا ڈالنے کو تیار کھڑے تھے

وہ اور حسن ایک ٹیبل کے گرد رکھی چیئرز پر بیٹھ گئے

کسی انڈین سانگ کے بجتے ھی سب کے پیروں کو گویا پہیے لگے تھے بھنگڑا کیا تھا ایک طوفانِ بدتمیزی تھا سب کی الگ ھی کِل تھی کہ کوئی گول گھوم رہا تھا کوئی ٹھمکے لگا کر کمر پر ظلم ڈھا رھی تھی

قہقہے کی آواز پر حسن نے اسکی طرف دیکھا تو مبہوت ھوا

تب ھی ان کے کرتب پر بے تحاشا ہنستے ھوئے اس نے حسن کے بازو پر ہاتھ رکھ کر سندس کے ایک کزن کی طرف متوجہ کرنا چاہا جو ڈانس کرتے ھوئے بے حد مضحکہ خیز لگ رہا تھا

کھلے ھوئے بے حد سلکی بالوں کیساتھ برائے نام میک اپ میں وہ لِٹریلی کوئی اپسرا لگی

سینے پر ہاتھ رکھے ھوئے ہنسی روکتے روکتے بھی قہقہہ لگاتے ھوئے وہاں اس کو ذرا بھی اندازہ نہ تھا کہ وہ حسن کے علاوہ کسی اور کی نگاہ میں بھی آچکی ھے

تب ھی اس نے مونا کو ان کے ٹیبل کی طرف آتے دیکھا ہنسی کے ساتھ ساتھ مسکراہٹ بھی چہرے سے جدا ھوئی تھی

پلیز آئی یے ناں حسن ھمارا ساتھ دیجیئے۔۔۔ حسن کیطرف جھک کر ایک ادا سے کہتے ھوئے وہ ثانیہ کو آگ ھی تو لگا گئی تھی

نہیں نہیں۔۔ حسن کو کہاں شوق ھے ایسے بھنگڑے ونگڑے کا۔۔۔ یو کیری آن

بمشکل ھونٹوں کو پھیلاتے اس نے مسکراہٹ بنائی اور مونا سے کہا تو جہاں مونا کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات آئے تھے وہیں حسن نے اپنا ایک ابرو اچکایا اور اس سے اشارے میں پوچھا

آہاں۔۔۔۔ سیریسلی؟؟؟

توجواباً اس نے دانت پیسے

نہیں۔۔۔۔ شوق نہیں ھے تو کیا ھوا۔۔۔۔ میرے ساتھ بھنگڑا ڈالیں گے ناں تو شوق بھی ھونے لگے گا

مونا اپنی سپیشیلٹی "ڈھیٹ پن" کے جوھر دکھاتے نہ صرف بولی تھی بلکہ حسن کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھاتے ھوئے لے جانے پر بضد ھوئی ی

حیرت سے منہ کھولے وہ حسن کا ہاتھ مونا کے ہاتھ میں دیکھنے لگی

وہ بھی اس افتاد کے لیے تیار نہ تھا مونا کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنے ھی والا تھا جب ثانیہ کا لال بھبھوکا ھوتا چہرہ دیکھ کر اس نے اپنی ہنسی ضبط کی اور مونا کیساتھ چل دیا

یہ منظر دیکھ کر ثانیہ کی آنکھوں میں مرچیں بھر گ ئی یں تھیں۔۔۔۔ مونا اس کے گرد گول گول گھومتے ھوئے جانے کونسا چلہ کاٹنے لگی جبکہ حسن کے دھیان کے سبھی دھاگے ثانیہ کی طرف متوجہ تھے

وہ جو کب سے اس لڑکی کے آس پاس منڈلا رہا تھا جیسے ھی اس کا باڈی گارڈ (حسن) وہاں سے ہٹا۔۔۔۔ تو جھٹ سے اس کے برابر والی کرسی پر براجمان ھوا تھا

ثانیہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا تو وہ جذبہ خیر سگالی کے تحت مسکرا دیا

جی آپ کون؟؟

خاکسار کو ولید کہتے ھیں

خاکسار کون؟؟؟ مں نے آپکا پوچھا ھے کہ آپ کون ھیں موصوف۔۔۔۔

منہ بناتے ھوئے وہ اس پر حسن کا غصہ انڈیلتی بولی تو ولید کا قہقہہ گونجا تھا

خاکسار اور ولید دونوں میں ھی ھوں موصوفہ

اسکی طرف جھک کر وہ بولا تو بے ساختہ ثانیہ پیچھے ھوئی ی تب ھی دندناتے ھوئے حسن وہاں پہنچا تھا

جی ماں آپ نے بلایا تھا۔۔۔۔؟؟

ڈور ناک کر کے وہ روم میں اینٹر ھوتے ھی بولے تو نگہت نے اشارے سے انھیں اپنے پاس بیٹھنے کو کہا

ابراھیم نے بھی سنجیدگی سے دیکھا تو وہ الجھ کر رہ گ ئی ے کہ یوں پر سراریت سی کیوں۔۔۔۔؟؟؟ مگر بیٹھ کر محض سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھ کر رہ گ ئی ے

بیٹا۔۔۔ ھم چاھتے ھیں کہ اب تمھاری شادی کر دی جائے۔۔۔ تمھارے لیے ایک لڑکی پسند کی ھے ھم نے مگر تمھیں کوئی ی پسند ھے تو وہ بھی ھمیں بتا دو۔۔۔ اس پر بھی کوئی ی اعتراض نہیں کیا جائے گا کیوں۔۔۔؟؟ ٹھیک کہاناں میں نے؟؟

نگہت نے بات کرنے کے بعد ابراھیم سے تائی ید چاھی تو وہ اثبات میں سر ہلا گ ئی ے

جبکہ زاویار کو جہاں انکے پہلے جملے پر خوشگوار حیرت ھوئی ی تھی باقی کی بات سن کر اس پر اوس گری

آپ نے کس کو پسند کیا ھے میرے لیے؟ بمشکل مسکراتے انھوں نے پوچھا تو نگہت نے نفی میں سر ہلایا

تمھیں کوئی ی پسند ھے تو وہ بتاؤ بیٹا۔۔۔ کیونکہ میں جانتی ھوں ھماری پسند پر تم انکار نہیں کرو گے اور میں نہیں چاھتی کہ اگر تم کسی اور سے شادی کرنا چاہ رھے ھو تو محض اس لیے اپنی خواہش چھوڑو کہ ھمیں کوئی ی اور پسند ھے

ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ مشعل کو اس کے لیے پسند کیا گیا ھو گا

ماں۔۔۔۔۔۔۔ مشعل کیسی لگتی ھے آپ کو ایز اے بہو؟؟؟

جھینپتے ھوئے اپنی ہلکی بڑھی ھوئی ی شیو کھجاتے وہ بولے تو نگہت نے حیرت سے ابراھیم کو دیکھا اور زاویار کے کندھے پر ہلکی سی چپت رسید کی

بیٹی کی طرح ھی رکھونگی جیسے اب تک رکھا ھے۔۔۔ مشعل پسند ھے میرے بچے کو؟؟؟

لاڈ سے ان کے چہرے پر ہاتھ رکھے وہ بولیں تو وہ سنجیدہ ھوئے

بس مجھے لگتا ھے کہ لائف پارٹنر ھو تو وہ ھی ھو اور کوئی ی نہیں

یہ تو کمال ھی ھو گیا۔۔۔ کہ ماں بیٹے کو ایک ھی لڑکی پسند آئی ی ھے

ابراھیم ہنستے ھوئے بولے تو زاویار کو اب صحیح والا حیرت کا جھٹکا لگا اور وہ جو ماند ماند سی خوشی تھی بے پایاں مسرت میں بدلی تھی

سچ کہہ رھے ھیں؟؟

بلکل سچ۔۔۔۔۔ چلو اب میں مشعل سے بھی اسکی رائے پوچھ لونگی۔۔۔ ٹھیک ھے ناں بیٹا؟؟

ناں۔۔۔ نہیں آپ اس سے کوئی ی بات ہیں کرینگی ابھی۔۔۔ ایگزیمز ھونے دیں اس کے۔۔۔ فری ھو جائے گی تو دیکھیں گے مگر فی الحال اسکو بھنک بھی نہیں پڑنی چاھیے اس سب کی

کیونکہ وہ اس کے منہ سے ابھی اظہار سننا چاھتے تھے

ٹھیک ھے جیسے تم کہو۔۔۔ چلو اب جاؤ صبح آفس

بھی جانا ھے تم نے

ھمم اوکے۔۔۔۔ گڈ نائٹ

خوشی سے جھومتے وہ اپنے روم میں آئے اور بے اختیار اللہ کا شکر ادا کیا کہ زندگی اس قدر سہل ھو گی اندازہ نہ تھا

”تمھارے سنگ جینے کے خواب سچ ھونے لگے ھیں مِشو“

مسکراتے ھوئے وہ بولے تھے

آؤ آؤ محترمہ۔۔۔۔ تمھیں تو گلے لگ کر مبارکباد دینی چاھیے۔۔۔۔ آخر کو تمھارا جادو چل ھی گیا زاویار بھائی پر بلکہ ھمیں تو پہلے ھی اندازہ تھا اس بات کا۔۔۔ بس تم ھی سمجھ نہیں پا رھی تھی۔۔۔ ھے ناں عروج؟

بلکل۔۔۔ اسکو تو ویسے بھی ہر بات ذرا دیر سے ھی سمجھ آتی ھے

عروج نے ہنس کر مشعل کا شرم سے سرخ چہرہ دیکھتے اسے چھیڑا

اچھا فضول مت بولو۔۔۔۔ تیاری کیسی ھے پیپر کی یہ بتاؤ۔۔۔ اپنا والٹ یونہی چیک کرتے اس نے پوچھا تھا مگر اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا وہ چیخی تھی

ھائے۔۔۔۔ رولنمبر سلپ بھول گئی ھوں گھر۔۔۔

کیا کہہ رھی ھو؟؟؟ بیس منٹ رہ گئے ھیں اور تمھیں اب یاد آ رھا ھے کہ رول نمبر سلپ گھر بھول آئی ھو

میں گھر فون کر کے کہتی ھوں کہ سلپ دے جائے مجھے کوئی

عروج کے کہنے پر وہ پریشانی سے بولی

نگہت کا نمبر ڈائل کرتے اس کی انگلیاں تھمیں۔۔۔

اسوقت گھر ھو گا نہیں کوئی۔۔۔ کچھ سوچتے اس نے زاویار کا نمبر ڈائل کیا تھا

وہ جو بے حد مصروف انداز میں لیپ ٹاپ کیساتھ لگے تھے موبائل کے بجنے پر سرسری سا ادھر دیکھا مگر سکرین پر بلنک کرتے اس کے نام پر وہ ٹھٹکے

خیریت ھے؟

فون اٹھاتے ھی انھوں نے پوچھا تو اس کی پریشان سی آواز سنائی ی دی

سلپ گھر بھول گ ئی ی ھوں میں اور پیپر شروع ھونے والا ھے پلیز مجھے دے جائی یں

اوکے ڈونٹ وری۔۔۔ میں لے آتا ھوں

تیزی سے اٹھتے وہ گھر جانے کو آفس سے نکلے تھے

اتنا پریشان ھونے کی ضرورت نہیں تھی جب میں ھوں تمھارے لیے ھر مس ئی لہ سلجھانے کو

گھر سے مطلوبہ چیز لیکر وہ اس تک پہنچے اور مشعل کا پریشان چہرہ دیکھتے بولے تھے

وہ گیٹ کے بلکل پاس ھی کھڑی ان کا انتظار کر رھی تھی۔۔۔

بہت بہت شکریہ۔

تشکر سے اس نے کہا تھا

پک کرنے بھی میں ھی آؤ نگا ٹائ م بتاؤ واپسی کا۔۔۔ ٹائ منگ بتا کر وہ جیسے ھی گ ئی ی تو زاویار نے بھی گاڑی کی طرف قدم موڑے تھے

اففف شکر ھے ایک بلا سر سے ٹلی۔۔۔ شکر کا کلمہ پڑھتے سونیا نے کہا اور تینوں ایک بینچ پر آ بیٹھیں

کوئی سنچن پیپر پر ڈسکشن کرتے مزید آدھا گھنٹہ گزرا

ھائے میں نے لاسٹ دو سوال کیے نہیں اور پیپر دے آئی ی ھوں

سوئی ی ھوئی ی تھیں کیا؟

بس جلدی جلدی میں پتا ھی نہیں چلا مجھے۔۔۔ اتنے مارکس یونہی کٹ جائیں گے حالانکہ وہ دونوں سوال آتے تھے مجھے

تمھاری یہ جلد بازی کی عادت کسی دن بڑا نقصان کروائے گی مشعل

اسکی پریشانی پر عروج نے اسے لتاڑا تو سونیا اس کو سرزنش کرنے لگی کہ ایسے مت کہو۔۔۔ قبولیت کا وقت تو کوئی بھی ھو سکتا ھے

مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہی وقت قبولیت کا تھا

طوفان کی سی تیزی سے وہ اس ٹیبل تک پہنچا تھا تو ثانیہ نے پہلے حیرت اور پھر شدید ناراضگی سے اسے دیکھا

جبکہ وہ کھا جانے والی نظروں سے ولید کا پوسٹ مارٹم کر رھا تھا

جی؟؟؟؟؟

سوالیہ نظروں کیساتھ حسن نے ولید سے پوچھا تو وہ گلا کھنکارتے ھوئے اسک طرف ھاتھ بڑھا گیا

ھیلو۔۔۔۔ آئی م ولید لغاری۔۔۔ اینڈ یو؟؟

بادل نخواستہ اس سے مصافحہ کرتے ھوئے وہ ثانیہ کی برابر والی چئیر پر بیٹھا

ایکسکیوز می۔۔۔ فیملی۔۔۔

ثانیہ کی طرف اشارہ کر کے وہ ولید سے بولا تو وہ جو کب سے اپنے ناخنوں کو دیکھتی اپنا غصہ ضبط کر رھی تھی ایک نظر اس پر ڈال کر منہ موڑ گئی

اوہ۔۔۔۔۔ بہن ھے آپ کی؟؟

ولید نے پرسکون ھو کر سوال کیا تو اس نے اپنے لب بھینچے۔۔۔ دل نے اس بات پر استغفر اللہ پڑھی

نہیں۔۔۔ شی از مائے فیانسی۔۔۔ ٹھنڈے لہجے میں جب وہ بولا تو ولید کے ارمانوں پر برفانی تودہ گرا

اوکے۔۔۔۔ ھیو فن۔۔۔ مسکرا کر کہتے ھوئے وہ وہاں سے گیا تو حسن نے متوقع نازل ھونے والے عذاب کو سوچ کر خود پر ترس کھایا

وہ جانتا تھا کہ ثانیہ اسے پھاڑ کھانے والی نظروں سے دیکھ رھی ھے اور کسی بھی وقت پھٹ کر اس کی جان مشکل میں ڈالنے والی ھے

گہری نگاھوں کو سرسری بناتے اسکی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر نظر پڑتے ھی اسک ہنسی چھوٹی تھی

پوری آنکھیں کھولے اسکو دیکھتی ھوئی مٹھیاں غصے سے بھینچتے اسے وہ بہت ھی کیوٹ لگی جیسے کوئی چھوٹی بچی اپنی من پسند کھانے کی شے نہ ملنے پر ایڑیاں رگڑتے ھوئے غصہ دکھاتی ھے

کیا بکا ھے یہ اور کیوں؟

یہ فضول آدمی دفعان ھو جائے تمھارے پاس سے اسی لیے

حسن کے سکون سے جواب دینے پر وہ مزید آگ بگولا ھوئی

منگیتر ھوں میں تمھاری؟؟ بہن کیوں نہیں بولا۔۔۔ بول سکتے تھے ناں؟؟

نتھنے پھلاتے وہ بولی تو شہادت کی انگلی سے پیشانی کھجاتے وہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گیا کہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسے منگیتر کہہ کر متعارف کیوں کروا گیا

دیکھو۔۔۔ مجھے وہ شخص ٹھیک نہیں لگ رہا تھا

اووووو۔۔۔ لائک سیریسلی؟؟؟؟

تمھارے اتنے قریب بیٹھا تھا مجھے نہیں اچھا لگا بس۔۔۔ اسکی جرح پر چڑتے وہ بولا تو اسکا غصہ کہیں دور جا سویا اسکی جگہ ایک عجیب سی راحت دل کو ملی تھی جسے وہ کوئی نام نہ دے پائی

اُدھر دیکھو۔۔۔۔ تمھاری کملی مٹیار نچ نچ کے اپنی پسلیاں سینک رھی ھے۔۔۔۔ اور۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔۔ یہ تم گئے کیوں تھے اس کے ساتھ کتھک کرنے بتانا ذرا؟؟؟

بھنگڑا ڈالتی مونا کی طرف اشارہ کرتے ھی اچانک اس نے نیا کھاتہ کھولا تھا حسن ہنستے ھوئے اپنی آنکھیں میچ گیا

جان نکال دو نگی تمھاری میں اگر اب اسکی طرف گئے تو۔۔ سنا؟؟؟؟

جاؤ نگا میں تو۔۔۔۔

اس نے اسکو تپ چڑھائی اور حسبِ توقع وہ پھول کے کُپا ھوئی تھی

ٹھیک ھے میں بھی ولید کو بلاتی ھوں اگر تم مونا کے قریب پھٹکو گے تو۔۔۔۔

یہ سنتے اسکی ساری شرارت ھوا ھوئی اور چہرے پر غصے کے بادل لہرائے

مرنا ھے میرے ھاتھوں؟؟

سرد لہجے میں وہ بولا تو ثانیہ چہکی تھی

بولو نہیں جاؤ گے؟؟؟

وہ کئی ثانیے تک اسے دیکھے گیا

بولو ناں۔۔۔

اثبات میں سر ہلاتے ہلاتے آنکھوں میں جو سنجیدگی تھی وہاں جذبات ہلکورے لینے لگے جسکی تپش اسکے دل تک گئی تو وہ بغیر پیاس کے ھی پانی پینے کا کہتی وہاں سے اٹھی تھی

آگ ئی ے مجھے لینے وہ۔۔۔۔ان کا میسج پڑھتے ھی وہ اٹھی اور اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔۔۔اب تو گیپ ھے اگلے پیپر میں تو اسکی تیاری ذرا سکون سے ھی کروگی میں۔۔ ممانی بھی بیچاری اکیلی ھی کام کرتی ھیں تو ان کی ہیلپ کرونگی

عروج اور سونیا دونوں سے گلے ملتے وہ تیز تیز بولی جب اس کے جاتے جاتے سونیا نے آواز دی

اے سنو؟؟

ہاں سناؤ۔۔۔

زاویار بھائی ی آئے ھیں کیا جو اتنی بے تاب؟؟؟ مسکراہٹ دباتے اس نے پوچھا تو وہ محض اثبات میں سر ہلاتے مسکرائی ی

اچھا اچھا پھر ملتے ھیں خدا حافظ

اوکے اللہ حافظ

انھیں الوداع کہتے اس نے جلدی سے باھر آکر متلاشی نگاھوں سے ادھر ادھر دیکھا

گاڑی کیساتھ ٹیک لگائے وہ اسی کو دیکھ رھے تھے

سمائی ل پاس کرتے انھوں نے سر کے اشارے سے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا تو وہ سر جھکاتی انکی طرف بڑھی

گاڑی میں بیٹھنے سے گاڑی کے چلنے تک انکے درمیان کوئی ی بات نہ ھوئی ی تھی اور یہ انکشافات کے بعد پہلا موقع تھا کہ وہ زاویار کیساتھ باھر تھی اور اس نے ان سے ابھی تک کوئی ی فرمائی ش نہ کی تھی

بلکہ اس سب سے برعکس وہ انکی طرف سے رخ پھیرے باھر کے نظاروں میں خود کو غرق ظاہر کرنے لگی

زاویار کو اس کے ایسے رویے سے الجھن ھونے لگی انھیں وہ شوخ اور زیادہ سارا بولنے والی مشعل چاھیے تھی جو اپنی ھر بات ان سے شئیر کرتی تھی مگر یہاں تو گنگا ھی الٹی بہنے لگی کہ جب سے دونوں کو اک دوجے کے جذبات کا علم ھوا تھا سمجھ ھی نہیں آتا تھا کہ کیا بات کی جائے

زاویار کو یہ خواہش بھی پوری کرنی تھی کہ مشعل اپنی محبت کا اظہار کرے مگر یہ ھونا مشکل ھی لگ رھا تھا لیکن انھوں نے دل میں ٹھان لی تھی کہ اس سے اگلوا کر ھی دم لیں گے

آئی سکریم کھاؤ گی؟؟

وہ انکی آواز پر چونکی

نہیں۔۔۔

کچھ اور؟؟ اس کے علاوہ؟؟

بھوک نہیں ھے

بھوک تو پہلے بھی نہیں ھوتی تھی بس میری جیب خالی کرواتی تھی۔۔۔ تو کیا اب حق نہیں رھا؟؟

نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ھے

سنجیدگی سے وہ بولے تو اس نے بوکھلاتے ھوئے کہا تھا

یعنی مجھ پر حق ھے تمھارا؟

گھمبیرتا سے انھوں نے پوچھا تو اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی ہونٹوں پر قفل پڑے تھے

بتایا نہیں تم نے؟؟

آپکو کیا لگتا ھے؟؟

اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پاتے وہ الٹا انھی سے پوچھنے لگی تو انکی آنکھوں کی چمک دگنی ھوئی

مجھے جو جو لگتا ھے وہ تم شائد سن نہ پاؤ ۔۔۔ شرارت سے انھوں نے کہا تو وہ پل میں گلابی ھوئی

تب ھی سگنل پر گاڑی رکی تو انھوں نے اسکی طرف رخ موڑا

سنناچاھو گی ؟؟ اس کے چہرے کے نقوش پر نظریں گاڑتے وہ بولے تو اس نے بے ساختہ اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا

انکی نگاہ میں اسکی یہ جان لیوا حرکت آئی تو وہ بے ساختہ اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھا گئے

یہ مت کیا کرو ۔۔۔۔ انگوٹھے سے اس کے لب کو دانتوں کے تشدد سے آزاد کرواتے انھوں نے سرگوشی کی تو اسکو لگا وہ مر جائے گی

جسم میں خون کی گردش تیز ھوئی تو دل کی دھڑکن بھی حد سے سوا ھوئی تھی

وہ مسلسل اسے اپنی نگاھوں سے کنفیوز کر رھے تھے

ونڈو پر ہلکی سی دستک پر یہ طلسم ٹوٹا جہاں ایک فقیر صدقہ خیرات مانگنے لگا

بیٹا اللہ کے واسطے ۔۔۔۔ خالی مت لوٹاؤ ۔۔۔۔ اپنی بیوی کا صدقہ اتار دو اللہ ہر بلا اور مصیبیت سے بچائے اللہ جوڑی سلامت رکھے ۔۔۔

وہ یہ دعا سنتے بری طرح جھینپی جبکہ زاویار کھل کر مسکرائے تھے اپنا والٹ جیسے ھی اٹھایا تو سگنل کھلا تھا ہاتھ میں جتنے نوٹ لگے جلدی سے نکالتے اس کے سر سے ٹچ کرتے باھر فقیر کو پکڑائے اور گاڑی آگے بڑھائی

وہ دیتے ھیں صدقہ میرا
ہائے میں صدقے ان کے

بہت پہلے پڑھا ایک شعر اس کے ذہن میں لہرایا تو اس نے صدقہ اتارتی نگاھوں سے انھیں دیکھا

یوں دیکھو گی تو مشکل ھو جائے گی بہت ۔۔۔ نہیں کرو

محبت پاشی سے اسکو دیکھتے انھوں نے کہا تو وہ گڑبڑاتے ھوئے ایک بار پھر باھر دیکھنے لگی

مجھے لے چل اپنے سنگ پیا
میری آنکھ میں تیرے رنگ پیا
اب مجھ کو "میں" سے "تو" کر دے
میں اپنے آپ سے تنگ پیا
میرا شام سلونا شاہ پیا
مجھے مار گئی ی تیری چاہ پیا

لیٹ نائی ٹ فنکشن اٹینڈ کرنے کے بعد صبح چار بجے کے قریب سب سوئے تھے ڈھولک اور ڈانس کی ایسی محفل اس نے زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی خاصا انجوائے کرتے رات اپنے اختتام کو پہنچی

اگلے روز دوپہر تک سوئے رہنے کیوجہ سے اسکو یاد نہ رہا کہ حسن کے کپڑے پریس کرنے والے ھیں۔۔۔ جلدی جلدی پانی کے چھپاکے منہ پر مار کر اسکے روم کیطرف بڑھی

ڈور ناک کیا مگر کوئی ی جواب نہ پا کر اسے دھکیلتی اندر داخل ھوئی ی۔۔۔۔ صوفے پر ھی آنکھیں موندے نیم دراز حسن دکھائی ی دیا تو تیر کی سی تیزی سے وہ اس تک پہنچی تھی

حسن آر یو او کے ؟

تھکی سی نگاھیں اسکی نظروں سے ٹکرائی یں تو وہ حقیقتاً بے حد پریشان ھوئی ی

سر درد شدید۔۔۔۔

جواب دے کر وہ پھر پلکیں موند گیا تو وہ جلدی سے سندس کے پاس گ ئی ی اور ملازمہ سے چائے بنوائی ی ڈسپرین کی دو گولیاں سندس کی ایک کزن سے لیکر حسن تک آئی ی تھی

اٹھو۔۔۔ یہ لو ٹیبلٹ لو چائے کیساتھ

پل کے پل اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور پھر پاس رکھی چائی اور ٹیبلٹ کو

چائے اور ٹیبلٹ لے آئی ی ھو۔۔۔ سر بھی تو دبا سکتی تھی

عجب لاڈ سے وہ بولا تو اس نے اپنی مسکراہٹ روکی

گلا دبا دوں؟؟؟

آنکھیں کھول کر وہ اسے دیکھے گیا۔۔۔ سر درد سے سرخ ھوتے نین اور بوجھل سی پلکیں۔۔۔ ثانیہ کو پہلی بار معلوم ھوا کہ مرد کی آنکھیں بھی حشر برپا کرنے کی صلاحیت رکھتی ھیں

اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔۔ پھر کپڑے پریس کرتی ھوں تمھارے۔۔ اسکی نظروں کے سحر سے خود کو بمشکل آزاد کرواتی وہ بولی اور بیگ سے اس کے کپڑے نکالنے لگی

اٹھ کر چائے پیتے ھوئے وہ مسلسل اسی پر نظریں جمائے ھوئے تھا

ثانیہ نے رخ موڑ کر آنکھیں میچی۔۔۔ اسے حسن کا دیکھنا ڈسٹرب کر گیا تھا

تاڑو کہیں کا

منہ ھی منہ میں بڑبڑائی ی تھی

…………………………………………

ماشاءاللہ۔۔۔ نگہت نے ان دونوں کو ایک ساتھ آتے دیکھا تو زیرِلب پڑھا تھا

کیسا ھوا پیپر ؟ مشعل کے سلام کا جواب دیتے ھوئے انھوں نے پوچھا تو وہ ان کے گلے لگتے پیپر کا بتانے لگی۔۔۔ ہاں بھول جانے والے دو سوالوں کا ذکر گول کر دیا تھا

ممانی۔۔۔ میں ثانیہ کو کال کرتی ھوں۔۔ جانے ان دونوں نے کیا حشر کیا ھو گا ایک دوسرے کا لڑ لڑ کے ہنستے ھوئے وہ بولی تو نگہت نے بھی اسکا ساتھ دیا تھا

تمھارے ماموں نے سمجھایا تو تھا دونوں کو مگر وہ بھی اپنی طرز کے بس دو ھی پیس ھیں مجال ھے جو ادھار رکھیں اک دوجے پر۔۔۔۔ کھٹ سے گھڑا گھڑایا جواب حاضر کرتے ھیں دونوں ھی۔۔۔

اچھا کھانا لگا دوں بھوک لگی ھو گی ؟؟

نہیں بس چائے پیوں گی وہ بھی خود ھی بناؤ نگی۔۔۔ آپ بیٹھیں ناں

زاویار اسے ڈراپ کر کے آفس جا چکے تھے

صوفے پر بیٹھے بیٹھے ھی اس نے اپنے پیروں کو جوتے سے آزد کروایا اور ثانیہ کو کال ملائی ی تھی

دوسری ھی بیل پر کال اٹینڈ کرنے کے فوراً بعد ثانیہ کی مصروف سی جھنجھلائی ی آواز ان دونوں کے کانوں سے ٹکرائی ی۔۔۔۔ مشعل نے سپیکر آن کیا ھوا تھا

رک یار میک اپ کر کے ریڈی ھو کر بات کرتی وں ابھی تو حُسن کو تڑکا لگا رھی ھوں

ساتھ ھی فون بند ھونے پر ٹوں ٹوں کی آوز آئی ی تو وہ موبائی ل کو ھی گھورنے لگی

یہ کام ھیں اس کے۔۔۔۔ کہتے ساتھ ھی اس نے اب کی بار حسن کا نمبر ڈائی ل کیا جو اس نے یقیناً موبائی ل سائی یلینٹ پر ھونے کی وجہ سے نہیں اٹھایا تھا

آ جکل کی نسل کو موبائی ل سائی یلینٹ پر رکھ کر جانے کونسا سکون ملتا ھے

نگہت سر جھٹکتے ھوئے بولیں تو وہ محض مسکرا دی تھی۔۔۔اچھا شام کے لیے کیا بنانا ھے مجھے بتائیں میں کروں گی اب کچن کا کام بھی اور باقی سارے کام بھی

عام دنوں میں کرواتی نہیں ھوں تو اب کیا امتحانوں کے دوران میں کام کرواؤں گی تم سے

اففف ممانی چار دن کا گیپ ھے اگلے پیپر تک

نگہت کے پیار سے کہنے پر وہ بولی

زاویار اور تمھارے ماموں نے لیٹ آنا ھے تو کھانا کھا کر ھی آئیں گے کوئی آفیشل ڈنر ھے باقی ھم دو لوگ بچتے ھیں میں نے ابھی دوپہر کا کھانا کھایا ھے تو اب رات کو نہیں کھاؤں گی مجھے ہضم بھی مشکل سے ھی ھوتا ھے تم جانتی ھو

پیزا آرڈر کر دوں گی پھر ٹھیک ھے؟؟

اسکی آنکھیں چمکی تھیں

ھاں کر دینا۔۔۔اس کے گال کو پیار سے چھوتے وہ اٹھیں تو اس کی انگلیاں جلدی سے نمبر ڈائل کرنے لگیں

بیٹا یہ پھول سارے پلیٹس میں ڈال کر ٹیبل پر رکھو تا کہ جیسے ھی بارات آئے تو لڑکیاں ان سے بارات کا استقبال کر سکیں میں تب تک مہمانوں سے مل لوں

سندس کی امی اسے پھولوں سے بھرا شاپر جلدی میں پکڑا کر جا چکی تھیں تو وہ ٹیبل پر موجود پلیٹوں کو پھولوں کی پتیوں سے بھرنے لگی جب وہ ہال میں داخل ھوا

متلاشی نگاھوں سے ادھر ادھر اسکو ڈھونڈتے نظریں بے قرار سی ھوئیں تھیں جیسے ھی وہ ثانیہ کی طرف بڑھا مونا لپک کر اس تک آئی تھی

ارے واہ ھماری تو میچنگ ھوگ ئی ی ھے حسن۔۔۔۔۔ بلیک شلوار قمیض پر بلیک ھی شال کندھوں پر رکھے وہ بہت ھی سنجیدہ سا وڈیرہ لگ رھا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ اس کے برعکس اس کی شریر فطرت پھڑک رھی تھی کہ کاش ثانیہ ان دونوں کو ایک ساتھ کھڑا دیکھے۔۔۔۔۔ سونے پہ سہاگہ سوٹ بھی ایک رنگ میں پہنے تھے مونا بلیک اور سلور فراک میں واقعی پیاری لگ رھی تھی

حسن کی دعا رنگ لائ ی۔۔۔ ثانیہ نے سرسری سا ان ک طرف دیکھا اور نظریں ان دونوں پر ھی جم گ ئی یں

وہ غیر محسوس طریقے سے اسکی طرف بڑھا تو مونا بھی اس سے بات کرتے کرتے ثانیہ تک پہنچی تھی

اس کے گال کے ساتھ گال ٹچ کر کے گلے لگاتے وہ بڑی ھی لگاوٹ سے جب ثانیہ سے ملی تو اس نے بمشکل مسکرا کر اسے دیکھا

یو آر لُکنگ گورجی ئی س ثانیہ۔۔۔ اس کے تعریفی کلمات پر حسن نے اسکا تفصیلی جائ زہ لیا

ہلکے آسمانی رنگ کی شارٹ فراک کیساتھ پرپل ٹراؤزر اور دوپٹے میں وہ منہ بند کلی لگی

ہلکا برائے نام سا میک اپ اور لائ ٹ پنک گلوز۔۔۔ بیچ کی مانگ کیساتھ فرنچ بنائے باقی بالوں کو یونہی کھلا چھوڑ رکھا تھا

پہلی نظر میں کچھ انوکھا نہ لگتا تھا مگر جیسے جیسے نقوش کی ملاحت اور سادگی میں لپٹے حُسن کا ادراک ھوتا جاتا اس پر نظر ٹھہرتی جاتی تھی

دیکھو۔۔۔ ثانیہ ھماری تو میچنگ ھی ھوگ ئی ی ھے۔۔۔ مونا نے شوخی سے کہا تھا تو حسن نے جان بوجھ کر مسکراتے مونا کی جانب دیکھا

ثانیہ نے بے اختیار پہلو بدلا تھا اور اسے خون آشام نگاھوں سے دیکھا

"وہ مارا" حسن کا دل اسکی جلن پر جھومتے ہوئے چلایا

مونا۔۔۔۔یہ ولید لغاری سندس کا کیا لگتا ھے ؟؟اس نے مونا سے ولید کا پوچھا کیونکہ وہ جانتی تھی جس قسم کی وہ بندی تھی ناں۔۔۔۔اسکو ھر شخص خصوصاً خوبصورت مردوں کے بارے میں سب انفارمیشن تھی

جہاں اس کے اس سوال پر مونا حسن کو نہارتی چونکی تھی وہیں حسن کا ناچتا دل جھاگ ک طرح بیٹھا

بہت کلوز فیملی فرینڈ ھیں اور سندس کی شادی کے لیے بطور خاص آئے ھیں شارجہ سے۔۔۔۔انکا اپنا بزنس ھے وہاں اور پتا ھے اب کی بار تو وہ اپنی شادی کروا کے جانے کا ارادہ رکھتے ھیں آنٹی بتا رھی تھیں کہ انکو جیسی لڑکی پسند ھے ویسی تو ملنا ھی مشکل ھے خاصی الگ سی پسند ھے انکی۔۔۔۔کسی سے سیدھے منہ بات کرنا پسند نہیں کرتے۔۔۔اور ھماری فیملی کی تو ھر لڑکی کو ھی ایک حد میں رکھ کر بات کرتے ھیں بندہ چاہ کر بھی فرینک نہیں ھو پاتا

لب بھینچے وہ ولید نامہ سن رھا تھا تو ثانیہ خود کو بے حد انٹرسٹڈ ظاہر کر رھی تھی جسے دیکھتے ہوئے حسن کا فشارِ خون بلند ھونے لگا

ھمم مطلب اگر وہ کسی کو وقت دے تو بات ھے اس بندی میں رائٹ ؟؟؟

بلکل۔۔۔

ھائے اتنا امیر کبیر اور ہینڈسم بھی۔۔۔ اس جیسے بندے کے ساتھ زندگی گزارنی ھو تو اور کیا چاھیے کسی لڑکی کو۔۔۔ھے ناں

بات کے اینڈ پر اس نے مونا اور حسن سے رائے جاننی چاھی تو مونا ہنس دی

اچھا میں آتی ھوں

عجلت میں کہتی ھوئی ی وہ اپنی ایک آنٹی کی طرف بھاگی جنھوں نے اسے آواز دی تھی

تب تک وہ اس کے عین سامنے آ کر اسے سر تا پیر گھورنے لگا

تم نے انگلش کا وہ محاورہ سنا ھے۔۔۔ ٹِٹ فور ٹیٹ ؟؟؟ ہنسی ضبط کرتے وہ اسے کوئی لوں پر بٹھا گ ئی ی

وہ ہنوز اسے سرد نگاھوں سے دیکھ رھا تھا تو ثانیہ کو الجھن ھونے لگی طوفان سے پہلے کی خاموشی کو محسوس کرتے وہ خود کو تیار کرنے لگی کیونکہ اتنا تو وہ جانتی تھی کہ یہ بندہ اینٹ کا جواب پتھر کیساتھ دینے والوں میں سے ھے

بات سنو آ کر۔۔۔ کہتا وہ جانے لگا تو اس نے سر جھٹکا

ہونہہ ایویں۔۔۔۔ میں نہیں آ رھی۔۔۔

رائیٹ ناؤ۔۔۔ گلیشئ ی رسی سرد آواز میں کہہ کر وہ اسے بھی سُن کر گیا تو ثانیہ کو اپنی کی جانے والی بکواس پر پچھتاوا ھونے لگا

لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اسکی نظروں سے اوجھل ھوا تو وہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکی تھی

پزا سے انصاف کرنے کے بعد وہ نگہت کی گود میں سر رکھے ان سے لاڈ اٹھوا رھی تھی۔۔۔ دھیرے دھیرے اس کے باوں میں انگلیاں پھیرتے ھوئے وہ انھیں ان چاروں کی بچپن کی باتیں بتانے لگیں

زاویار شروع سے ھی بہت سنجیدہ سا بچہ ھے لیکن ثانیہ اس کے برعکس ھے چھٹیوں میں جب تم رھنے آتے تھے ادھر تو تمھیں یاد ھو گا کیسے وہ حسن کو مار پڑوایا کرتی تھی اپنے ماموں سے اور تم فل والیوم میں حسن کے ساتھ مل کر روتی تھی۔۔۔ واحد زاویار تھا جو ثانیہ کو مارتا تھا صرف اسوجہ سے کہ تمہیں کیوں رلایا

وہ اس بات پر مدھم سا مسکرائ ی کچھ دھندلی سی یادیں اس کے ذہن میں لہرائیں جب زاویار بہت پروٹیکٹیو ھو جایا کرتا تھا

ممانی۔۔۔ وہ آج بھی ویسے ھی ھیں ذرا نہیں بدلے۔۔۔ سرشار ھوتے ھوئے وہ بولی تو وہ بھی مسکرائی یں تھیں انکا جی چاھا زاویار کے اس التفات کی وجہ بتائی یں مگر پھر یاد آیا کہ زاویار نے اس بارے میں بات تک کرنے سے منع کیا ھے تو بس خاموش ھو رھیں

یہ دیکھیں ثانیہ نے پکس بھیجیں ھیں۔۔۔ مہندی کی تصویروں کو دیکھتے وہ دونوں ان پر تبصرہ کرنے لگیں

ایک پک جس میں سندس کو مہندی لگاتے ھوئے حسن اور ثانیہ اس کے دائی یں بائی یں بیٹھے تھے مشعل کی نگاھوں میں ستائی ش اتری ساتھ ھی ھونٹ واؤ کے انداز میں سکڑے تھے

اپنی ثانیہ کتنی پیاری ھے ناں ممانی؟؟

ھاں ماشاءاللہ، ۔۔۔ میرے چاروں بچے ھی بہت خوبصورت ھیں

ایک تصویر میں ثانیہ حسن کو زبان چڑا رھی تھی جبکہ حسن خود بھی ہنس رھا تھا

دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگ رھے تھے جسٹ لائی ک میڈ فور ایچ ادر۔۔۔

یہ خیال دونوں کے ھی مائی نڈ میں آیا اور اگلے ھی پل انھوں نے اس خیال کی نفی کی تھی

ناممکن ھے یہ کہ دونوں ایک ساتھ زندگی گزار لیں۔۔۔

مگر وہ دونوں یہ نہیں جانتی تھیں کہ ان کے ملن کا فیصلہ کر دیا گیا ھے

موبائی ل کی وائی بریشن سے اسکی آنکھ کھلی تو ماموں کالنگ پر نظر پڑتے ھی آنکھیں پٹ سے فل کھلی تھیں اور تیزی سے بیڈ سے اتر کر وہ گیٹ کھولنے کے لیے بھاگی

نگہت اپنی میڈیسن کی وجہ سے یقیناً گہری نیند میں تھیں تب ھی انھیں نہ بیل کی آواز سنائی ی دی اور نہ ھی موبائی ل کے بجنے کی

گیٹ کھول کر وہ ماموں سے سر پر پیار لیتی ھوئی اندر آئی اور زاویار کے لیے کافی بنانے لگی اس دوران زاویار گاڑی لاک کر کے نگہت کو گڈ نائیٹ کہتے اپنے روم میں چلے گئے

لیٹ ھونے کی وجہ سے شائید وہ بھول گئے تھے کہ انھوں نے خود کہا تھا کہ کافی ٹی وی لاؤنج میں ھی پیا کریں گے

مجبوراً وہ ان کے روم کیطرف بڑھی۔۔۔ ہلکی دستک دے کر بھی جواب نہ پایا تو دروازہ دھکیلتی آگے بڑھی تھی

واش روم سے پانی گرنے کی آواز پرو سمجھ گئی کہ موصوف شاور لے رھے ھیں

جلدی جلدی کافی کو سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور جونہی جانے کو مڑی تو زاویار کے سیل پر زنیرہ کالنگ کے الفاظ جگمگائے

رات ایک بجے اسکا فون۔۔۔۔۔۔۔ ماتھے پر شکنیں پڑیں شک کے ناگ نے پوری طرح اس پر حملہ کیا اور اسی شک کی بنا پر اس نے کال اٹینڈ کی تھی

اسکو فرصت ھی نہیں وقت نکالے محسن
ایسے ھوتے ھیں بھلا چاھنے والے محسن

زنیرہ نے اپنی شوخ طبیعت کے ھوتے یونہی ایک شعر پڑھا جبکہ وہ سناٹے میں آگئی تھی

روم میں جاتے ھی اس نے زوردار ٹھوکر سے دروازہ بند کیا اور وہ جو اس کے پیچھے تیزی سے آتی ھوئی اینٹر ھونے کو تھی دروازہ منہ پر بند ھوا تو حیرت سے اسکا منہ بھی کھل گیا تھا

بدتمیز آدمی۔۔۔۔۔۔ ماتھے پر شکنیں لاتے وہ بولی اور ناب گھما کر روم میں داخل ھوئی

کھڑکی کو کھولے جانے وہ اندھیرے میں کیا تلاش کر رہا تھا

وہ قدم اٹھاتی عین اس کے سامنے جا کھڑی ھوئی ی

شال کندھوں سے اتار کر گریبان کے دو بٹن کھولے وہ گہری سانسیں لے رہا تھا جیسے گھٹن ھو رھی ھو اسے

تمھیں کیا ھوا ھے ؟؟ مجھے کیوں بلایا ھے یہاں ؟؟ ابھی بارات آ جائے گی ۔۔۔ جلدی بولو مجھے جانا ھے باھر

وہ ہنوز اندھیرے پر نظریں جمائے اسکی موجودگی کو کسی خاطر میں نہ لایا تو ثانیہ کو پتنگے لگے تھے

ایسے ھی بت بنے کھڑے رہنا تھا تو مجھے کیوں بلایا تھا اتنی ھی ویلی لگتی ھوں میں تم کو ؟؟؟

اس کے کان میں وہ چلائی ی تو حسن نے بمشکل اپنے اشتعال کو دبایا

مجھ سے بات مت کرنا اب تم اچھا ۔۔ جب مزید کچھ دیر گزرنے کے بعد بھی وہ کچھ نہ بولا تو ثانیہ غصے سے اسکو انگلی

اٹھا کر کہتی اپنا فیصلہ سنا گ ئی ی

حسن کے ماتھے کی رگیں تنی تھیں

جیسے ھی وہ جانے کو مڑی اس نے جھٹکے سے ثانیہ کا بازو جکڑ کر کھڑکی سے اسکا وجود ٹکایا تھا

وہ جو ایسے بی ہیوی ئ ر کی عادی نہ ھی اور نہ ھی حسن کا یوں کرنا اس کے وھم و گمان میں تھا

ٹکر ٹکر حسن کا چہرہ تکنے لگی

بہت پسند آیا ھے وہ تمھیں ؟ اسکے کندھوں پر اپنے ہاتھوں کی سخت گرفت کیے اور ایک ایک لفظ چباتے ھوئے وہ

بولا تو ثانیہ نے بھی غصے سے اپنے نتھنے پھلائے تھے

تمھیں کیا تکلیف ھے اگر وہ مجھے پسند بھی ھے تو ۔۔۔ تمھاری غلام نہیں ھوں میں کہ اب کسی کو پسند بھی کرنا ھو تو

تم سے اجازت طلب کروں

جواباً وہ ترخ کر بولتی اسکو مزید بھڑکا گ ئی ی

ایک ہاتھ کو اسکے سر کی پچھلی طرف لے جا کر بال مٹھی میں جکڑے اور اسکا چہرہ اونچا کیا تھا

ثانیہ نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے دھکیلا مگر وہ دیو قامت ایک انچ بھی ابھی جگہ سے نہ سرکا تھا

پھر سے کہہ کر دکھاؤ مجھے کہ وہ پسند ھے تمھیں۔۔۔ دیکھنا۔۔۔ کیا کرتا کیا ھوں میں تمھارے ساتھ بالوں کو جھٹکا دیتے وہ بولا تو اس کے منہ سے اک آہ نکلی تھی جسکی حسن نے مطلق پرواہ نہ کی

تمھیں کیوں اتنی مرچی لگ رھی ھے؟؟ اپنا پتا ھے تمھیں۔۔۔ کیسے چپک کر کھڑے تھے اس مونا بونا کیساتھ تم۔۔۔۔۔ میچنننگگگگ۔۔۔۔۔۔۔ واہ۔۔۔ میچنگ کرتے ھو اس کے ساتھ تم۔۔ اور میری ایک بات پر بھٹی میں مکئی کے دانے کی طرح اچھل رہے ھو۔۔۔ کیوں؟؟؟؟؟؟

اس کے کانوں کے پردے پھاڑتے وہ بولی غصیلے تاثرات لیے دونوں اس بات سے بلکل بے خبر ھو چکے تھے کہ ان کے درمیان فاصلہ نہ ھونے کے برابر رہ گیا ھے

سر کو جھٹکنے سے کانوں میں پہنے آویزے جھولنے لگے تو حسن کی نگاہ ان پر ٹھہری۔۔ نظروں نے کانوں سے گردن تک کا فاصلہ طے کیا اور دوبارہ اس کے چہرے ہر جیسے ھی نگاھیں پڑیں تو اس کے صبیح چہرے کے نقوش پر بھٹکنے لگیں۔۔۔ بال ہنوز اسکی مٹھی میں سختی سے جکڑے ھوئے تھے

کھنچاؤ برداشت سے باھر ھوا تو ثانیہ کی آنکھیں چھلکی تھیں

وحشی۔۔۔ جنگلی۔۔۔ سسکتی ھوئی بھی وہ اسے لقب دینے سے باز نہ آئی

ششششش۔۔۔ اس کے آنسو پونچھتا وہ پہلے والے حسن سے یکسر مختلف لگا

تجھے محتاط کرتا ھوں تیری میں جان لے لوں گا

جو اپنی جھیل آنکھوں کو کبھی پُرنم کیا تُو نے

ایک ہاتھ سے اس کے بال سہلاتے دوسرے سے آنسو پونچھتے ھوئے اس نے اسے وارننگ دی تو وہ ایک پل کو تھمی۔۔۔ اس کے ہاتھ جھٹکتے ھوئے وہ کھڑکی سے ہٹتی روم کے سینٹر میں آگئی اور اپنے دوپٹے کے پلو سے آنکھ کا کونا صاف کرنے لگی

وہ مسلسل اسکی گہری نگاھوں کے حصار میں تھی

یقیناً منہ ھی منہ میں اسے گالیوں سے نواز رھی تھی

اسی کی تعریف کر رونگی دیکھنا تم۔۔۔۔ ثانیہ کی بڑبڑاہٹ اسکے کانوں میں پڑی تو وہ طوفان کی طرح اس تک پہنچا تھا

سامان پیک کرو ابھی واپس جانا ھے گھر۔۔۔

ٹھنڈے لہجے میں وہ بولا جس پر وہ بدحواس ھوئی۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ ؟؟؟؟ وجہِ تسمیہ بغیر پوری شادی اٹینڈ کیے جانے کی؟؟؟

ولید۔۔۔ اتنی بڑی وجہ کافی ھے شائد

کہتے ھی وہ باھر کی طرف جانے کو مڑا تو ثانیہ بے اختیار اسکا ہاتھ تھام گئی

اچھا سوری سوری۔۔۔۔ اب نہیں کرتی پکا والا پرامس۔۔۔ پلیز ناں

یوں جائیں گے تو کتنا برا فیل ھوگا سب کو۔۔۔ اچھا تھوڑی لگتا ھے یوں

وہ اسے مسلسل گھور رھا تھا

مان جاؤ ناں پلیز۔۔۔۔۔ یہ کہتے ھی اس نے ایک ھوائی بوسہ اسکی طرف اچھالا ساتھ ھی خود کی ھی آنکھیں حیرت سے پھٹیں اور دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیے تھے

مسکا لگاتے اپنی بات منواتے وہ اکثر مشعل اور نگہت کیساتھ یوں کیا کرتی تھی مگر آج تو وہ ایسی چوّل مار گئی تھی کہ اب جو ریکارڈ لگنا تھا سو لگنا تھا وہ خود بری طرح شرمندہ ھو کر رہ گئی

تھی

جبکہ حسن کا چھت پھاڑ قہقہہ سنتے اس نے اپنی آنکھیں میچی تھیں

اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ھوئے اس نے ثانیہ کا سرخ چہرہ دیکھا تو اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا

اب اس وقت میرا کیا دل چاہ رھا ھے۔۔ پھر کبھی بتاؤ نگا

متبسم لہجہ اس کے کانوں ے ٹکرایا تو اس پر گھڑوں پانی پڑا تھا

آؤ باھر۔۔۔ اس جان لیوا فائیر کے بعد کون کافر تمھاری بات ٹالے گا

اپنی بات سے مزید اس کے چھکے چھڑاتا شال اٹھا کر وہ روم سے ہنستے ھوئے نکلا تو اس نے اپنا ماتھا پیٹ ڈالا

فٹے ای منہ۔۔۔۔۔۔۔۔ اب وہ صوفے پر بیٹھی خود کو کوس رھی تھی

فون کو یونہی پھینکتے وہ روم سے بھاگی تھی تب ھی زاویار واش روم سے نکلے۔۔ انھوں نے اسے یوں بھاگ کر جاتے ھوئے دیکھا تو اپنی جگہ ساکت ھوئے تھے

کارپٹ پر گرے فون پر نظر پڑی اور جب اسکو اٹھایا تو زنیرہ کی کال چل رھی تھی

کیا ھوا۔۔؟ سکتہ کیوں ھو گئی ے ھو تم؟؟

کیا کہا ھے تم نے ابھی؟ سنجیدہ سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ بھی سیریس ھوئی تھی

ارے بھئی یونہی مذاق میں کہہ رھی تھی۔۔۔ کیا ھو گیا؟

کہا کیا ھے تم نے جو وہ یوں موبائل پھینک کر بھاگی یہاں سے؟

کون وہ؟ کیا مطلب؟

کال مشعل نے اٹینڈ کی تھی زنیرہ

غصہ ضبط کرتے وہ بولے

اوہ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے تو بس یونہی مذاق میں۔۔۔ اپنا شعر انکو سناتے وہ انھیں آگ میں جھونک گئی

تمھارا دماغ سیٹ ھے زنیرہ؟؟؟ تم جانتی بھی ھو اب تک اس نے کیا کیا سوچ لیا ھو گا ھمارے متعلق

آئی م سوری زاویار مجھے کیا معلوم تھا کال وہ پک کرے گی

شرمندگی سے وہ بولی۔۔۔۔۔

اگلے ھی پل اسکی آنکھیں ایک خیال سے چمکی تھیں

دیکھو اب اس جلن میں ھو سکتا ھے وہ تم سے اظہار کرے دیکھو ناں۔۔۔ تم بھی تو یہی چاھتے تھے

جبکہ وہ اسکی بات پر آگ بگولا ھوئے تھے۔۔۔ فی الحال فون رکھو تم۔۔۔ میں دیکھتا ھوں جا کر اسے۔۔۔ یقیناً رو رھی ھو گی

فون رکھ کر انھوں نے سر کو تھاما تھا

نئی مصیبت ڈال دی تھی زنیرہ نے۔۔۔ وہ یہ سوچنے لگے کہ اسوقت اس کے روم میں جانا ٹھیک ھو گا یا نہیں۔۔۔ دل مسلسل اس کی طرف جانے کو مچل رھا تھا مگر دماغ کی مانتے انھوں نے صبح اس سے بات کرنے کو ترجیح دی تھی

اففففف رو رھی ھو گی۔۔۔ انکے دل پر جیسے چٹکی بھری تھی اس خیال نے

تُو بکھر رھی ھے جانتا ھوں
میں سمیٹ لونگا یقین رکھ

انھوں نے تصور میں اسے مخاطب کیا تھا

کئی ثانیے تک وہ ساکت بیٹھی زنیرہ کے کہے الفاظ پر سن بیٹھی رھی۔۔۔ قطرہ قطرہ آنکھوں سے سیال بہنے لگا

ھمیں جنگل جنگل بھٹکا دو
ھمیں سولی سولی لٹکا دو
جو جی چاہے سو پیار کرو
ھم پڑ جو گئے تیری راہ پیا
میرا شام سلونا شاہ پیا
مجھے مار گئی تیری چاہ پیا

بلڈ ریڈ کلر میں لہنگا پہنے اور بھاری زیورات کیساتھ حسنِ دو آتشہ میں سندس آسمان سے اتری حور لگ رھی تھی اگر دلہن ایسی تھی تو دولہا بھی اس کی ٹکر کا ھی تھا تمام روایتی رسموں کے بعد رخصتی کے وقت بھی سندس ثانیہ کو یہ کہنا نہ بھولی تھی کہ ولیمہ اٹینڈ کیے بغیر واپس نہ جائے

چونکہ اسکی سسرال سندس کے گھر سے کچھ فاصلے پر ھی تھی تو ثانیہ نے پہلے سے ھی ولیمہ پر جانے کا ارادہ کر لیا تھا سارا وقت وہ حسن کی شرارتی نظروں سے چھپتی رھی کیونکہ نہ وہ اسکی بے اختیاری میں کی گئی حرکت بھولا تھا نہ ھی ثانیہ کے ذہن سے وہ بات نکل رھی تھی

رات تین بجے کے قریب جب ساری ینگ پارٹی آنٹیوں سمیت چائے کی چسکیاں لیتے ایک ھی روم میں باتیں کر رھی تھی تب ھی میسیج ٹون پر اس نے اپنا موبائل اٹھایا تو حسن کیطرف سے میسیج شو ھو رہا تھا حیرت سے ابرو اچکاتے اس نے اس "شوخے" کو دیکھا جو گھونٹ گھونٹ چائے حلق میں اتار رہا تھا

اس نے میسیج اوپن کیا

چائے کے بعد دوسرا رنگ تنھارا ھے

جو مجھے "سانولا" اچھا لگتا ھے

میسیج پڑھتے ھی جھٹکے سے جب اسکی طرف دیکھا تو وہ آہستہ سے سر کو ہلاتے چائے پینے کی آفر کر گیا۔۔۔ ثانیہ نے دانت پر دانت جما کر زبان کے تیر چلانے سے خود کو باز رکھا اور فقط نظروں سے ھی اسکی تکہ بوٹی بنانے کی خواہش کا اظہار کیا جواباً حسن نے ایک آنکھ دبائی ی

اس بے باک سی حرکت پر اس کے ھاتھ میں پکڑا چائے کا کپ لرزا

مجھے نیند آگ ئی ی ھے سونے جا رھی ھوں۔۔۔ عنبر سے کہتی ھوئی ی وہ وہاں سے نکلی اور روم میں جاتے جاتے اسکو میسیج میں "چھچھورا" لکھ بھیجا جسکو پڑھ کر وہ دھیرے سے ہنستا ھوا سونے کے لیے اپنے روم میں جانے کو اٹھ کھڑا ھوا

محفل اسی طرح جاری وساری تھی مگر وہ دونوں ھی روم میں اپنے جذبات میں تبدیلی سے جنگ میں مشغول تھے

فجر کی نماز کے بعد وہ ہلکی آواز میں تلاوت کرنے لگی۔۔ دل کو بے حد سکون مل رھا تھا یوں جیسے آیات قرآنی روح میں پلنے والے ن ئی ے دکھ پر مرھم لگا رھی ھوں اور اسی سکون کو محسوس کرتے اس نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں قران پاک کے اوراق پر پھیریں اور لفظ " اللہ " پر ٹھہرا ئی یں تھیں

اللہ کی محبت سے لبریز دل کے سبب آنکھیں چھلکیں اور اس نے بے اختیار قرآن پاک کو لبوں سے چُھوا

اے میرے پاک رب!!!

مجھے اپنی رحمت سے ناامید مت کیجی ئے مایوسی کو میرے قریب بھی مت آنے دیجی ئے گا اللہ۔۔۔۔

آنکھوں سے کلامِ پاک کو لگاتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

دل ہلکا کرنے بعد جیسے بوجھ سے آزاد ھوئی تو نیند آنے لگی۔۔۔اب نیند میں کوئی بے چینی نہ تھی معصوم سی مسکراہٹ کیساتھ سوئی وہ آنے والے وقت سے انجان خوابوں کے سفر پر رواں دواں تھی مگر رب نے ایک اور آزمائش اسکی قسمت میں لکھ رکھی تھی جس میں وہ حقیقتاً بے حال ھو جانے والی تھی

سارا دن آفس میں پریشان گزرا تھا کیونکہ وہ جب تک گھر رھے مشعل اپنے روم سے ھی نہ نکلی تھی کچھ وہ خود جلدی میں تھے مگر آفس آکر انھوں نے کال کی جو اس نے اٹھائی تک نہ تھی

پیشانی کو انگوٹھے اور انگلی سے دباتے ان کا جی چاھا کہ زنیرہ کا گلا دبا دیں جسکی وجہ سے یہ سب ھو رھا تھا گھر جلدی واپس جانے کا وہ ارادہ کر چکے تھے تاکہ اپنی "مِشو" کو منا سکیں

فون کی بیل سے انکی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا

یس زاویار ابراھیم سپیکنگ۔۔۔۔۔

اگلی بات سنتے ھی انکے ماتھے پر شکنیں پڑیں تھیں

ھممم کرتا ھوں کچھ۔۔۔۔ یہ کہتے انھوں نے فون پٹخا اور ابراھیم سے بات کرنے کو انکے روم کیطرف گئے

دبئی میں موجود ان کے بزنس کی ایک شاخ کے ورکرز میں ھوئی لڑائی کی وجہ سے ارجنٹ ھی جانا تھا اور زاویار کی یہ کوشش تھی کہ ابراھیم جائیں کیونکہ ابھی انکو مشعل کا موڈ بھی سیٹ کرنا تھا بمشکل ان کو راضی کر کے وہ جلدی جلدی آفس کا کام وائنڈ اپ کرنے لگے تب تک شام کے چار بج چکے تھے

راستے میں اسکی فیورٹ آئی سکریم پیک کروائی ی اور گھر جیسے ھی پہنچے تو گیٹ پر گھڑی زنیرہ کی گاڑی کو دیکھتے انکا دل چاھا سٹیرنگ پر ھی اپنا سر مار دیں

اب یہ کیوں آگ ئی ی ھے بھڑکتی آگ میں تیل ڈالنے۔۔۔۔۔۔۔ بڑبڑاتے ھوئے وہ گھر میں داخل ھوئے تو زنیرہ اور نگہت کو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے دیکھا

زنیرہ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے وہ کچن کی جانب گ ئی ے

جانتے تھے مشعل وہیں پائی ی جا سکتی ھے

وہ برتن پٹختے جانے منہ میں کیا بول رھی تھی ساتھ ساتھ لوازمات سے ٹرے بھی سجائی ی جا رھی تھی جب انھوں نے کھنکھار کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا

ان کی طرف مڑ کر وہ کچھ پل کو ساکت ھوئی ی اور بے حد شکوے بھری نگاھوں سے انھیں دیکھا

کون آیا ھے؟

جان بوجھ کر انھوں نے اسے چھیڑا کہ چلو کسی بہانے بات تو کرے

اپکی چہیتی۔۔۔۔۔۔۔۔ سہیلی

ٹھہرے لہجے میں پھنکاری تو وہ قہقہہ روکتے بے حال ھوئے

اچھی ھے ناں وہ؟؟

مزید اسے آگ لگائی ی تو وہ آتش فشاں بنی تن فن کرتی ٹرے اٹھائے باھر نکلی تھی

وہ بھی پیچھے پیچھے چلتے وہاں سب کے بیچ بیٹھے اسی کو نظروں کے حصار میں رکھے ھوئے تھے جبکہ مشعل خونخوار نظروں سے کبھی اسکو تکتی کبھی زاویار کو۔۔۔ نگہت مغرب کی نماز کے لیے اپنے روم میں گ ئی یں تو وہ ریلیکس ھو کر میدان میں اترے

اسکا یہ آتش فشاں جیسا روپ اور ناراضگی کا اظہار انھیں بے حد بھایا محبت کا اظہار تو اسکی جانب سے ھونا نہیں تھا تو اسکا یہ روپ ھی اظہار کے جیسا تھا

یعنی وہ اس قدر جیلس ھو رھی تھی زنیرہ سے

ان کے دل پر ٹھنڈی پھوار سی پڑی

چائے کافی بنانا سیکھ لو تم۔۔۔ ابھی تو مشعل سے منوا لیا کرتا ھوں مگر زندگی بھر تو تمھاری ڈیوٹی لگے گی یہ سو۔۔۔۔۔۔ سیکھ لو زنیرہ

مسکراہٹ دباتے ھوئے انھوں نے زنیرہ سے کہا تو وہ ہونق ھوئی جبکہ مشعل کے سر پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹے تھے

اسکا چہرہ دیکھ کر زاویار کا جی چاھا ساری حدود و قیود بھلا ڈالیں مگر ضبط کیے اسکا سرخ چہرہ دیکھنے لگے

مجھ۔۔۔۔۔ مجھے پیپر کی تیاری کرنی ھے

یہ کہہ کر وہ وہاں سے بھاگی تو زاویار سر جھکا کر دل سے مسکرائے

یہ کیا کیا ھے ؟؟؟

زنیرہ نے حیرت سے انھیں دیکھا جو مسلسل مسکرائے ھی جا رھے تھے

تم نے دیکھا اسکا ری ایکشن ؟

اب اسے منانے میں جو خوشی ھو گی ناں تم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتی

میرے ایک شعر سنانے پر اتنا بھڑکے تھے اور خود اسکو پورا سگنل دے گئے ھو کہ سمتھنگ بِٹوین اس۔۔۔۔۔ انھیں گھورتے وہ بولی تو انکا قہقہہ گونجا تھا

تم اتنا زور مت ڈالو اپنے دماغ پر آگ لگ جائے گی اس میں۔۔۔ انھوں نے شرارت سے اسے کہا تو وہ بھی ہنس دی

نگہت کے آنے پر ٹاپک چینج ھوا تھا

کچھ دیر بعد ھی زاویار کے ایک پرانے دوست آگئے تو ان کو ٹائم دیتے دیتے خاصا وقت ھو گیا

رات کا کھانا بھی اسی دوست کیساتھ کھایا اس چکر میں زنیرہ کو بھی سی آف نہ کر سکے

جب تک فری ھوئے وہ وقت نہ تھا کہ مشعل کے روم میں جاتے۔۔۔ ابراھیم سے آفس اور اسکی پرابلمز ڈسکس کرنے کے بعد صبح مشعل کو منانے کا ارادہ کرتے وہ سونے کے لیے اپنے روم میں آئے تھے

ساری رات بخار میں پھنکنے کے بعد وہ فجر کے وقت ھی سوئی تھی

نگہت کو کال کر کے اس نے اپنے روم میں بلایا تھا تا کہ وہ اسے کوئی دوا دے دیں انھوں نے اسے دو سلائس کھلائے اور وہ دودھ کیساتھ ناک منہ چڑھاتے دوا نگلنے کے بعد آنکھیں موندے لیٹ گئی

زاویار ناشتہ کرنے کچن میں آئے تو نگہت نے انھیں اسکے بخار کی بابت بتایا تھا

”اتنا صدمہ لے گئی لڑکی“ منہ ھی منہ میں کہتے وہ اسکی خیریت پوچھنے کو اٹھے۔۔۔

ناشتہ تو کر لو بیٹا۔۔۔

بس ابھی آیا۔۔۔ ابراھیم کو جواب دیتے وہ کچن سے نکلے

میں بھی جاتا ھوں بچی کا حال پوچھنے۔۔۔۔ ھوا کیا ھے؟ کل تک تو ٹھیک تھی۔۔۔ دوا دی ھے؟ نگہت سے وہ تفصیل پوچھنے لگے تو وہ انھیں دھیرے دھیرے بتانے لگیں

کیسی طبیعت ھے اب؟

بخار کی شدت سے سرخ ھوتے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے انھوں نے سرسری سا پوچھا تھا

ھمم۔۔۔۔۔ ٹھیک ھوں میں۔۔۔۔ مجھے کیا ھونا ھے بھلا۔۔۔۔؟؟؟

زہر لہجے میں اس کے کہنے پر وہ اپنی بے ساختہ آنے والی مسکراہٹ لبوں میں ھی دبا گ ئے

ویسے مشعل۔۔۔۔۔ تمھیں زنیرا پسند نہیں آئ ی کیا؟؟؟ کافی کولڈ بی ہیوی ئر تھا تمھارا اس کے ساتھ۔۔۔ یہ بہت غلط بات ھے کیا سوچ رہی ھو گی وہ کہ زاویار کی مشعل ایسی بد اخلاق ھے

بظاہر لہجہ پر شکوہ بناتے جبکہ اپنے چہرے کے تاثرات کو شرارتی ھونے سے روکتے انھوں نے کہا تھا

دوسری طرف وہ ان کے ”زاویار کی مشعل“ کہنے پر وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ کے رونے لگی

”کہہ کیوں نہیں دیتی کہ محبت کرتی ھو مجھ سے“

وہ بے بسی سے اسکا رونا دیکھتے سوچنے لگے

آگے بڑھ کر اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹائے اور بمشکل اسے اپنے سینے سے لگانے کو مچلتے دل کو سنبھالا

کیا ھوا ھے؟ یوں کیوں رو رھی ھو؟

ان کے اس قدر قریب آنے پر وہ لب کچلتی رونا بھول کر کچھ پل انھیں دیکھے گ ئی ی

وہ۔۔۔۔۔ وہ سر دکھ رھا ھے بہت

نظریں چراتے اس کے کہنے پر وہ لب بھینچ کر رہ گ ے

اگلوا کر رھوں گا تم سے تمھاری منہ زور محبت۔۔۔۔۔

دانتوں کے تشدد سے سرخ لبوں پر گہری نظر ڈالتے انھوں نے تہیہ کیا اور اسے آرام کرنے کا کہتے روم سے نکل گئے

کیونکہ ابراھیم کسی بھی وقت روم میں آنے والے تھے

تائی جی یہ مجھے دے دیں آپ کو آنٹی نے بلایا ھے پلیز آپ ناشتہ کریں جا کر۔۔۔

ان کے ہاتھ سے چائے کے کپ سے بھری ٹرے لیکر وہ کچن سے نکلتی ھوئی ڈائی ننگ ہال میں آئی جہاں سب بزرگ افراد ناشتہ کر رھے تھے

ان دنوں میں وہ سب کیساتھ گھل مل گئی تھی ریزرو سی نیچر ھونے کے باوجود اتنی اپنائیت ملنے کے بعد وہ بھی ان کے اپنے پن کی قائل ھونے کے ساتھ ساتھ انھی کی طرح سب سے پیش آنے لگی

چائے کی ٹرے ٹیبل پر رکھنے کے بعد وہ جانے کو مڑی تو پھپھو نے اسکا ہاتھ پکڑتے روکا

میرے ساتھ بیٹھو بیٹا۔۔۔ مل کر ناشتہ کرتے ھیں

محبت سے انھوں نے کہا تو وہ شرمندہ سی ھو گئی

سندس کی سب کزنز حتی کہ بہن عنبر بھی ابھی تک بغیر ناشتے کے کام کاج میں مصروف تھی تو اسے عجیب لگا ان سے پہلے ناشتہ کرنا

پھپھو آپ کیجیئے نا پلیز۔۔۔ میں ان سب کیساتھ ھی کرونگی سب کی طرف اشارہ کرتی

سہولت سے انھیں کہتے وہ جانے کو پلٹی تو پھپھو کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی جو وہاں موجود افراد سے مخاطب تھیں

یہ بچی مجھے بہت پسند ھے بڑی محبت اور عزت کرنے والی ھے

سب نے انکی تائی ید کی تھی

ان کی بات پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی ی

سب کے ساتھ ناشتہ کرنے کے بعد ایک دوسرے کیساتھ گپیں لگاتے کپڑے پریس کرتے شام کے تین بج چکے تھے

چونکہ سندس اپنے سسرال تھی اور سب لڑکیاں تیار ھونے کو پارلر جارھی تھیں تو بے حد اسرار بلکہ زبردستی اس کو بھی ساتھ بھیج دیا گیا تھا

ایک تو اسکو ساڑھی پہننی تھی دوسرا جانے کیسا میک اپ ھونے والا تھا

بے حد الجھی وہ پارلر پہنچی جہاں اس کے مطابق اسے مشقِ ستم بنایا جانا تھا

تیزی سے بھاگتی ھوئی ی وہ روم سے باھر آئی ی جہاں سب جانے کے لیے تیار کھڑے تھے۔۔۔ ارے عنبر بیٹا جاؤ ثانیہ کو بھی بلا لاؤ جا کر۔۔ پانچ منٹ کا کہہ کر گ ئی ی تھی ابھی تک نہیں لوٹی

سعدیہ (عنبر کی والدہ) نے اسے دوڑایا کیونکہ آدھے لوگ گاڑیوں میں بیٹھ چکے تھے۔۔۔ ولیمہ کا فنکشن ہال میں رکھا گیا تھا اور آدھا پونا گھنٹہ راستے میں ھی لگ جاتا

بس کردیں ثانیہ آپی۔۔۔ کتنی بار پنز کھول کر سیٹ کریں گی اسکو۔۔ ساڑھی بھی دہائی ی دیتی ھو گی کس شہزادی نے مجھے زیب تن کیا ھے کہ مطم ئی ن ھی نہیں ھو پا رھی

عنبر نے اسے چھیڑا جواباً وہ چِھڑ بھی گ ئی ی

نہ تنگ کرو مجھے۔۔۔ یہ کونسا عذاب متھے مار لیا میں نے۔۔۔ مشعل کی بچی نے کہا کہ لے جاؤ ساتھ اچھی لگے گی اب لگ تو ٹھیک ھی رھی ھے مگر کمفرٹیبل نہیں ھوں میں

میں لگاتی ھوں پنز۔۔۔ پلو نہیں سر کتا۔۔۔ ایویں وھم ھورھاھے آپ کو آپی

پنز ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھاتے وہ بولی اور اچھی طرح پن اپ کرنے کے بعد دونوں باھر آئی یں جہاں سب ھی جا چکے تھے بس ایک گاڑی ھی کھڑی تھی

بیٹھیں بیٹھیں زیادہ لیٹ ھوگ ئی ے ھم۔۔۔ عنبر اسکو کہتے گاڑی میں بیٹھی تو اس نے بھی اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا

فرنٹ سیٹ پر سندس کے تایا بیٹھے تھے وہ سوچنے لگی کہ جانے گاڑی ڈرائی یو کون کرے گا تب ھی وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا

اَلسَّلامُ عَلَیکُم ولید بھائی ی

عنبر کی آواز سنتے آنے والے پر نظر پڑتے ھی جھٹکا کھا کر وہ سیدھی ھوئی ی

اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔اس کے ساتھ جاؤ نگی میں۔۔۔۔۔ افففف نہیں

اپنی پیشانی مسلتے اس نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا جس کی ساری توجہ ڈرائی یونگ پر تھی

حسن کو محض جلانے کے لیے اسکی تعریف کی تھی تو وہ آگ بگولا ھو گیا تھا۔ اب تو وہ میری جان ھی لے لے گا کہ اس کے ساتھ پہنچی ھوں میں ہال میں

چُوڑاانسان۔۔۔۔۔۔۔ کیا ضرورت تھی بلیک ٹوپیس میں آنے کی۔۔۔۔ اور کیا آفت آئی ی تھی مجھے آج ھی بلیک کلر پہننے کی

خوامخواہ ایک اور موقع ملے گا اس بدتمیز کو مجھ پر چڑھائی ی کرنے کا

تیکھی نظروں سے اس نے مرر میں جیسے ھی دیکھا تو اسکو اپنی ھی طرف دیکھتے پایا گڑبڑاتے ھوئے نظروں کا زاویہ تبدیل کر کے وہ بے مقصد ھی بالوں کو سنوارنے لگی جو کھلی کھڑکی سے آتی ھوا کے باعث بار بار اس کے گالوں کو چوم رھے تھے

ایسے جان لیوا منظر پر ولید کا دل گھائل ھوا۔ مسکراہٹ دبا کر اس نے گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کی کیونکہ پہلے ھی خاصی دیر ھو چکی تھی

بخار ک نقاہت ابھی باقی تھی اور پیپر کی تیاری کی ٹینشن الگ۔۔۔۔ نہا کر خود کو فریش کرنے کے بعد چائے بنا کر وہ کچن سے نکلی تب ھی اسے زاویار آتے دکھائی دئیے

صبح بے اختیار ھو کر اپنے رونے کو یاد کرتے اس نے اپنے لب بھینچے۔۔۔ زاویار نے اسے نہ دیکھا تھا وہ سیدھا اپنے روم کی طرف گئے تو اس نے سکھ کا سانس لیا کیونکہ ابھی وہ ان کا سامنا نہیں کرنا چاھتی تھی

نگہت ملازمہ سے گھر کے پچھلی جانب بنی لانڈری کی صفائی کروا رھی تھیں

وہ سست روی سے چلتی ھوئی اپنے روم میں چلی آئی

چائے کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر ہئیر برش اٹھایا اور الجھے بال سنوارنے لگی

آنکھوں میں عجیب سی ویرانی تھی جانے دل میں کہا سمائی بھر بھر کے آنکھوں میں کاجل لگایا اور بغور اب اپنا تنقیدی جائزہ لینے لگی

وہ آئینے میں اپنی ادا دیکھ رھے ھیں

مر جائے کہ جی جائے کوئی ان کی بلا سے

آواز پر وہ اچھل کر مڑی تو ان کو گہری نظروں سے اپنی طرف دیکھتے پایا

ہڑبڑا کر بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر خود پر پھیلایا تب تک وہ چند قدم کا فاصلہ طے کرتے اس تک آئے اور ہاتھ میں پکڑی فائل کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا تھا

اسے لاسٹ ٹائم زنیرہ سے کی گئی انکی بات یاد آئی تو شکوے بھری نظروں نے سوال اٹھایا جسکو سمجھتے وہ منہ نیچے کیے دھیرے سے ہنسے

اتنا ھی جان پائی ھو مجھے ؟؟؟

میری زندگی میں کوئی اور ھو سکتا ھے یہ تم سوچ بھی کیسے گئی۔۔۔؟؟ حیرت ھے مجھے

”مرد کی دی گئی عزت ھی محبت ھوتی ھے“

انکی بات پر وہ نظریں چرانے لگی

ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔ تھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر اسکا چہرہ اپنی جانب موڑا تو اسکی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگیں۔۔۔ اور چہرے پر گلال اترنے لگا جو مقابل کو ضبط کے کنارے تک لے آیا

کیا مجھے کچھ کہنے کی ضرورت ھے؟ کیا میرے ہر اک عمل نے باور نہیں کروایا تمھارا مقام میری زندگی میں؟

بدگمانی, شک, غلط فہمی, تہمت, الزام یہ سب وہ سیڑھیاں ھیں جن پر پاؤں رکھتے ایک ایک کر کے اترتے ھوئے کوئی بھی خوبصورت رشتہ پاتال سی گہرائی میں منہ کے بل جا گرتا ھے جہاں اس رشتے کہ بس موت ھوتی ھے

آئندہ کبھی بھی کچھ بھی محسوس کرو۔۔۔ تمھیں لگے تمھارے ساتھ کچھ انفئیر ھے تو ڈسکس کرنا ھے پہلے۔۔۔۔ بغیر کوئی نتیجہ اخذ کیے

اوکے؟؟؟؟

سر ہلاتی وہ رخ موڑ گئی تو اسکی آبشار سی زلفیں نظروں کے سامنے آئی تھیں

ستائی‌ش سے دیکھتے انھوں نے بالوں کو چھونے کے لیے ہاتھ بڑھانا چاہا مگر خود پر قابو کرتے ھوئے ٹیبل پر پڑا چائے کا مگ اٹھا کر لبوں سے لگایا

ھا۔۔۔۔۔۔۔یہ میری جوٹھی ھوتی تو؟؟؟؟

اس نے حیرت سے انھیں اپنی چائے پیتے دیکھ کر پوچھا تو انکی نگاھوں میں جذبے لو دینے لگے

تو۔۔۔۔۔۔۔زیادہ میٹھی ھوتی

گھمبیر تا سے کہتے معنی خیز نگاھوں سے اسکو تکتے مگ واپس ٹیبل پر رکھا اور روم سے نکلتے چلے گ ئ ے

جبکہ وہ سن کھڑی تھی حواس واپس آئے تو شرمیلی سی مسکراہٹ نے لبوں کا احاطہ کیا مگ اٹھا کر انکی چھوڑی ھوئ ی چائے کا ابھی پہلا سپ ھی لیا تھا جب وہ پھر روم میں اینٹر ھوئے

گڑبڑاتے ھوئے اس نے مگ ٹیبل پر واپس رکھا

انھوں نے حیرت سے اسکا بوکھلانا دیکھا پھر جیسے سب سمجھتے ھی شرارت سے مسکرائے تھے

ھائے۔۔۔۔۔

لہجے میں مصنوعی حسرت سموتے انھوں نے اسے چھیڑا

مجھے پسند ھیں تیرے کھلے گیسو

تمھیں پسند ھے میری جوٹھی چائے

اس نے بے اختیار اپنی آنکھیں میچ کر نچلا لب دانتوں میں دبایا

اسکو شرم سے بے حال دیکھتے ھوئے وہ ٹیبل پر پڑی فائ ل اٹھاتے اسکی جانب ذرا سا جھکے

مشعل کی سانس سینے میں ھی اٹک گ ئ ی

ریلیکس۔۔۔۔۔جا رھا ھوں

مسکراہٹ دباتے اسے کہا اور روم سے باھر نکلتے دروازہ بھی بند کر گئے

بے دم ھو کر وہ بیڈ پر بیٹھی اپنی سانسیں معمول پر لانے لگی

ہال پہنچتے ھی وہ گاڑی سے نکلی۔ اسکی کوشش تھی کہ حسن کی نظر میں آنے سے پہلے ھی اس گاڑی سے دور ھو جائے جس سے یہ بات حسن کے علم میں آتی کہ وہ ولید کے ساتھ آئی ھے مزید ستم ان کے ڈریسیز کی میچنگ۔۔۔۔ وہ سوچتے ھی بے بسی سے دانت کچکچا کر رہ گئی

عنبر کے ساتھ چلتے اسے اندازہ تک نہ تھا کہ محترم ولید بھی خراماں خراماں اس سے ایک قدم پیچھے چلے آرھے ھیں ساڑی کی فال کو درست کرتی وہ ایک دم لڑکھڑائی جب ولید ایک دم اسے تھامنے کو آگے بڑھا تھا اس سے پہلے کہ وہ اسے ہاتھ لگا پاتا وہ اسے سرد لہجے میں تھینک یو کہتے سنبھلی تب ھی حسن وہاں پہنچا جس نے سلگتی نگاھوں سے یہ منظر دیکھا تھا

چلو۔۔۔۔۔ اسکا ہاتھ تھام کر وہ اندرونی حصے کی جانب بڑھا وہ اس کے ساتھ کھنچتی چلی گئی اس نے حسن کے تاثرات جاننے چاھے مگر کچھ اخذ نہ کر سکی کیونکہ وہ ناک کی سیدھ میں سپاٹ چہرہ لیے اسکے ہمراہ چل رھا تھا

رنگ و بُو کا سیلاب اور ہر قسم کی فکر سے آزاد چہرے بات بے بات قہقہہ لگاتے لوگ اور اس پر خواتین کی بے باک سی ڈریسنگ۔۔۔ خاصے آزاد خیال لوگ تھے اسے اس ماحول سے گھٹن کا احساس ھوا

تب ھی ایک ٹیبل پر اس کے لیے چیئر گھسیٹ کر حسن نے بیٹھنے کو کہا تو وہ بغیر چوں راں کیے بیٹھ گئی

اللہ۔۔۔۔۔۔ اب یہ میری کلاس لے گا۔۔۔۔ ھونٹ بھینچے وہ سوچ گئی

جبکہ حسن تو کسی اور ھی جہان میں تھا۔۔۔ ہاں اسے غصہ آیا تھا دونوں کو ساتھ دیکھ کر مگر پھر سارا غصہ ثانیہ کے حسن کے آگے ماند پڑتے پڑتے گم ھو گیا

ایسا روپ کہاں دیکھا تھا اس نے ثانیہ کا۔۔۔ وہ نظر بھر کر اسے دیکھ بھی نہیں رہا تھا کہ کہیں اسکی نگاھیں اس کے دل کا راز نہ اگل دیں جس سے ابھی وہ خود نظریں چرا رہا تھا

ثانیہ۔۔۔

وہ مسلسل اپنے ناخنوں کو دیکھتی اس کے متوقع غصے سے خائف تھی جب حسن نے دھیرے سے اسے پکارا گہرہ سانس بھر کر خود کو تیار کرتے ہوئے اس نے حسن کی جانب دیکھا۔۔۔ جانے کیا کیا آنکھوں پر رنگ اور حد یہ کہ نقلی پلکیں تک لگائے اس کی آنکھیں قیامت لگ رھی تھیں

اسکی آنکھیں بتاؤں کیسی ھیں
جھیل سیف الملوک جیسی ھیں

یہ شعر اس کے لبوں پر آتے آتے رکا آنکھوں سے بمشکل نظریں ہٹاتے دھیان لبوں تک گیا جہاں گہری سرخ لپ اسٹک سجی تھی

اففف اسکے نچلے ھونٹ میں دنیا کا آدھا فساد چھپا ھے۔۔۔ وہ منہ ھی منہ میں بڑبڑا کر رہ گیا

اور ثانیہ جو اس کے اتنی گہری نظروں سے دیکھنے پر سمٹ رھی تھی اسکو مراقبے میں جاتا دیکھ کر شرم وحیا کو دفع دور کرتی میدان میں اتری

اتنا لفنگوں کی طرح کیوں دیکھ رھے ھو؟؟؟ اللہ۔۔۔۔۔ کبھی کوئی ی حسین لڑکی نہیں دیکھی نہ تم نے۔۔۔ سر کو جھٹکنے پر بال جو ہلکا سا لہراتے ہوئے آگے کی طرف آئے تو حسن نے بے اختیار سر ہلاتے خود کو ہوش میں لانے کی سعی کی

ایک تو خود چائے جیسی رنگت ہے تمھاری دوسرا رنگ کالا پہن لیا تیسرا بال کھول لیے چوتھا لال ولال ھونٹ۔۔۔ بلکل کوئی ی خون آشام ڈائی ن لگ رھی ھو

حیرت سے منہ کھولے وہ اسکی لن ترانیاں سننے لگی۔۔۔

اچھا نظریں تو کچھ اور ھی کہہ رھیں تھیں

آہاں۔۔۔۔۔ پڑھ پاؤ گی نظریں میری؟؟؟

لہجہ اور نگاھیں دونوں ھی بدلیں تو وہ سٹپٹاتے ھوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی

تبھی عنبر مونا اور ان کی کچھ کزنز ثانیہ کو سندس سے ملوانے سٹیج پر لے گ ئی یں جبکہ حسن حمدان کے بلانے پر اٹھ کھڑا ھوا

ھلکے پست ئی ی رنگ کے لانگ فراک میں سندس کل کی نسبت آج زیادہ حسین لگ رھی تھی دولہا دلہن کے دائی یں بائی یں بیٹھ کر پکس بنوانے اور گفٹس دینے کے بعد وہ سٹیج سے نیچے اترے تبھی ولید اس کے سامنے آیا۔۔۔ اگر وہ نہ رکتی تو یقیناً اس سے ٹکراؤ ھو جاتا

ناگواری سے اس نے نظریں اٹھائی یں تو وہ خبیث مسکراہٹ لیے اسے تک رھا تھا دِکھنے میں اچھا خاصا مہذب مگر اس حرکت کے بعد وہ اسے زھر لگا

جلد ملتے ھیں۔۔۔

کیا ھوا؟؟؟ حسن نے جاتے جاتے پیچھے مڑ کے دیکھا وہ ہنوز سٹیج کے قریب ھی کھڑی تھی اس تک جا کر پوچھنے پر وہ چونکی۔۔۔ ولید یقیناً جا چکا تھا

حسن کو دیکھتے اس نے نفی میں سر ہلایا اور اسکے ساتھ چل دی

کانوں میں ولید کا جملہ "جلد ملتے ھیں" گونج رھا تھا

ڈونٹ وری بابا۔۔۔۔ میں سنبھال لونگا سب۔۔۔ آپ وہاں کا مسئلہ سلجھا آئیں

خود کا بھی خیال رکھنا ھے اور شوگر ھائی ی نہ ھو آپ کی پلیز پرہیز کیجیئے گا کچھ بھی ایسا کھانے سے جس سے شوگر لیول ڈسٹرب ھوتا ھو

ابراھیم سے گلے ملتے وہ واپس جانے کو مڑے۔۔۔ انھیں ائیرپورٹ ڈراپ کرنے کے بعد حسن کو فون کیا حال چال پوچھا اور واپسی کی بابت تفصیل جاننے لگے

وہ لوگ آج ھی واپس آنے والے تھے اور انکا پلان تھا کہ حسن کے آنے سے پہلے اسکا برتھڈے پریزنٹ لے آئیں

وہیں سے گاڑی مارکیٹ کی طرف موڑی اور حسن کے لیے کافی سوچ بچار کے بعد لیپ ٹاپ خریدا پچھلا لیپ ٹاپ بھی انھوں نے ھی اسے تین سال پہلے دیا تھا تو سوچا اب چینج ھو جانا چاھیے یقیناً اس کو پسند بھی آتا

مشع کے لیے آئی سکریم پیک کروا کر گاڑی گھر کی جانب موڑی تو لب آپ ھی آپ مسکرانے لگے وہ دشمنِ جاں اور اس کی بدحواسیاں بوکھلاہٹیں دل میں میٹھا سا درد جگانے لگیں

”میری جھلی سی محبت“

زیرِلب کہتے وہ سرشار ھوئے۔۔۔ قسمت سے بلکل انجان جو جانے کیا گل کھلانے والی تھی

کیا ھوا ھے ؟؟؟ گونگے کا گڑ کھا لیا ھے کیا تم نے جو اتنی خاموش ھو؟؟

اسکی مسلسل خاموشی سے حیران ھوتے حسن نے پوچھا تھا

وہ لوگ آدھا گھنٹہ پہلے ھی سب سے مل کر واپسی کے سفر پر گامزن تھے مگر ثانیہ چپ چپ سی تھی اور یہ چپ حسن کو بے حد کھلی

ھمممم کچھ نہیں۔۔۔

ٹیل می ثانیہ ادروائی زیو نو می۔۔۔ دھمکاتے ھوئے اس نے پوچھا تو وہ اس پر ایک نظر ڈال کر رہ گ ئی ی

ولید بہت۔۔۔۔۔۔ عجیب تھاناں حسن؟؟

کچھ کہا اس نے؟ جبڑے بھینچتے اس نے پوچھا

حسن؟؟

اسکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی ی تو وہ بے حد پریشان ھوتا گاڑی روک گیا

بتاؤ مجھے کیا ھوا ھے کیا کہا ھے اس نے تمھیں؟ کوئی یک ثانیہ۔۔۔ اسکے چیخ کر پوچھنے پر وہ دہل گ ئی ی

مجھے کہتا۔۔۔ جلد ملیں گے

گھٹی گھٹی آواز میں وہ بولی تو اسکی ماتھے کی رگ غصے کے باعث پھولنے لگی

کب کہا؟

جب ھم سٹیج سے اترے تھے تب ھی

تو مجھے کیوں نہیں بتایا تم نے تبھی منہ توڑ دیتا اسکا میں۔۔۔ اسکو ایک بار کہہ دیا کہ منگیتر ھو تم میری تو اسکو کیا تکلیف تم سے بات بھی کرنے کی۔۔۔ میری ملکیت کی طرف دیکھنے کی ہمت بھی کیسے کی اس نے۔۔۔

بولتے بولتے وہ رکا اور ٹھٹھک گیا جبکہ وہ بھی اپنی جگہ سناٹے میں آگ ئی ی تھی

اقرار کے لمحے یوں ان کے بیچ آئے تھے کہ جہاں وہ شرم سے گڑی وہیں اس نے پہلے حیرت سے اپنا جی ٹٹولا جہاں واقعی وہ پوری آب و تاب سے براجمان تھی اور پھر خود کو کوسا کہ کیوں کہہ دیا یہ سب

میرا مطلب کہ اسکو یہی لگنا چاہیے تھا کہ تم ملکیت ہو میری مگر خیر تم پریشان مت ہو سب ٹھیک رہے گا او کے

اسکو تسلی دی تھی یا شائید خود کو۔۔۔ بہرحال بات کا اثر زائل کرنے کی کوشش کی تھی جو کہ کافی حد تک کامیاب رہی تھی

اور وہ خود سے جنگ میں مصروف تھی کہ کیوں دل نے اسے ہی چن لیا تھا جسکو پرواہ تک نہ تھی اسکی۔۔۔ بس ہر وقت کا مذاق اور غیر سنجیدگی ہی جسکا خاصا تھی

روح اسکو طلب کر بیٹھی تھی

یہی تو ہے میری مشکل بہت نازک ہے میرا دل
تیرے سینے میں پتھر ہے تجھے کس بات کا ڈر ہے ؟
میں تجھ کو لاکھ بہکاؤں تجھے الجھاؤں بھٹکاؤں
تُو اپنے راستے پر ہے تجھے کس بات کا ڈر ہے ؟
تُو مجھ کو چھوڑ جائے گا تعلق توڑ جائے گا
مجھے اس بات کا ڈر ہے تجھے کس بات کا ڈر ہے ؟

مھیں سچی بہت مس کیا میں نے۔۔ پتا ہے بخار بھی ہو گیا تھا مجھے بیمار تھی میں۔۔۔۔

لاڈ سے ثانیہ کو کہتی وہ بہت معصوم بچی لگی۔۔ حسن نے اسے اپنے ساتھ بٹھایا اور پیپر کا پوچھنے لگا

ساری باتیں چھوڑیں بھائی۔ مجھ بتائیں کیسے رہ لیا اتنا وقت ایک ساتھ؟؟ بغیر لڑائی کے۔۔۔ بہت حیرت ہے مجھے

بس تمھارے بھائی ی پر ترس کھا لیا۔۔۔ اکیلا بیچارا رونے لگ جاتا تو بھئی ی مجھے تو تجربہ بھی نہیں مردوں کو چپ کروانے کا

ھاھاھا۔۔۔۔۔۔ ٹھنڈا جوک تھا یہ کافی۔۔۔ ہنسی نہیں آئی ی بی بی

میں بتاؤں رو کون رہا تھا ھاں۔۔ گاڑی میں آتے کون رونے کا پروگرام بنا کے بیٹھا تھا

ہونہہ۔۔۔ آئی ی بڑی

حسن نے اینٹ کی مانند بات کی

مجھے تو تم چھیڑو ھی مت ورنہ بتاؤں میں کہ کیسے کیسے تم جیلس ھوئے تھے جب کوئی ی میرے ساتھ بیٹھ گیا تھا آ کر۔۔۔۔۔ آیا بڑا۔۔۔۔۔ ہونہہ

اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دیتی تو نیند کیسے آتی بیچاری کو

اپنی چونچیں لڑاتے انھیں پتا ھی نہ چلا کہ مشعل وہاں سے جا چکی تھی زاویار کے آنے تک یونہی لڑتے ہنستے نگہت کیساتھ وقت گزارتے رہے جبکہ وہ اپنے روم میں پیپر کی تیاری کر رھی تھی کل پیپر بھی تھا تو اس نے ذرا سیریس ھو کر توجہ پڑھائی ی کی طرف کی

کھانا وہ چونکہ دوپہر کو کھا چکی تھی تو بھوک محسوس نہ ھوئی ی تب ھی اسے یاد آیا کہ نگہت نے فریج میں رکھی آئی سکریم کا ذکر کیا تھا جو زاویار دے کر گئے تھے مگر وہ تب روم سے نہ نکلی تھی

وہیں بیٹھے بیٹھے اس نے ثانیہ کو میسیج کیا کہ روم میں آتے ھوئے آئی سکریم لیتی آئے ساتھ ھی زاویار کو بھی میسیج میں سوری بھیجا کیونکہ وہ زنیرہ کی وجہ سے جو بدگمان ھوئی ی تھی اس کی پریشانی میں ان کو کافی بنا کر دینا چھوڑ چکی تھی

انھیں میسیج کرنے کے بعد سیل کو آف کیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر کوئی ی بھی رپلائے آیا تو اسکا دھیان پھر کتابوں میں نہیں لگنا تھا

بری طرح کتابوں میں غرق ھوئے کافی دیر ھو چکی تھی تقریباً ساڑھے دس بجے ثانیہ روم میں آئی ی ہاتھ میں اس کے حصے کی آئی سکریم کا چھوٹا سا باؤل تھا

کتابوں کو ایک سائیڈ پر کرتے بیڈ پر ھی نیم دراز ھوتے اس نے زوردار انگڑائی ی لی

تھک جاؤ گی اب ذرا ریسٹ بھی کر لو۔۔۔۔

کرتی ھوں ریسٹ بھی۔۔۔ پکس تو دکھا دے یار شادی کی

اس نے مصنوعی ناراضگی دکھاتے کہا تو وہ ساتھ جڑ کے بیٹھتے ایک ایک تصویر پر سیر حاصل گفتگو کرنے لگیں

بھائی کہتے کہ کل ڈنر باھر کرنا سب نے حسن کی برتھ ڈے سیلیبریشن یو نو۔۔

اوہ ہاں اچھا یاد کروایا۔۔۔ مجھے تو آج کل کچھ یاد نہیں رہتا۔۔۔ شکر ھے گفٹ لے آئی ی تھی پہلے ھی وہ جس پر زاویار بھائی ی نے ڈانٹا تھا شائی د تمھیں۔۔ ثانیہ نے اسکو چھیڑا۔۔۔ اسے لگا کہ مشعل کو برا لگے گا مگر اس کے ذہن پر گاڑی والا سین لہرایا تو ہاتھ پیر جھنجھنا اٹھے وہ وقت سوچتے ھی۔۔۔ جس کو وہ اپنی زندگی میں کبھی فراموش نہں کر سکتی تھی

سو گ ئی ے سب؟؟؟

اس کے چہرے سے کچھ ظاھر نہ ھو جائے اس نے بات بدلی تو ثانیہ نے اسکو بغور دیکھا اور جانچا

بدلے بدلے سے میرے سرکار نظر آتے ھیں۔۔۔ شکل کو کیا ھوا ھے لڑکی۔۔۔ سرخ پڑ گ ئی ی ھے رنگت۔۔۔۔ اور آنکھیں بھی کچھ کچھ۔۔۔۔۔؟؟

آنکھیں گھماتے اس نے پوچھا تو وہ اسے گھورتے ھوئے ادھر ادھر کی باتوں میں لگا گ ئی ی

مجھ پر دم کرو مرشد
وہ میری آنکھوں سے ظاھر ھونے لگا ھے

جلدی جلدی آٹا گوند کر ناشتے کے لیے پیڑے بناتے ھوئے وہ ساتھ ساتھ یہ بھی سوچ رھی تھی کہ حسن کے اٹھتے ھی اسے وش کرے گی۔۔۔ رات ڈنر پر کیا پہنے یہ سوال بھی اسے پریشان کر رھا تھا

چائے کے لیے پانی رکھا تب ھی زاویار اور مشعل اکٹھے کچن میں آئے

صبح صبح ناشتہ کرنے کا دل نہیں چاھتا کیوں زبردستی کروا رھے ھیں۔۔۔

منہ بسورتے مشعل نے زاویار سے کہا تو وہ آنکھوں سے ھی اسکو بیٹھنے کا کہتے ناشتہ اس کے اسکی طرف کھسکانے لگے

ثانیہ نے یہ منظر دیکھتے اپنی مسکراھٹ دبائی ی۔۔۔

”سہی اس چھوٹی سی لڑکی نے میرے بھائی ی کو اپنا شیدائی ی بنایا ھوا ھے“

آھم آھم۔۔۔۔۔ بھائی ی آپ بھی تو کریں یا اسے دیکھنے سے ھی پیٹ بھرنا ھے اپنا؟؟

شرارت سے اس نے کہا تو وہ پہلے حیرت اور پھر اسے سرزنش کرتی نگاھوں سے دیکھ کر رہ گ ئی ے

جبکہ مشعل اپنی جگہ چور سی ھو گ ئی ی تھی

ارے امیر زمت ھو یار۔۔۔۔۔ کوئی ی دیکھے نہ دیکھے میں تو دیکھو گی اور ھر بات جانتی بھی ھوں سو۔۔۔۔ جسٹ چِل

دونوں کو دیکھ کر کہتی وہ توے پر ڈالے پراٹھے کی طرف متوجہ ھوئی ی

جوس کا گلاس پی کر ٹیبل پر رکھتے ھی وہ اٹھے اور ثانیہ کو ایک چپت لگائی ی

یہ بہنیں بھی ناں۔۔۔۔۔ رحمتیں ھوتی ھیں

پیار سے اسکو ساتھ لگاتے وہ کچن سے نکلے تو مشعل بھی ان کے پیچھے بھاگی جو مارے باندھے ھی ناشتہ کر رھی تھی کچھ اسکو ثانیہ کی نظریں بھی ڈسٹرب کر رھی تھیں

واپس آؤ گی تو پوچھونگی۔۔۔ ابھی پیپر دے آؤ سکون سے۔۔۔۔۔ اسے چھیڑتے ھوئے ثانیہ نے پیچھے سے ہانک لگائی ی تو اسے زاویار پر غصہ آنے لگا

کا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی اب وہ مجھے تنگ کرے گی۔۔۔۔ گاڑی میں بیٹھتے ھی ناراضگی سے کہتے ھوئے اس نے انھیں دیکھا

تو تم نہ تنگ ھونا

بڑے سکون سے جواب آیا جو اسے بے سکون کر گیا

ایسے کیسے نہ تنگ ھوں میں بھلا۔۔۔۔ بہت برے ھیں آپ زر۔۔۔۔ مجھ سے اب اسی ٹینشن میں پیپر بھی نہیں دیا جانا ٹھیک سے

وہ جو اپنی ھی دھن میں بول رھی تھی اسکی زبان کو بریک تب لگا جب زاویار نے اسکا ایک ہاتھ پکڑ کر اسٹیرنگ پر رکھ کر اپنے ہاتھ اس پر رکھتے ڈرائی یونگ جاری رکھی

ایسا کرنے سے وہ انکی طرف جھک آئی ی تھی

اب بولو۔۔۔۔ کیا کہہ رھی تھی تم۔۔۔۔ مسکراہٹ لبوں میں دباتے انھوں نے اسے جذبے لٹاتی نگاھوں سے ایک پل کو دیکھا

ان کے ہاتھوں کے نیچے دبا اسکا ہاتھ کانپا جسکی کپکپاہٹ کو محسوس کرتے ھوئے زاویار کے دل نے ایک بیٹ مس کی کالج کے آنے تک وہ اپنی جگہ منجمد رھی اور زاویار بھی اس وقت کی خوبصورتی محسوس کرتے سرشار تھے

کالج گیٹ کے سامنے گاڑی روکتے ھی اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے نیچے سے نکالا۔۔۔

کبھی کبھی جی چاھتا ھے راستہ ختم ھی نہ ھو۔۔۔۔ اسکی طرف جھکتے انھوں نے سرگوشی کی تو وہ انھیں اللہ حافظ کہتی ھوئی ی گاڑی کا دروازہ کھول کے کالج کی طرف تیزی سے بڑھی

اسکو جاتا دیکھتے مسلسل مسکان نے ان کے لبوں کا احاطہ کیے رکھا تھا

ڈور ناک کیا مگر جواب نہ پا کر وہ ھولے سے ناب گھماتی اندر چلی آئی ی

سر تک کمبل تانے وہ دنیا جہاں سے بے خبر گدھے گھوڑے بیچ کر سو رھا تھا اس قدر گہری نیند تھی اسکی۔۔۔ اسکو کچھ خبر نہ تھی کہ کمرے میں کوئی ی اور بھی موجود ھے

دن کے بارہ بج چکے تھے مگر موصوف کی ابھی صبح ھی نہیں ھوئی ی تھی

کمبل اس کے سر سے کھینچتے اس نے اپنی ھی شامت بلوائی ی

اگلے ھی پل اسکا چہرہ نظروں کے سامنے تھا مندی مندی آنکھوں سے اسکو کچھ دیر دیکھنے کے بعد جیسے جیسے حواس بیدار ھوتے گئے ویسے ویسے نگاھوں میں خمار اترتا گیا

دنوں بازو سینے پر لپیٹے وہ اسکے یوں دیکھنے پر نروس ھوتی جو نہی پیچھے ھونے لگی تو حسن نے اسکے دوپٹے کا پلو پکڑتے ھوئے اسکی کوشش ناکام بنائی ی تھی

گزشتہ رات کی سحر اس قدر دلفریب ھوگی معلوم نہ تھا۔۔۔۔

سحر نہیں دوپہر۔۔۔ ثانیہ نے بے اختیار دانت پیسے۔۔۔۔ دو موڈ ھی آن رھتے ھیں ٹھرک اور مذاق

سر جھٹکتے اس نے اپنا غصہ دباتے اسے دیکھا جو اسکے پلو کو اپنے چہرے پر رکھے کسی اور ھی جہانوں کی سیر سے لطف اندوز ھو رھا تھا

اوئے۔۔۔۔۔ دوپٹے کا پلو اس کے چہرے سے کھینچتے ھوئے وہ چیخی تو حسن ہڑبڑاتے ھوئے اٹھ بیٹھا

تم واقعی میں ھو یہاں ؟؟؟

اس پر جیسے ھی نظر پڑی تو حیرانی سے اس نے استفسار کیا

سوئی ی قوم۔۔۔۔۔۔ مبارک ھو سالگرہ تمھیں۔۔۔۔ بیڈ کی ایک سائیڈ پر ذرا سا ٹکتے اس نے گویا حسن پر احسانِ عظیم کیا تھا

یوں وش کرتے ھیں؟

تو اور کیا بینڈ باجا بھی ساتھ لاتی۔۔۔۔۔

اس کے شکوے پر وہ ترخ کر بولی تو وہ ہنس دیا

سدھر جاؤ تم۔۔۔ ذرا جو میٹھا بول بولا ھو کبھی تم نے

تم سے برداشت کہاں ھوتے ھیں میرے میٹھے لہجے۔۔۔۔ اس نے ناک پر سے مکھی اڑائی ی

ہاں۔۔۔۔۔ یہاں۔۔۔۔ سیدھا دل پر لگتے ھیں۔۔۔ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ھوئے وہ اسکو مزید نروس کر گیا تو اس نے اپنا گفٹ اس کے سامنے کیا

یہ۔۔۔۔۔۔ گفٹ۔۔۔ لیا تھا تمھارے لیے

اٹک اٹک کر کہتی وہ اسے محضوظ کر گ ئی ی

ھائے اوئے نہ کر نوازشیں۔۔۔۔ میں کرنے لگا تو سہہ نہیں پاؤ گی تم۔۔۔۔ مسکراہٹ جو اس کے لبوں سے جدا ھی نہ ھو رھی تھی مزید بے قابو ھوئی ی

فضول نہیں بولو۔۔۔۔ شام کو یہی پہننا۔۔ اچھا لگے گا مجھے۔۔۔ کہہ کر وہ جانے کے لیے مڑی تو وہ ایک ھی جست میں اس تک پہنچتے ھوئے اسکی کلائی ی تھام گیا

اپنی بے باک نظریں اسکی حیران نظروں میں گاڑتے ھوئے وہ دنیا جہاں بھولا۔۔۔۔

"شکریہ جادوگرنی"

بڑی مشکلوں سے خود کو اس کے سحر سے آزاد کرواتے اس کی اور ذرا سا جھکتے ہوئے بولا

جواباً وہ محض سر ہلاتے روم سے بھاگی تھی

کچن میں آکر اپنی سانسیں درست کرتے ہوئے وہ بے ساختہ شرماتے ہوئے مسکرادی

میں چاکر تیری ازلوں سے
تو افضل خاص الخاص پیا
مجھے سارے درد قبول سجن
مجھے تیری ہستی راس پیا
میرا شام سلونا شاہ پیا
مجھے مار گئی ی تیری چاہ پیا

طبیعت تو ٹھیک ہے ناں۔۔۔ ؟؟؟ میڈیسین لے رہے ہیں پراپرلی؟

ہاں بلکل ٹھیک ٹھاک ہوں گھر سب خیریت ہے؟ زاویار سے تو صبح ہی بات ہوگئی ی تھی میری۔۔۔ تم کیسی ہو باقی بچے کیسے ہیں ؟

ابراہیم نے اپنی خیریت بتاتے ہی نگہت سے باقی سب کا پوچھا تھا وہ انھیں تفصیل سے جواب دینے لگیں

مجھے دیجی ئی ے گا ممانی۔۔۔ ان کے ہاتھ سے فون لیتے وہ ابراہیم سے شکوے کرنے لگا

مری بر تھ ڈے پر نہیں آپ یہاں یار ماموں یہ کیا بات ہوئی ی مس کر رہا ہوں آپ کو بہت۔۔۔۔ جواباً جانے انھوں نے کیا کہا تھا وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا

میرے جانے سے پہلے پہلے آجائی یے گا پھر تو دو سال مزید دور ھی رہنا ھے

بات کرتے کرتے اس نے نگہت کے گرد اپنا بازو پھیلا کر انھیں اپنے حصار میں لیا

وہ مزید کچھ دیر بات کرتا رھا وقتاً فوقتاً نگہت کو دیکھ کر مسکراتا رھا

فون بند کر کے اس نے ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ھوئے انھیں اپنے گلے لگایا

وہ سمجھ گ ئ یں کہ اسے شدت سے اپنے والدین یاد آئے ھیں وہ ہر سال اپنی سالگرہ پر کچھ زیادہ ھی ان کو یاد کیا کرتا تھا تب وہ ابراھیم اور نگہت میں ھی سکون تلاش کرتا

”ہیپی برتھ ڈے“

اسکی پیٹھ تھپکتے ھوئے نگہت نے اسکا چہرہ دیکھنا چاھا وہ جانتی تھیں کہ آنکھیں بھیگی ھو نگی۔۔۔۔ انکی اپنی پلکیں بھی نم تھیں

ایک انگلی سے اپنے آنسو کو آنکھ کے کنارے سے اٹھا کر اڑاتے ھوئے وہ سابقہ موڈ میں لوٹا

چلیں ناشتہ دے دیں۔۔۔۔ خود بنا کر میری سالگرہ کی خوشی میں۔۔۔ ہنستے مسکراتے وہ ان کو بھی دکھ سے باھر لے آیا جو اس کے والدین کے نہ ھونے کا دونوں پر وارد ھوا تھا

پیپر دے کر واپسی پر حسن نے اسے پک کیا تھا اسے اسکا گفٹ دینے کے بعد مشعل نے کھانا کھایا اور اپنے کچھ نوٹس لیے ٹی وی لاؤنج میں ھی آ کر بیٹھ گ ئ ی

تا کہ ثانیہ کے ساتھ مل کر شام کو حسن کی جیب کیسے خالی کروانی ھے اس کا پلان بنا سکے

نوٹس پر ھی آڑی ترچھی لکیریں کھینچتے ھوئے ثانیہ کے ساتھ بات بے بات ہنستے وہ سب فراموش کیے بیٹھی تھی زاویار آفس سے آنے کے بعد وہیں آ کر بیٹھے تو اسکی زبان کو بریک لگی

ماں کہاں ھیں ثانیہ؟

بھائی وہ حسن کیساتھ مارکیٹ گ ئی ی ھیں ابھی

آپ کب آئے؟ مجھے پتا ھی نہیں چلا۔۔۔۔ اچھنبے سے اس نے زاویار سے پوچھا

جب زوروشور سے باتوں میں مگن تھی تم۔۔۔ پیپر کیسا ھوا ھے اور دکھاؤ یہ کیا پڑھ رھی ھو؟

اس کے ہاتھ سے نوٹس لیتے ھوئے وہ اسی کے برابر بیٹھے تو وہ غیر محسوس انداز میں ذرا پرے کو سرکی

یہ کیا بنایا ھے؟

ہنستے ھوئے انھوں نے پوچھا تو وہ اپنی جگہ شرمندہ ھو گ ئی ی مگر پھر ڈھیٹ بنتے ہنسنے لگی

یہ ناں آپکا سکیچ بنایا ھے میں نے۔۔۔۔ پیج کو الٹ پلٹ کر دیکھتے اور بے تحاشہ ہنستے ھوئے جب اس نے کہا تو وہ اسے محض گھور کر رہ گ ئی ے

ایسا مضحکہ خیز لگتا ھوں تمھیں؟؟

مجھے بھی دکھائیں بھائی ی۔۔۔ ثانیہ نے اس کے ہاتھ سے نوٹس جھپٹتے اسکا کارنامہ دیکھنا چاہا اگلے ھی پل ہنسی کا فوارہ اسکے منہ سے برآمد ھوا تھا

علاج کرواؤ اپنے دماغ کا مشعل بی بی میرا اتنا ڈیشنگ سمیشنگ بھائی ی تمھیں ایسا لگتا ھے ہاں

اچھا چلو چھوڑو یہ سب رات نو بجے تک چلیں گے سر میں درد کی وجہ سے جلدی آیا ھوں تھوڑی دیر سوؤں گا

چائے کیساتھ ٹیبلٹ لے کی تھی آفس میں ھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ یہ مشورہ دیا جاتا انھوں نے خود ھی بتایا تھا

یہ کہتے وہ وہاں سے جانے لگے مگر جاتے جاتے اس پر گہری نگاہ ڈالنا نہ بھولے تھے جو محویت سے انھیں دیکھ رھی تھی

بوکھلاتے اس نے نظروں کا زاویہ بدلا تو وہ مسکراہٹ دباتے اپنے روم کی طرف بڑھ گ ئی ے

سنی نہیں زمانے نے تیری میری کہانیاں
کردے کوئی ی نوازشیں کرم مہربانیاں

بالوں کو جیل لگا کر سیٹ کرتے ھوئے مسلسل زبان پر فیورٹ سونگ کی فیورٹ لائی نز تھیں جب مشعل نے روم میں آتے ھی ماشاءاللہ کہا تو وہ ہنستا ھوا اسے دیکھ کر رہ گیا

کتنے پیارے لگ رھے ھیں بھائی ی۔۔۔۔۔ محبت پاش نظروں سے اسکو دیکھتے ھوئے وہ اس کے قریب آئی ی تو حسن نے بازو اس کے گرد پھیلائے

شکریہ گڑیا۔۔۔۔۔ چلو اب نیچے چلتے ھیں نہیں تو اس لڑاکے طیارے نے آکر مجھ پر ھی حملہ کرنا ھے۔۔۔ کسی اور پر تو زور چلتا نہیں اسکا

ثانیہ کے بارے میں بات کرتے کرتے وہ ہنسا اور دونوں نیچے آئے تھے

ٹی وی لاؤنج میں موجود نگہت نے اسے دیکھا تو بے ساختہ اسکی بلائی یں لی تھی

سفید فراک جس پر گلابی دھاگے سے کڑھائی ی کی ھوئی ی تھی دوپٹہ شانوں پر پھیلائے بالوں کے سٹائی لش سائی یڈ جوڑے کیساتھ وہ ان کے قریب آئی ی

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رھی ھے میری بیٹی۔۔۔ اور میرا بیٹا بھی۔۔۔ دونوں کو ایک ساتھ گلے لگاتے وہ انھیں دعائی یں دینے لگیں

ماں یہ آپ کی میڈیسن۔۔۔۔ ثانیہ نگہت کی معدے کی دوا لے کر آئی ی جو انھیں کھانا کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے لینی ھوتی تھی

حسن نے گہری نگاھوں سے اسے دیکھا جو اوشن بلو کلر کی لانگ شرٹ سفید ٹراؤزر کے ساتھ بلو ھی دوپٹہ لیے بہت الگ سی لگ رھی تھی یا شائد اب دیکھنے کا انداز بدل چکا تھا

کن اکھیوں سے اس نے حسن کو اپنے دئیے گ ئے سوٹ میں دیکھا جو اس پر بہت بچ بھی رھا تھا بالوں کو بے مقصد اپنے ہاتھوں سے سنوارتی ھوئی ی وہ اسکی نظروں سے خاصا ڈسٹرب ھو چکی تھی

لاؤنج میں رکھے پھولوں میں سے ایک گلابی پھول نکال کر ثانیہ نے مشعل کے بالوں میں لگایا۔۔

پرفیکٹ لگ رھا ھے تمھارے ڈریس کیساتھ یہ گلابی پھول ۔۔۔۔ستائشی نظروں سے دیکھتے ھوئے وہ بولی تو نگہت نے بھی تائید کی

چلیں اب۔۔۔۔ ھم تو بیٹھیں جا کر بھائی ی نے کہا وہ بس آ رھے ھیں

نگہت کو کہتی وہ جانے لگی تب ھی حسن نے اسکی ٹیل پونی کو کھینچ کر اسے جانے سے روکا

چیختے ھوئے مڑ کر اس نے زور دار مکا اسکے بازو پر مارا تو وہ بلبلاتا ھوا اس کے بال مزید بکھیر گیا

ماں۔۔۔۔۔۔۔ دیکھیں اسے۔۔۔ نگہت کو اسکی شکایت لگاتے وہ روہانسی ھوئی ی جبکہ مشعل قہقہہ لگاتے ھوئے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی

نہ تنگ کیا کرو اسے۔۔ پھر وہ بھی بدتمیزی کرتی ھے تمہارے ساتھ۔۔۔ نگہت نے اسے سرزنش کی

تم نے کب جانا ھے یہاں سے واپس۔۔۔ زندگی عذاب بنانے کو آگ ئے ھو میری۔۔۔ بالوں کو درست کرتی ھوئی ی وہ خونخوار نظروں سے دیکھتے ھوئے بولی

کچھ دیر پہلے کی جھجھک اور جذبات بھک سے ھی تو اڑے تھے

حسن ہنستے ھوئے باھر کی جانب بڑھا تو وہ سب بھی اسکی تقلید میں جانے کو اٹھیں

میں موبائل لے کر آتی ھوں روم میں ھی رہ گیا ھے

جاتے جاتے انھیں کہہ کر وہ روم میں آئی ی اور موبائی ل دیکھا جو کتابوں کے بیچ کہیں پڑا تھا رات جو آف کیا تھا تو آن کرنے کی طرف دھیان ھی نہ گیا اسکا

موبائی ل آن کر کے روم سے نکلتے ھوئے وہ ایک ہاتھ سے دوپٹہ سنبھالتی دوسرے سے موبائی ل میں آنے والے میسیجیز چیک کرتے ھوئے جا رھی تھی

زاویار اپنے روم سے نکل کر نیچے آئے مگر پانی پینے کو کچن میں گ ئی ے وہاں سے نکلتے ھی اسکو باھر کی جانب جاتے دیکھا

افلاک سے اتری کوئی ی حور کے جیسے سج سج کر زمین کے سینے ہر پاؤں دھرتی انکی زندگی۔۔۔وہیں ان کے قدم جم سے گ ئی ے تھے ھر روپ ھی بہت دل موہ لینے والا تھا اسکا

زاویار کا رات کو بھیجا گیا میسیج اس نے کھولا تو ہارٹ ایموجیز کو دیکھ کر قدم رکے تھے بے اختیار اس نے اوپر ان کے روم کی طرف دیکھا ایک چمکیلی سی مسکراہٹ نے ہونٹوں کو چھوا اور اسکی یہ دلکشی کچھ دور کھڑے زاویار نے اپنے دل پر اثر کرتی محسوس کی

آہستگی سے اسکی طرف قدم بڑھاتے محض ایک قدم کے فاصلے پر رکتے ھوئے انھوں نے اس کے بالوں میں لگے گلابی پھول کی نرمی کو انگلیوں کی پوروں پر محسوس کیا

میں ادھر ھوں وہاں کہاں ڈھونڈ رھی ھو مجھے ؟

ورڈس کی خوشبو نے اسے اپنے حصار میں لیا ھی تھا کہ بہت قریب سے آتی گھمبیر آواز پر وہ اچھلی

آنکھیں پوری کھول کر بے اختیار میچتے ھوئے جب اس نے انھیں دیکھا تو زاویار کو رب کی اس تخلیق پر بے اختیار پیار آیا

حسن دیکھوں گا تمھاری آنکھوں کا

کچی نیند سے تمھیں جگا کر

آجاؤ۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ آنکھیں ان سے کوئی گستاخی کرواتیں وہ اسے کہتے ھوئے وہاں سے گئے تو اس نے گہرا سانس لیتے ھوئے خود کو نارمل کیا

گاڑی میں بیٹھنے سے ہوٹل پہنچنے تک اس نے انھیں دیکھنے سے گریز کیا تھا بار بار کانوں میں اسکی آنکھوں پر سنایا گیا ان کا شعر گونج رہا تھا

کیک پر لگی موم بتی کو بجھاتے ھوئے اس نے سب کے چہرے پر نظر ڈالی۔۔۔ سکون کی لہر رگ و پے میں سرائیت کر گئی تھی

کچھ لوگ ھوتے ھیں جن کی زندگی سے جب ماں باپ کا سایہ اٹھ جائے تو وہ محبت کی چاشنی کو محسوس کرنے سے محروم کر دیئے جاتے ھیں کیونکہ دنیا میں ھر رشتے کا نعم البدل ھے سوائے والدین کے

ہاں آج بھی وہ اپنے ماں باپ کو یاد کرتا تھا تو آنکھیں بھیگ جاتی تھیں مگر پھر ماموں ممانی کا چہرہ نگاھوں میں آتے ھی جیسے کوئی ان زخموں پر محبت کے پھاہے رکھ دیتا جو اسکی زندگی میں ان کے جانے سے روح کو تکلیف دیتے تھے

ویڈیو کال پر موجود ابراھیم کی طرف مشعل نے توجہ دلوائی تو وہ ان سے بات کرنے لگا ساتھ ساتھ کیک پر سے تھوڑی سی کریم کو انگلی کی مدد سے ثانیہ اور مشعل کے گال پر لگایا تھا

زاویار کو کیک لگاتے لگاتے اس کے ہاتھ تھمے کیونکہ ان کا رعب ھی ایسا تھا سب پر۔۔۔ چاھے جتنا بھی فرینکنس ھو جائے ایک جھجھک ھمیشہ موجود رھتی جو حد سے تجاوز نہ کرنے دیتی تھی

جب تک کال بند ھوئی کیک کو اپنی اپنی پلیٹس میں کٹ کر کے رکھا جا چکا تھا

بھائی یہ آپ لیں ناں۔۔۔۔ مشعل نے پلیٹ اسکی طرف کھسکائی تو اس نے "ابھی لیتا ھوں" کہہ کر گلاس میں پانی انڈیلا اور گھونٹ گھونٹ اپنے حلق میں اتارنے لگا

سب سے نظر بچا کر اس نے ثانیہ کی پلیٹ اپنے آگے رکھی جس میں سے آدھا پیس وہ کھا چکی تھی اور اپنے حصے میں سے ایک چمچ لینے کے بعد اسے ثانیہ کے آگے رکھا

بہت صفائی سے یہ کام سر انجام دیا کہ کسی کو خبر تک نہ ھوئی تھی

مشعل نگہت کیساتھ کوئی بات کر رھی تھی جبکہ زاویار ویٹر سے کافی کا کہہ رھے تھے ہاں البتہ ثانیہ کا سارا دھیان ھی حسن کی جانب تھا

اسکی یہ حرکت جب ثانیہ کی نظر میں آئی تو اس نے ابرو اچکا کر "آہاں۔۔۔۔؟" جیسے ایکسپریشن دئیے

چئیر کو مزید آگے کی طرف کھسکا کر وہ اس کے چھوڑے ھوئے کیک کو رغبت سے کھانے لگا

آنکھیں بند کر کے دل سے مسکراتے ثانیہ نے چہرہ نیچے کیا اور اپنے آگے رکھا ھوا کیک کھانے لگی

وہ بظاہر زاویار سے بات کر رھا تھا مگر دھیان اسکا ثانیہ کی طرف ھی تھا جو گاھے بگاھے اسے چور نگاھوں سے دیکھتی اسکے دل کے تار چھیڑ رھی تھی

ھوا کتنی ٹھنڈی چلنے لگی ھے بادل بھی گہرے ھو رھے ھیں اب۔۔۔ بیٹا جلدی واپس چلے چلتے ھیں گھر۔۔۔ مشعل تو بیمار بھی جلد ھی ھو جاتی ھے ایسے موسم کہاں راس آتے ھیں اسکو اور پھر کوئی گرم شال بھی نہیں لی ھوئی اس نے

نگہت نے زاویار اور حسن سے بات کرتے کرتے مشعل کو پریشانی سے دیکھا جو سردی کے باعث ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو چھپانے کی سعی کر رھی تھی مگر وہ نگہت کی نگاھوں سے پوشیدہ نہ رہ سکی تھی

بس جلدی ھی چلتے ھیں واپس اب اتنے عرصے بعد تو آئے ھیں اکٹھے باھر

حسن نے کہا مگر زاویار ہنوز اسی کی جانب دیکھ رھے تھے

آنکھوں سے ھی اسے "یو اوکے؟" پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی

کھانا کھانے کے بعد مشعل نے حسبِ عادت آئی سکریم منگوائی زاویار نے کافی جبکہ حسن ثانیہ اور نگہت نے چائے کو ترجیح دی تھی

آئی سکریم نہ کھاؤ پہلے ھی ٹھنڈی پڑ رھی ھو۔۔۔ ثانیہ نے اسے روکنا چاھا مگر "کچھ نہیں ھوتا" کہہ کر وہ اسے مطمئن کر گئی

آپ کیسے پی لیتے ھیں اتنی کڑوی کسیلی سی کافی۔۔۔۔ برائے نام چینی ھوتی ھے اس میں۔۔۔

ثانیہ نے حیرت سے بھائی کو دیکھا جو کافی کو حلق سے اتارتے بے حد شاداں دکھائی دے رھے تھے

جیسے تم لوگ چائے پی لیتے ھو ویسے ھی۔۔۔ مسکراتے ھوئے انھوں نے کہا

مجھے تو چائے بھی کچھ خاص پسند نہیں۔۔۔ ناک چڑھاتے وہ بولی تو حسن نے اسے گھورا تھا

اتنی سلیکٹیو ھیں آپ قلوپطرہ مادام۔۔۔؟

جی بلکل۔۔۔۔ طنز سے وہ بولا تو آنکھیں پٹپٹاتے وہ اسے چڑانے لگی

ہونہہ کچھ بھی۔۔۔۔ اچھا چلیں اب۔۔۔ مشی گڑیا کب تک چمچ بے مقصد گھماتے رہنا ھے یا تو کھالو اسے یا جان چھوڑو آئی سکریم کی

حسن کے گھرکنے پر وہ جھینپتی ھوئی اپنی چئیر سے سب کی معیت میں اٹھی

پارکنگ تک آتے آتے بارش شورع ھوچکی تھی گاڑی کالاک کھولتے انھوں نے پیچھے مڑ کر دیکھاتو سب سے آخر میں سستی سے قدم اٹھاتی ھوئی ی مشعل کا چہرہ انھیں سُتا ھوا سا لگا

سفید دوپٹہ جو ھوا کے دوش پر لہرا رھا تھا اس پر ہلکی ھوتی بارش بالوں میں لگے گلابی پھول اور شخصیت میں عجیب سا ٹھہراؤ لیے وہ اسے الف لیلوی داستان کا بھٹکا ھوا کردار لگی

لہراتے آنچل کو بمشکل سنبھالتے وہ گاڑی تک آئی ی نگہت جو جلدی سو جایا کرتی تھیں نیند سے بند ھوتی آنکھوں کو مسلتی ھوئی ی سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے ھوئے تھیں اور ثانیہ موبائ ل میں گم تھی

حسن کو ڈرائ یونگ کا کہتے وہ دوسری طرف کا دروازہ کھول کر بیٹھے۔۔۔ انکی ساری توجہ مشعل کی جانب تھی جس کی طبیعت انھیں کچھ ٹھیک نہیں لگ رھی تھی

گھر کے گیٹ سے اندر آنے تک باقاعدہ کانپتے ھوئے انھوں نے مشعل کو دیکھا تو تیزی سے اتر کر اسکی طرف کا دروازہ کھول کر اسے کھینچتے ھوئے باھر نکالا

کسی انگارے کو انھوں نے چھولیا ھو۔۔۔ ایسے اسکا جسم بخار میں تپ رھا تھا اور اسکی شدت سے سرخ چہرہ کیے وہ ضبط کرتے رودینے کو تھی

اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جارھا ھوں میں بخار زیادہ ھے

زاویار کے کہنے پر ثانیہ اور نگہت تیزی سے اسکی طرف آئ یں حسن بھی گاڑی کا دروازہ کھلا چھوڑے اسکی طرف آیا تھا

ھاں بٹھائ یں اسے گاڑی میں۔۔۔ ثانیہ تم ماں کو لیکر جاؤ اندر نہ سونے سے انکی طبیعت بھی خراب ھو جاتی ھے ڈونٹ وری معمولی سا بخار ھے بس ابھی آ جاتے ھیں ھم

نگہت کو تسلی دیتے ھوئے وہ ڈرائ یونگ سیٹ پر بیٹھے

گھر پر ھی رکو تم۔۔۔ یہ دونوں اکیلی ھونگی اس وقت۔۔۔ تو مناسب نہیں ھے

حسن کو کہتے گاڑی کو گیٹ سے نکالتے ھوئے انھوں نے سڑک پر ڈالا مشعل سیٹ کیساتھ ٹیک لگائے آنکھیں موندے ھوئے تھی

انھیں تشویش نے آگھیرا۔۔۔۔ گاڑی روک کر سیٹ کو ایزی کرتے ھوئے وہ اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھتے بخار کو چیک کرنے لگے تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں

ان کے ہاتھ کو پیشانی سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں جکڑتے ھوئے اس نے دوبارہ آنکھیں بند کیں تو زاویار کو وہ کوئی ی دیوانی لگی

کسی کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا بہت پر مسرت لمحہ ھوتا ھے وہ جانتے تھے۔۔۔ مگر محبت کیساتھ اگر عقیدت بھی شامل ھو جائے تو وہ کوئی ی ماورائی ی سا جذبہ بن جاتا ھے جو آنکھوں سے شعلوں کی مانند نکلتے ھوئے مقابل کی روح کو اسطرح سے جھلساتا ھے کہ وہ تپش جان لیوا نہیں ھوتی بلکہ پر کیف اور شہد آگہیں لگتی ھے اور اس طلسم سے نکلنے کا نہ جی چاھتا ھے نہ ھی طلسم بذاتِ خود اس ذات سے نکلے کو تیار ھوتا ھے

محبت کی تعریف کے لیے الفاظ کو صفحہ قرطاس پر بکھیرہ جائے جی جان لگا دی جائے تب بھی تا حال اسکا جواب جاری و ساری ھے

کلینک پہنچتے ھی اسکو ٹریٹمینٹ دیا گیا بخار کی شدت کم ھوئی ی تو ڈرپ لگا دی گ ئی ی غنودگی کی سی کیفیت میں ھونے کی وجہ سے وہ زاویار کے چہرے ہر اس کے لیے دیوانگی نہ دیکھ سکی اگر جو دیکھ لیتی تو اپنے ھونے پر ناز کرتی

فون کر کے گھر اطلاع دینے کے بعد جب تک ڈرپ ختم ھوئی ی انھوں نے اس پر سے نگاھیں نہ ہٹائی ی تھیں

تم اک ایسی ہستی ھو

کہ جسکا نام

لبوں سے پہلے

آنکھوں میں آجاتا ھے

اسکی پلکوں کو دھیرے سے چھوتے ھوئے وہ جذبے لٹاتی نگاھوں سے اسے دیکھے گ ئ ے اور یہ انکی نظروں کا ارتکاز ھی تھا جو وہ کسمساتی ھوئی ی آنکھیں کھول گ ئ ی

گہری سانس بھرتے انھوں نے ہاتھ ہٹایا اور مشعل

نے جوان کو اپنی طرف جھکے ھوئے پایا تو ہونق ھوتی جھٹکے سے اٹھی جوڑا جو آدھا کھلا آدھا بند تھا اور پھول بھی مرجھا چکا تھا بالوں کو ایک جھٹکا لگنے سے اپنی کچھ پتیاں اسکی گردن پر گرا گیا

خیام کی رباعی۔۔۔۔ میر کی غزل۔۔۔۔ کیٹس کے اشعار

جانے کون کون سی تشبیہات اسکا روپ دیکھتے ان کے ذہن پر وارد ھوئی یں

کچھ دیر تک چلتے ھیں۔۔۔۔۔ اب ٹھیک ھوناں تم ؟؟

کھڑے ھو کر انھوں نے پوچھا تو وہ محض اثبات میں سر ہلا گ ئ ی

واپسی کا رستہ بھی خاموشی سے کٹا جبکہ وہ اسے ایک اھم بات بتانا چاھتے تھے لیکن اسکی طبیعت کے پیشِ نظر کل پر بات چھوڑی تھی

اپنے روم میں آتے ھی اس نے کپڑے چینج کیے انگیوں سے بال سنوارتے ھوئے اسکی نظر صوفے پر پڑی جہاں یقیناً اسکا تحفہ رکھا تھا

برینڈ نیو لیپ ٹاپ پر نظر پڑتے ھی ایک جاندار مسکراہٹ نے لبوں پر چھب دکھائی ی

زاویار بھائی ی۔۔۔۔۔۔۔۔!

یو آر جسٹ واؤ

لیپ ٹاپ اٹھائے وہ نگہت کے روم میں آیا جہاں ثانیہ ان کے پاؤں دبا رھی تھی

یقیناً ممانی بہت تھک گ ئی ی ھیں ناں؟؟؟

تاسف سے انھیں دیکھتے وہ بولا

ساتھ ھی لیپ ٹاپ دکھایا تھا تو ثانیہ اسکی خوشی میں خوش ھونے لگی

مشی کب تک آئے گی؟ بات ھوئی ی؟

ہاں بس پہنچنے ھی والے ھونگے وہ۔۔۔ڈرپ لگی ھوئی ی ھی تب ھی اتنی دیر ھوئی ی

حسن نے جواب دیا

سندس سے بات ھوئی ی تھی میری ابھی کچھ دیر پہلے ھی۔۔۔۔

اچھا پھر؟

کل آرھی ھے وہ یہاں ھماری طرف۔۔۔

خیریت ھے؟؟ شادی کو دو دن بھی نہیں ھوئے

اور ھماری طرف چکر۔۔۔۔۔ حیرت سے اس نے استفسار کیا

اللہ ھی جانے۔۔۔۔ کہتی کہ ضروری ھے آنا

شش و پنج میں مبتلا وہ بولی تو حسن نے بغور اسے دیکھا

چلو دیکھتے ھیں صبح ھی۔۔۔۔ گڈ نائیٹ

کھڑے ھو کر اسکی طرف جھکتے وہ بولا تو پاؤں دباتی ثانیہ کے ہاتھ جو نگہت کے پاؤں پر تھے ساکت ھوئے دو انگلیوں سے اسکا گال چھو کر کہتے ھوئے وہ روم سے نکلا تو آنکھیں میچتے اس نے دل پر صحیفے کی مانند اسکی محبت کی شدت کو محسوس کیا

****

اب کونسا گناہِ عظیم کر دیا ھے میں نے؟ غصے سے وہ دبی دبی آواز میں چیخا

تمھاری زندگی کا کیا مقصد ھے؟ کھانا پینا اور سونا۔۔ کچھ پتا بھی ھوتا ھے کہ ھو کیا رھا ھے دنیا میں؟؟

جواباً وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ھوئے نا سمجھی سے اسے دیکھے گیا

اب بکو بھی کہ کیا آفت آ گ ئی ی دنیا میں؟ کس نے دم پر پیر رکھا ھے تمھاری جو یوں بلبلاتے ھوئے مجھ پر حملہ

آور ھو گ ئی ی ھو

اسے ہنوز خاموش دیکھ کر وہ چڑتے ھوئے بولا تو تیزی سے اسکی آنکھوں میں نمی آئی ی

ساری تنک مزاجی کو آگ لگاتے ھوئے وہ اسکی کلائی ی پکڑ کر اپنے پاس بٹھا گیا

اے۔۔۔۔ کیا ھوا؟؟ اتنی کیوں دلبرداشتہ لگ رھی ھو؟

اس کی ذرا سی فکر و توجہ ملنے کی دیر تھی وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ کر رونے لگی

زبردستی اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹا کر اس نے اپنی ہتھیلیوں سے اس کے آنسو پونچھتے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا

تشششش۔۔۔۔۔بس چپ۔۔۔بند کرو یہ رونا اور بتاؤ مجھے۔۔۔ ھوا کیا ھے؟

وہ جیسے ھوش میں آئی ی تھی۔۔۔کیا بتائے؟؟کہ ولید کے رشتہ آنے ہر اس کے پاس آ کر یوں کیوں رو رھی ھے۔۔۔یہ نان سیریس شخص تو میری کِٹ لگا دے گا

اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر وہ جانے لگی تو اس نے جھٹکے سے دوبارہ بٹھایا

کیا مس ئلہ ھے تمھارے ساتھ چھوڑو میری کلائی ی؟

میرے ساتھ نہیں تمھارے ساتھ ھے مس ئلہ کوئی ی۔۔وہ بھی بہت سنگین قسم کا جو روئے جا رھی ھو

زہر خند لہجے میں وہ بولی تو حسن بھی طیش میں آ کر چلایا

اسکی اپنے لیے فکر اور پریشانی پر چہرہ جھکائے وہ پھر رونے لگی

اسے لگتا تھا کہ حسن کی فیلنگز بھی اس سے مختلف نہیں ھیں اس کے انداز بتاتے تھے کہ وہ اھم ھے مگر دل میں یہ دھڑکا بھی تھا کہ جانے اسے فرق بھی پڑے گا یا نہیں۔۔۔ کیونکہ حسن نے باضابطہ تو کبھی بھی اپنی فیلینگز کا اظہار نہیں کیا تھا اور جانے وہ اس کے لیے سٹینڈ بھی لے پائے گا۔۔ یا نہیں ۔۔۔کیونکہ ولید ہر لحاظ سے اس پر سبقت رکھتا تھا

سو جاؤ تم۔۔۔۔چل جائے کا پتا جو بھی مس ئلہ ھے میرے ساتھ

تیزی سے اسکے پاس سے اٹھ کر وہ دروازے کو زور دار آواز سے بند کرتے روم سے نکلی تو وہ الجھن بھری نگاھوں سے سے اسکا جانا دیکھے گیا

باھر نکل کر وہ کچن کی طرف گ ئی ی تو اس نے مشعل کیساتھ سندس کو آتے دیکھا

تیر کی سی تیزی سے وہ ان تک گ ئی ی۔۔۔۔ یہ کیا ھے سندس؟؟؟؟ مجھے وہ شخص بلکل نہیں پسند اور تم رشتہ لے آئی ی ھو اسکا۔۔ کم از کم مجھ سے پوچھ تو لیتی

شکوہ کناں نظروں سے وہ اسکو دیکھتی ھوئی ی بولی تو ان دونوں نے اسکی روئی ی روئی ی آنکھیں اور سرخ ناک دیکھی

تم روئی ی ھو ثانیہ؟ مشعل کے حیرت سے پوچھنے پر سندس نے اسکا رخ اپنی طرف کیا

مگر وہ آنکھوں میں آئی ی نمی کو پیچھے دھکیلتے ھوئی ے مسکرائی ی

روئی یں میرے دشمن۔۔۔ اور تم سندس۔۔۔۔ صاف انکار ھے میری طرف سے۔۔ وہ نہیں پسند مجھے بس بات ختم۔۔۔

اچھا اچھا سہولت سے انکار کر دینا میری بہن۔۔۔ وہ بھی آنٹی یا زاویار بھائی ی کے تھرو۔۔۔ کام ڈاؤن

چلو وہیں بیٹھتے ھیں جا کر۔۔ یوں اچھا نہیں لگتا عادل بھائی ی کیا سوچ رھے ھونگے

ان دونوں سے کہتی وہ ڈرائی ینگ روم کی طرف بڑھی جہاں رخصت لی جا رھی تھی

جاتے ھوئے ولید کی ماما نے اس کو پیسے دینے چاھے جسکو نگہت نے مناسب الفاظ سے منع کیا تو اس نے بھی دل میں شکر ادا کیا۔۔۔ خوامخواہ وہ کوئی ی خوش فہمی پالتیں

کچن میں آ کر برتن دھوتے ھوئے وہ اپنی آنے والی زندگی کی بابت سوچنے لگی کہ جانے آگے کیا ھونے والا تھا مگر یہ طے تھا کہ ولید۔۔۔۔۔۔ ہرگز نہیں

ڈرائی ینگ روم سے کچھ برتن اٹھائے مشعل کچن میں آئی ی تو ثانیہ کی پشت کو دیکھتے اس کے ذہن میں جھماکہ سا ھوا

سنو۔۔۔۔؟؟

ھمممم۔۔۔۔پلٹ کر اسے دیکھتے ثانیہ نے کہا تو وہ بغور اسے دیکھتے قریب چلی آئی

کسی کو پسند تو نہیں کرتی تم؟ورنہ سندس کافی تعریف کر رھی تھی ولید کی۔۔۔اس نے اپنے موبائل میں مجھے تصویر بھی دکھائی

اچھا خاصا ہینڈسم ھے یار وہ۔۔تو تمھیں اعتراض کس بات پر ھے؟کیا کوئی اور ھے؟پلیز مجھے بتاؤ

وہ ایڈیٹ۔۔۔ تمھارا ھی بھائی ھے میری بہن۔۔۔۔وہ دل ھی دل میں اسے جواب دینے لگی

اسے مستقل چپ دیکھ کر مشعل نے کوئی اور ھی نتیجہ اخذ کیا

کتنی غلط بات ھے ثانیہ تم نے مجھے نہیں بتایا ناں۔۔۔بتاؤ کون ھے؟میری تو شکل سے ھی پکڑ لیا تھا تم نے اور خود کتنی گھنی ھو پتا ھی نہیں چلنے دیا

اوہ ہینگ آن۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ھے تیز گام۔۔۔بس مجھے ابھی نہیں پڑنا اس جھنجھٹ میں۔۔۔اور تمھاری شکل سے نہیں اپنے بھائی کے جذبات سے میں بہت پہلے سے ھی مشکوک تھی جب تمھیں بھی نہیں پتا ھوگا آئی تھنک۔۔۔۔ اب دماغ کے گھوڑے دوڑانا بند کرو اور یہ برتن دو مجھے۔۔۔ دھو کے رکھوں۔چائے پیو گی تم؟

تیزی سے اسکے دماغ سے غلط فہمی کا کیڑا نکالتے ھوئے وہ اس سے سوال کر گئی تا کہ وہ مزید کچھ نہ سوچے اور وہی ھوا۔۔۔

نہیں یار کافی پیوں گی میں

چلو ٹھیک ھے۔۔۔میں حسن کے لیے ناشتہ بنانے لگی ھوں تو اس کے بعد بنا دیتی ھوں کافی۔۔۔پڑھ لو جا کر۔۔۔پھر روتی ھو اگر پیپر اچھا نہ ھو تو۔۔۔

ہاں ہاں جا رھی ھوں۔۔۔ ثانیہ نے اسے لتاڑتے وہاں سے بھگانا چاہا تو مشعل نے اسے گھورا

وہ جیسے ھی کچن سے نکلی تو اس نے سنک پر ھی ہاتھ جما کر خود کو رونے سے باز رکھا۔۔۔ یا اللہ کس لاپرواہ کی محبت ڈال دی ھے دل میں۔۔۔ مدد کریں پلیز

گہرا سانس بھر کر وہ باقی کے کام نمٹانے لگی

پتا کروا لینا تم ان کے بارے میں تاکہ پھر کچھ سوچا جا سکے

نگہت زاویار سے بولیں تو وہ پرسوچ نگاھوں سے انھیں دیکھنے لگے

مجھے تو لگا تھا کہ ثانیہ اور حسن۔۔۔۔۔ میرا مطلب ھے کہ۔۔۔

کیسی باتیں کرتے ھو بیٹا۔۔۔ ابراھیم نے بھی یہی کہا تھا مجھے مگر میرا نہیں خیال کہ ایسا وہ دونوں چاھیں گے۔۔۔ چونچیں لڑاتے رھتے ھیں ھر وقت زندگی گزارنے پر کہاں تیار ھونگے

انھوں نے درمیان میں ھی اسے ٹوکا تھا

اچھا۔۔۔ چلیں کرتے ھیں کچھ ابھی تو جا رھا ھوں واپس آ کر تفصیل سے بات کرونگا

ان کے آگے جھک کر سر پہ پیار لیتے ھوئے وہ وہاں سے نکلے تو نگہت بھی اٹھی تھیں

کچھ دیر وہ دروازے کو دیکھتا رہا جس پر وہ اپنی فرسٹریشن نکال کر گ ئی ی تھی اپنی پیشانی کو مسلتے وہ اٹھا اور فریش ھونے کے بعد سیدھا کچن میں آیا جہاں وہ زبیدہ آپا بنی ھوئی ی کچن میں مصروف نظر آئی ی

بن گیا ناشتہ میرے لیے؟

اس نے بات کا آغاز کیا تو وہ چونکی۔۔۔ محض ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد" ھوں" کہا تو حسن کو لگا کوئ ی سنگین معاملہ ھے ورنہ وہ کبھی بھی ایسے سیریس نہیں ھوتی تھی

اب یوں میرے سر پہ ھی کھڑے رھو گے یا کہیں اور بیٹھنا پسند کریں گے موصوف؟

اسکی طنزیہ آواز پر وہ اپنی سوچ میں گم سر جھٹکتے وہیں رکھی چ ئیر پر بیٹھا اور ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی گلاس میں ڈال کر پینے لگا

اس دوران مسلسل اسے دیکھتے رھنے کی وجہ سے ثانیہ پر گھبراہٹ طاری ھونے لگی

مجھے کھانا ھے تم نے؟؟

ایکدم پلٹ کر جب وہ بولی تو بے ساختہ اس نے قہقہہ لگایا تھا

کمال ھے۔۔۔ تمھیں کیسے پتا چلا کہ میری نظریں تم پر ھیں؟؟ شرارتی مسکان کیساتھ اس نے پوچھا تو اسکی نگاھیں حسن کے ڈمپل میں الجھیں

اچھا لگتا ھے ناں تمھیں یہ؟؟ اپنے ڈمپل پر انگلی رکھ کر اس نے پوچھا تو ثانیہ کا جی چاہا چلو بھر پانی میں ڈوب مرے

مطلب نظر کی حرکت پر بھی کمینے کی نگاہ تھی

خوش فہمی کے سمندر میں غوطہ زن شخص ہونہہ

اسے کٹیلی نگاہ سے دیکھتے ھوئے وہ بولی اور ناشتہ ٹیبل پر لگانے لگی

دوست چلی گ ئ ی تمھاری؟؟

پراٹھے کا نوالہ توڑتے اس نے لاعلمی میں اس کے زخموں پر نمک چھڑکا

ھاں چلی گ ئ ی

ثانیہ۔۔۔۔۔۔!!!

وہ کچن سے جانے لگی جب اس نے محبت سے اسے پکارا تو اس کا رواں رواں قوتِ سماعت بنا تھا دل محبت سے گداز ھوا اور لبوں کو بھینچتے وہ پلٹی

کیوں روئی ی تھی؟؟

وہ کچھ دیر ایک دوسرے کی نگاھوں میں دیکھتے رھے۔۔۔خاموشی طویل ھونے لگی

آنکھوں نے آنکھوں پر گویا ایک طلسم باندھا تھا جس کے شدت اختیار کرنے پر وہ چ ئی یر جھٹکے سے پیچھے دھکیلتا اس تک آیا تو وہ وہاں سے جانے کو بھاگی مگر اس کی کوشش کو ناکام بناتے ھوئے حسن نے اسکی کلائی ی کو تھاما

جواب دے کر جاؤ۔۔۔

بے حد سنجیدگی سے اسکا چہرہ پڑھنے کی کوشش کرتے وہ بولا تھا

فرق پڑتا ھے؟؟

اس کے جواب پر حسن نے اپنی آنکھیں سکیڑیں

تمھیں کیا لگتا ھے؟؟

اس کے سوال پر سوال کرنے سے ثانیہ تمسخرانہ ہنسی

مجھے کچھ بھی نہیں لگتا اور یہی مس ئی لہ بھی ھے میرا۔۔۔ جھٹکے سے اپنی کلائی ی چھڑواتے وہ وہاں سے نکلتی چلی گ ئی ی

ناشتہ جوں کا توں پڑا ٹھنڈا ھونے لگا تو اس نے مشعل کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔۔۔یقیناً وہ جانتی ھوگی۔۔۔خود سے کہتے وہ جب ان کے روم میں پہنچا تو ثانیہ موبائ ل یوز کرتی وہیں براجمان تھی

اسکو دیکھ کر دوبارہ موبائل پر خود کو مصروف ظاہر کرنے لگی

ارے بھائی آپ۔۔۔ آجائیں بیٹھیں پلیز

اس کے لیے بیٹھنے کی جگہ بناتی مشعل بولی تو ثانیہ نے ناگواری سے اسے وہاں جڑیں لگاتے دیکھا

میں ٹی وی لاؤنج میں جارہی ہوں۔۔۔یہ کہتے وہ وہاں سے نکلی۔۔۔ مشعل نے اچھنبے سے اسے جاتے دیکھا

اسے کیا ہوا؟؟

یہی میں پوچھنے آیا ہوں کہ اسے کیا ہوا ہے۔۔عجیب سا بی ہیو کر رہی ہے

حسن نے مشعل سے پوچھا تو وہ ہنس دی

اچھا بھائی وہاں شادی میں کوئی ولید بھی تھا۔۔۔ولید لغاری؟

اس کے سوال پر حسن کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا؟

کیوں کیا ہوا؟ثانیہ نے کوئی بات کی اس کے بارے میں۔۔۔ بتاؤ مجھے؟

بے چینی سے اس کے پوچھنے پر مشعل حیران ہوئی

سندس آئی تھی ناں آج اپنے ہزبینڈ کے ساتھ تو ان کے ہمراہ ولید صاحب کی ماما بھی تھیں۔۔۔۔اصل میں وہ ثانیہ کا رشتہ لیکر آئے تھے

واٹ۔۔۔۔؟؟؟؟؟

مشعل کا جواب اسکے چودہ طبق روشن کر گیا۔۔۔وہ اسے تفصیل بتانے لگی مگر اسکا ذہن وہاں ہوتا تو کچھ اورسنتا۔۔۔۔یکے بعد دیگرے ثانیہ کے انداز اسکا رونا سب کچھ اس کی نگاہوں کے سامنے لہرایا ولید کا خیال آتے ہی اسکا جی چاہا کہ سامنے ہوتا تو گردن تڑوا لیتا ولید اپنی

ممانی نے کیا کہا پھر؟

وقت مانگا ھے سوچنے کا اور یہ بھی کہا کہ ماموں آئیں گے واپس تو ھی کوئی جواب دیں گے

ھمم۔۔۔ چلو تم پڑھو۔۔۔ جبراً مسکراتے اسکو کہنے کے بعد وہ روم سے نکلا

وہ جو بے مقصد ٹی وی پر نظریں جمائے چینل سرچنگ کر رھی تھی حسن کو تیزی سے نگہت کے روم میں جاتے دیکھ کر حیران ھوئی

کیا اسے پتا چل گیا؟؟؟؟ یہ سوال اسکے دماغ میں آیا تو فوراً مشعل کے پاس بھاگی تاکہ اسکی تیزیوں کی وجہ جان سکے

کیا کر رھی ھیں ممانی؟

اندر داخل ھو کر ان کے پاس بیٹھتے ھی اس نے پوچھا تو نگہت نے نظریں اٹھائیں جو بڑی محویت سے ابراھیم کی ایک شرٹ کا بٹن ٹانک رھی تھیں

بٹن لگا رھی ھوں۔۔۔۔ ابھی ابھی کپڑوں کو سیٹ کرتے ھوئے دیکھا تو سوچا یہ کام ابھی کر دوں پھر یاد نہیں رھتا۔۔۔ ناشتہ کر لیا تم نے؟

جی۔۔۔۔ اس نے یہ نہیں بتایا کہ آپکی بیٹی کے رونے کے چکر میں بھوکا پھر رھا ھوں

مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ھے پلیز۔۔۔ ان کے ہاتھ سے شرٹ اور سوئی دھاگہ لیکر سائیڈ پر رکھتے وہ بولا تو نگہت ہمہ تن گوش ھوئیں

ثانیہ کی شادی وہاں نہیں ھوگی جدھر سے رشتہ آیا ھے اسکا۔۔۔۔ مجھے اک آنکھ نہیں بھایا وہ شخص جس پریشانی سے اور بے تابی کیساتھ اس نے کہا تھا نگہت کا ماتھا ٹھنکا

تو پھر کہاں کروں اسکی شادی؟؟ اسے کھوجتی نگاھوں سے دیکھتے ھوئے وہ بولیں تو حسن بے بسی سے انھیں دیکھ کر رہ گیا

دیکھیں کوئی ی۔۔۔ اپنے بے حد پاس شائ دکوئی ی ھو ایسا جو آپ کو بھی پسند ھو۔۔۔ بات کرتے کرتے اس نے شہادت کی انگلی اہنے سینے پر رکھ کر ایک طرح سے انھیں اشارہ دیا کہ میں کس مرض کہ دوا ھوں

نگہت نے اسکا اشارہ سمجھتے ھوئے حیرت کی زیادتی سے کچھ پل اسے دیکھا

تمھیں پتا ھے ناں کہ وہ تمھارا سر پھاڑ دے گی اگر اسے بھنک بھی پڑی جو تم کہنا چاہ رھے ھو اس کے لیے۔۔۔

خوشی سے سرشار ھو کر انھوں نے اس کے کان کو پکڑ کر دھیرے سے مروڑا

کچھ نہیں کہتی وہ۔۔۔ حقیقت یہ ھے ممانی کہ صرف ھم دونوں ھی ایک دوجے کی باتیں برداشت کر سکتے ھیں۔۔۔ اور کوئی ی نہیں اور پھر دیکھیں ناں آپ کی بیٹی ھمیشہ آپ کے پاس ھی رھے گی۔۔۔۔

اس نے انھیں لالچ دیناچاھا جس پر وہ ہنس دیں۔۔۔

تمھیں پتا ھے مجھے ابراھیم نے کہا تھا تم دونوں کے بارے میں اور زاویار کو بھی یہی لگتا تھا کہ تم دونوں پرفیکٹ ھو ایک دوسرے کے لیے مگر میں نے انکار کر دیا کہ نہیں۔۔۔ ثانیہ اور حسن کی تو بنتی ھی نہیں ھے آپس میں۔۔۔

وہ انکی بات سن کر بس مسکرائے گیا

تب ھی نگہت نے اسے مشعل اور زاویار کے بارے میں بتایا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ مشعل کو اس سے لاعلم رکھا جائے۔۔۔ ایٹ لیسٹ تب تک۔۔۔ جب تک اسکے ایگزیمز ختم نہیں ھو جاتے

خوشگوار حیرت اور خوشی سے اس نے نگہت کو گلے لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔ ان سے بہتر کوئی ی بھی نہیں ھو سکتا مشعل کے لیے

اور ثانیہ کے لیے تم سے بہتر کوئی ی نہیں ھو گا

ان شاءاللہ۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ھوئے وہ شرارت سے مسکرایا

اچھا اسے ابھی کچھ مت کہیے گا اس کے بارے میں ماموں کو آنے دیں تو پھر۔۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ھے۔۔۔۔ انھوں نے کہا تو وہ انکے ماتھے پر بوسہ دیتے ھوئے جیسے ھی جانے کے لیے اٹھا۔۔۔ اسے لگا ابھی کوئی ی دروازے کی سائیڈ پر آ کر کھڑا ھوا ھے

ذراسا آگے جا کر اس نے دیکھنا چاھا تو میرون دوپٹے کا پلو نظر آیا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔۔ محترمہ کن سوئیاں لینے آئی ی ھیں۔۔۔۔ تب ھی شیطانی دماغ میں ایک خرافاتی پلان بناتے وہ نگہت کے پاس دوبارہ بیٹھا

یہ آپ کیا کہہ رھی ھیں ممانی؟؟؟ ایسا کیسے ھو سکتا ھے؟ مطلب میں اور ثانیہ۔۔۔۔۔۔ ناممکن ھے میری اچھی کزن ھے اور اچھا وقت گزر جاتا ھے اس کے ساتھ مگر اس سے شادی۔۔۔ توبہ کریں ممانی۔۔۔ مجھے ہنسی آ رھی ھے کہ یہ بات آئی ی ھی کیونکر آپ کے دماغ میں

اپنی ہنسی کو روک کر بمشکل آواز میں حیرت اور جھنجھلاہٹ لاتے ھوئے اسکا چہرہ سرخ ھوا تھا

نگہت ہونق بنے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔

کیا بات کر رھے ھو بیٹا۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس ممانی مجھے معاف کر دیجیۓ گا مگر میں ثانیہ سے شادی نہیں کر سکتا

ان کے منہ پر ہاتھ رکھ کر بولنے سے روکتے ھوۓ وہ انھیں آنکھوں سے ھی چپ رھنے کا کہنے لگا

نگہت کو کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ کر کیا رھا ھے

وہ جو مشعل سے اسکی تیزی کی وجہ جان کر نگہت کے روم میں یہ جاننے آئی تھی کہ حسن کیسے ری ایکٹ کرتا ھے اور اگر اسکے دل میں فیلنگز ھیں توکسطرح اس کے لیے ماں کو کنونس کرے گا مگر ایک کے بعد ایک کی گئی اسکی باتوں سے اور بےزاری سے پُر آواز سن کر وہ جیسے ڈھے گئی تھی مطلب صرف کزن اور اچھا وقت گزازنے کا ذریعہ تھی وہ حسن کے لیے

کونسا مان کہاں جا کر ٹوٹا تھا کہ اگرچہ اس ٹوٹنے کی آواز نہ تھی مگر اس نے اپنے ایک ایک لوئیں کو بین کرتے محسوس کیا

مردہ قدموں سے خود کو گھسیٹتے ھوۓ باھر لان میں آ کر وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی

دوسری طرف حسن منہ نیچے کیے دل کھول کہ ہنسا تھا۔۔۔۔کچھ نہیں ممانی ایسے ھی میں فلمی سچوئیشن کری ایٹ کرنے کی کوشش کر رھا تھا۔۔۔ چلیں اب کریں آپ اپنے سرتاج کے کام۔۔۔ان کے ہاتھ میں شرٹ اٹھا کر تھماتے وہ انھیں کہنے لگا تو نگہت نے اسے جھنپتے ھوۓ گھورا تھا

اپنے روم کی بالکونی سے اس نے ثانیہ کو شکستہ سی بیٹھے دیکھا تو دل گداز ھو اٹھا تھا اس محبت پر۔۔۔ جسکو ابھی اظہار کے شیریں الفاظ سے کوسوں دور رکھ کر اس نے وصل کو مزید دلکش بنانے کی کامیاب کوشش کی تھی

مگر اس پر تو جیسے خزاں کا موسم اتر چکا تھا۔۔۔۔ دل کی خواہش یوں منہ کے بل گری تھی کہ پھر نہ سنائی دینے والی چیخوں نے روح میں دراڑیں ڈالیں ۔۔۔۔ اس کے تئیں یہ غم دینے والا مذاق مذاق میں ھی اسکی ہستی ہلا گیا تھا آرزوؤں کو ابدی موت سلا گیا تھا

آرزوئیں فضول ھوتی ھیں
گویا کاغذ کے پھول ھوتی ھیں
ہر کسی کے نام پر نہیں دھڑکتیں
دھڑکنیں بااصول ھوتی ھیں
کوئی میرے لبوں کو بھی لادے
وہ دعائیں جو قبول ھوتی ھیں
خواب ٹوٹیں یا بکھر جائیں
قیمتیں کب وصول ھوتی ھیں

گھر سے جانے کے بعد آفس میں سر کھپاتے مسلسل کام کرتے ھوئے انھیں رات کے نو بج چکے تھے ابراھیم کو فون کر کے انھوں نے دبئی کی فرم میں ھونے والی بدمزگی کے بارے تفصیل سے گفتگو کی اور تسلی بخش جواب نہ ملنے پر مزید پریشان ھوئے

انھیں پہلے ھی وہاں کے مینیجر نے صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا مگر انھوں نے سوچا کہ ابراھیم معاملے کو احسن طریقے سے سلجھا لیں گے کہیں نہ کہیں دل میں دھڑکا لگا تھا کہ انھیں دبئی نہ

جانا پڑے کیونکہ اگر وہ وہاں گئے تو دنوں نہیں واپسی پر مہینوں لگ جاتے اور مشعل سے اتنا عرصہ دور رہنا مطلب اسکی ناراضگی مول لینا تھا

تب ھی وہ اسکو آگاہ کرنا چاہتے تھے لیکن پھر اسکے بخار کی وجہ سے بعد میں بتانے کا سوچا

اب لگ رہا تھا کہ مشعل کو بتا کر اسکو سمجھا کر انھیں دبئی جانا ھی پڑے گا

پیشانی مسلتے وہ موبائل اٹھا کر اسے فون ملا گئے تا کہ اسکی آواز سن کر ھی دماغ پر دھرا بوجھ کچھ دیر کے لیے ہٹا سکیں

آخری بیل پر اس نے فون اٹھایا اور مصروف سی آواز میں ہیلو کہا۔۔۔ شائد اس نے سکرین پر نظر نہ ڈالی تھی کہ کس کا فون ھے

جبکہ زاویار کی رگ رگ میں اسکی آواز سن کر سکون اترا تھا

ڈسٹرب تو نہیں کیا میں نے۔۔۔ بھاری آوز میں انھوں نے پوچھا تو موبائل کان سے ہٹا کر اس نے سکرین پر نگاہ ڈالی

زبان دانتوں تلے دبا کر اَلسَّلامُ عَلَیْکُم کہا تو وہ مسکرائے

وَعَلَیْکُمُ اَلسَّلامُ

پڑھ رھی تھی؟

جی

کھانا کھایا؟

جی

ثانیہ یقیناً کچن میں ھوگی؟

جی

تو تم اکیلی ھو روم میں؟

جی

میں آجاؤں؟

جی۔۔۔۔۔۔

جی؟؟؟؟؟؟؟؟ کیا۔۔؟؟ کیا بات کر رھے ھیں آپ؟

وہ قہقہہ لگاتے اسکی معصومیت پر جی جان سے فدا ھوئے جبکہ وہ بوکھلاتی ھوئی آنکھیں میچتے ناخن چبانے لگی

جسٹ کِڈنگ مائے لیڈی۔۔۔۔

ان کی بات پر اس نے خود کو نارمل کیا

اچھا کب تک آئیں گے؟

آہاں۔۔۔۔۔خالص بیگم والا انداز۔۔۔۔۔ترقی کر رھی ھو محترمہ۔۔۔وہ اسے شرارت سے چھیڑنے لگے تو اس نے پیشانی پر ہاتھ کی مٹھی بنا کر ضربیں لگائیں

اصل میں کچھ سمجھنا تھا آپ سے تو اگر وقت ھو تو۔۔۔۔

تمھارے لیے وقت نہ بھی ھو تو نکالا جا سکتا ھے۔۔۔۔۔ترجیحات میں اولین ھو تم۔۔بس کچھ دیر تک نکل رھا ھوں آفس سے۔۔۔کافی بنا کر رکھو۔۔کافی دن سے سزا نہیں بھگتی تم نے۔۔۔۔

بات کے آخر میں اسے ڈپٹتے وہ بولے تو وہ کھکھلائی تھی

فون رکھ کر کچھ پل وہ اسکی ہنسی کو آس پاس بکھرتا محسوس کرتے رھے۔۔۔اور آفس سے نکلنے کو اٹھ کھڑے ھوئے

ٹیبل پر کھانا لگا کر اس نے نگہت کو بلایا اور انھی سے کہا کہ حسن کو آواز دے دیں

بھلا اتنی دور سے اسکو آواز کیسے دوں میں؟تم بلا لاؤ بلکہ مشعل کو بھی بلاؤ ناں کھانا کھائے وہ بھی

مشعل کھانا کھا کر جاچکی ھے اس نے صبح بہت ھلکا پھلکا ناشتہ کیا تھا تو جلدی کھانا کھا لیا اس نے

اچھا جاؤ حسن کو تو بلا لاؤ۔۔۔انھوں نے کہا تو وہ ن ئی ے سرے سے سلگی تھی

میں بھلا نوکر لگی ھوئ ی ھوں اسکی جو کھانے کی طشتری سجا کر پیش کروں اس کے آگے۔۔۔وہ چٹخی تو نگہت نے غصے سے اسکو دیکھا

بہت زبان چلنے لگی ھے تمہاری۔۔۔عزت سے بات کیا کرو اس کے ساتھ بڑا ھے تم سے اور جاؤ بلا کر لاؤ اسے یہاں

ان کے کہنے پر وہ پیر پٹختی ھوئ ی اس کے روم میں آئ ی جو خالی اسکا منہ چڑا رھا تھا

پتا نہیں کونسی گھاس کھودنے گیا ھے وہ دھوکے باز

وہ واپس جانے کے لیے مڑی تو اسی وقت وہ روم کے اندر داخل ھوا

آنکھوں میں قندیلیں روشن ھوئ ی تھیں۔۔۔ تنفر سے اسے دیکھ کر وہ جانے کے لیے تیز تیز قدم اٹھاتی درواتے تک آئ ی اور پلٹ کر اسے دیکھا

ک ئ ی شکوے اور خوابوں کی کرچیاں آنکھوں میں دیکھتے ھوئے حسن کے دل کو کسی نے مسلا تھا

ایک ہاتھ دروازے پر رکھے وہ اسے دیکھے گ ئ ی

کھانا کھالو آکر۔۔۔۔ یہ کہہ کر وہ بھاگتی ھوئی وہاں سے نکل کر نگہت کے روم میں گئی تا کہ ذرا رو کر دل کا بوجھ اتار سکے

نگہت چونکہ کچن میں تھیں تو وہ روم میں بنے اٹیچ باتھ میں جا کر پانی کے چھپاکے اپنے چہرے پر مارنے لگی

آئینے میں حسن کی شبہیہ لہرائی تو نئے سرے سے رونا آنے لگا

تمھاری آنکھیں تو دنیا کی رنگینیوں کو دیکھنے کی عادی تھیں۔۔۔ تمھیں کیا سمجھ آتی ایک عام سی لڑکی کی سادہ سی محبت۔۔۔۔ وہ چہرہ جھکائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

تیڈے فارغ وقت دا شغل جو ہاں

جیویں دل آکھیں اونویں رولی رکھ

ادھر حسن نے تہیہ کر لیا تھا کہ صبح اسکو سب سچ بتا دے گا کہ ہزار ولید بھی آ جائیں وہ لڑکی اور اسکی ڈھکی چھپی سی محبت پر صرف اسکا حق ھے

خود کہاں رہ گئی وہ۔۔۔؟ کچن میں ھی رکھی چئیر پر بیٹھیں نگہت نے حسن کو اکیلے آتے دیکھ کر پوچھا

کچھ کام ھو گا اسکو۔۔۔ اپنے روم میں گئی ھے شائد۔۔۔ لاعلمی سے کندھے اچکاتے وہ چئیر گھسیٹ کر بیٹھا تو وہ اس کے لیے پلیٹ میں سالن نکالنے لگیں

اچھا حسن ایک بات سنو میری وہ بھی ذرا غور سے۔۔۔۔ ان کے اتنے سنجیدہ ھونے پر اسکا نوالہ بناتا ہاتھ ایک پل کو رکا تھا

جی جی بولیں۔۔۔

دیکھو جو رشتہ تم لوگوں کا بننے جا رہا ھے یہ عزت و احترم کا متقاضی ھوتا ھے بیٹا۔۔۔ بچپن اکٹھے گزرا ھے بہت بے تکلف بھی رہے ھو آپس میں۔۔۔۔ اسکے باوجود اب میں تم سے یہی چاھونگی کہ اپنی عزت کرواؤ ثانیہ سے

سب جانتے ھی ھیں جیسے تم اسے تنگ کرتے ھو اور جسطرح پھر وہ زبان چلاتی ھے۔۔۔ یہ کزنز کی حد تک تو ٹھیک ھے انسان برداشت بھی کر جاتا ھے مگر میاں بیوی کے رشتے میں محبت دوسرے نمبر پر آتی ھے۔۔۔ پہلے نمبر پر ھمیشہ سے عزت ھی تھی اور عزت ھی رہے گی

سمجھ رہے ھو ناں میری بات۔۔۔ انھوں نے اسے سنجیدگی سے دیکھتے کہا تو وہ محض اثبات میں سر ہلا گیا

تبھی وہ کچن میں آئی ی اور بغیر کچھ بولے چائے کا پانی چولہے پر رکھنے لگی

کھانا تو کھالو چائے کی پڑ گ ئی ی تمھیں۔۔۔ ٹھنڈا ھو رہا ھے سب کچھ

حسن پیتا ھے چائے کھانے کے بعد۔۔۔ اسی کے لیے بنا رھی ھوں۔۔۔ آپ پ ئی ں گی؟؟

حسن نے نظروں ھی نظروں میں نگہت کو ابرو اچکاتے مسکراتے ھوئے دیکھا گویا کہہ رہا ھو کہ دیکھیں۔۔۔ کتنا خیال کرتی ھے میرا

اسکی بات سمجھتے وہ مسکرائ ی یں

نہیں بیٹا چائے پی کر نیند نہیں آئے گی پھر۔۔۔

ان کے برابر اور حسن کے سامنے بیٹھ کر وہ چپ چاپ کھانا کھانے لگی۔۔۔۔

حسن کو افسوس ھونے لگا کہ اک زندہ دل سی لڑکی اسکے ایک مذاق کی وجہ سے مرجھا گ ئی ی ھے۔۔۔۔

حسن کی نظریں محسوس کرتے ھوئے وہ خود پر ھی ترس کھانے لگی۔۔۔ کیا تھا گر اس شخص کو محبت ھو جاتی مجھ سے۔۔۔۔ شکوہ کناں نظروں سے اس نے حسن کو دیکھنا چاھا تو دل پر جبر کرتے ھوئے نگاھیں اس پر پڑنے سے پہلے ھی موڑ گ ئی ی

تین چار نوالے زہر مار کرنے کے بعد ابلتے قہوے میں دودھ ڈالنے کو اٹھی تو نگہت نے اسے کندھے سے پکڑ کر بٹھایا

تم کھانا کھا لو چائے میں دے دیتی ھوں۔۔۔۔ ان کے مڑنے کی دیر تھی حسن نے اس کو گہری نگاہ سے دیکھا۔۔۔۔ کیا ھوا ھے تمھیں؟

بہت دھیمی آواز میں اس نے پوچھا تھا

کچھ ھونا تھا؟

وہ زہر میں بجھے تیر کی مانند بولی

چپ چپ سی ھو ناں۔۔۔۔ اسی لیے پوچھا

حسن کا جی چاھا کہ زہریلے لہجے میں ھی سہی مگر وہ اس سے بات کرتی رھے

بغیر کوئ ی جواب دئ یے وہ کچھ پل اس کی نظروں میں دیکھتی رھی۔۔۔ آنکھوں کے کنارے ضبط کرنے کی کوشش میں سرخ ھونے لگے جب اسے لگا کہ اب مزید وہ آنسو نہیں روک پائے گی تو جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھتی ھوئ ی کچن سے نکلتی چلی گ ئی ی

"سونے جا رھی ھوں"

جاتے جاتے کہے گ ئ ے اسکے الفاظ کی بازگشت میں حسن یہ سوچ جا رھا تھا کہ اب کی بار مذاق نہیں بہت فضول حرکت کر گیا ھے

اسے پچھتاوا ھونے لگا نگہت کے ہاتھ سے چائے کا مگ لے کر اپنے روم میں آنے تک وہ سو بار خود پر افسوس کر چکا تھا

اوراس صورتحال میں‌اس سے جا کر اس بارے میں بات کرنا مطلب شیر کی کچھاڑ میں جانا

چائے پیتے ھوئے وہ اسکو منانے کا طریقہ سوچنے لگا

-------------------------------------

کیا ھے یار تم نے تو صبح سے منہ لٹکایا ھوا ھے۔۔۔ ارے بھئی نہیں کرتے تمھاری شادی اس ولید سے۔۔۔ تمھاری پسند دیکھ کر ھی کریں گے ۔۔۔کیا تمھیں لگتا ھے کہ ھماری فیملی اتنی کنزروٹیو ھے جو لڑکی کی رضامندی کے بغیر ھی کوئی رشتہ اس کے سر پہ تھوپ دے گی ؟؟ثانیہ کا خراب موڈ اور پھولا ھوا منہ دیکھ کر اس نے اسے تسلی دی۔۔۔

نیند آئی ھے۔۔۔سونے لگی ھوں بس۔۔۔ گڈ نائٹ اور پلیز تم نے زاویار بھائی سے پڑھنا بھی ھے ناں تو کھانا بھی دے دینا۔۔۔ بس سرو کرنا ھے انھیں۔۔۔ بنا ھوا ھے سب کچھ

اوکے ؟؟

ھمم اچھا چلو شب بخیر

بیزاری سے اس نے گھڑی کی طرف دیکھا جو نو بجا رھی تھی زاویار ابھی تک آفس سے نہیں لوٹے تھے کتابوں اور نوٹس کو سائیڈ میں کر کے ایک بھرپور انگڑائی لیتی ھوئی وہ نیم دراز ھوئی آنکھوں کو انگلیوں سے مسل کر انکی تھکاوٹ دور کرنا چاھی تب ھی گاڑی کا ہارن سنائی دیا

شکر۔۔۔۔۔آگئے

اچھل کر بیڈ سے اترتے اس نے تیزی سے پیروں میں چپل پہنی اور روم سے نکلتے پورٹیکو تک پہنچی جہاں حسن گیٹ بند کر رہا تھا اور زاویار نے گاڑی بند کر کے باھر نکلتے ھی حیرت سے اسے دیکھا

وہ میں گیٹ کھولنے آئی ی تھی۔۔۔ مجھے لگا حسن بھائی ی کو شائی د آواز نہ گ ئی ی ھو

جھینپتے ھوئے اس نے بتایا۔۔۔

اچھا چلو اندر۔۔۔ اسے کہتے انھوں نے اندر جانے کو قدم اٹھایا تو نظر بلاارادہ ھی اس کے پیروں تک گ ئی ی تب تک حسن بھی آ چکا تھا

تمھاری یہ بدحواسیاں۔۔۔۔ اور تیزیاں۔۔۔ اس کے پہنے جوتوں کیطرف اشارہ کرتے ھوئے وہ ہنستے ھوئے کہنے لگے تو حسن اور مشعل دونوں نے ایک ساتھ ان کی نظروں کا تعاقب کیا

جہاں وہ شرمندہ ھوئی ی وہیں حسن نے قہقہہ لگایا تھا

او میری معصوم سی بہن۔۔۔ جوتے کا ایک پیر شائی د ثانیہ کا پہن آئی ی ھو اور ایک اپنا۔۔ کوئی ی حال ن ئی یں۔۔۔۔ چلو اب اندر

اسے اپنے بازو کے گھیرے میں لیے حسن مسلسل اس کو مزید شرمندہ کیے جا رہا تھا

کچن میں ھی آ جائی یں کھانا وہیں کھا لیجی ئے گا۔

ہاں بس میں امی سے مل آوں۔۔ دس پندرہ منٹ تک آتا ھوں اور یہ ثانیہ کہاں ھے؟

زاویار نے حیرت سے پوچھا

وہ تو سو گ ئی ی کہہ رھی تھی کہ نیند آئی ی ھے

اسکی اطلاع پر حسن کے کان کھڑے ھوئے

چلو میں آتا ھوں۔۔۔وہ نگہت کے روم میں جانے کے لیے بڑھے تو حسن انھیں روکتے ھوئے گلے ملا تھا

اتنے اچھے گفٹ کے کیے تھینک یو یار بھائی۔۔۔

بھائی ھو یار۔۔۔ شکریہ نہ بولو اب

اسا کندھا تھپک کر کہتے وہ مسکرائے تو حسن نے بھی اثبات میں سر ہلایا

کیا گفٹ دیا ھے؟؟مجھے تو بتایا نہیں آپ نے بھائی؟؟مشعل نے شکوہ کیا

لیٹسٹ لیپ ٹاپ۔۔۔واؤ

اوہ اچھا چلیں صبح دکھایءے گا ابھی کھانا گرم کر دوں

اچھا میں بھی سونے جا رہا ھوں

انھیں کہتے وہ ان دونوں کے مشترکہ روم میں گیا تھا تاکہ اس سے بات کر سکے۔۔۔میدان صاف تھا

میں خوش ھوں بہت اور آپ سے تو پہلے بھی یہی کہا تھا میں نے کہ ثانیہ اور حسن دونوں کے لیے پرفیکٹ رھیں گے

سب سے زیادہ خوشی آپ کو ھونی چاھیے ماں۔۔۔۔ناں ھی چالاک بہو کا ڈر۔۔۔اور نہ یہ پریشانی کہ بیٹی کے سسرال والے اسکا خیال نہیں کرتے

ساس بھی آپ ھیں اور ماں بھی آپ

زاویار نے نگہت کو چھیڑا تو وہ بھی خوشی سے مسکرائیں

اللہ کرم کرنے والا ھے بہت مہربانی کی ھے اس نے ھم پر

زاویار جیسے ھی نگہت سے ملے تو انھوں نے حسن کے بارے میں انھیں بتایا تھا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ ولید کے لیے چھان بین کا ارادہ ترک کر دے وہ کل ھی انھیں فون ہر سہولت سے انکار کر دیں گی جس گاؤں جانا ھی نہیں تو اسکا راستہ پوچھ کر کیا کرنا

دو دن تک ابو آجائیں گے تو مجھے جانا پڑے گا وہاں۔۔۔ اور پھر شائید واپسی میں کچھ ماہ لگ جائیں۔۔۔ اس سے زیادہ ٹائم بھی ھو سکتا ھے

چاھتا تو میں یہ تھا کہ نکاح کر دیا جاتا مگر اب وقت بلکل نہیں ھے۔۔۔۔ حسن دو سال کے لیے واپس چلا جائے گا تو اس کے آنے پر ھی ممکن ھو سکتا ھے یہ

تمھارے بابا گئے تو ھیں وہاں۔۔۔۔ تو کیا پرابلم سولو نہیں ھوئی بیٹا؟

حالات بگڑتے ھی جا رھے ھیں۔۔۔ کوئی بڑا نقصان نہ ھو۔۔ مجھے جانا ھی پڑے گا

آپ نے میری امانت۔۔۔ میری مشعل کا خیال رکھنا ھے ماں۔۔۔۔ اور میرے آنے تک اسکو بھنک بھی نہیں لگنے دینی ھمارے آنے والے رشتے کی

میں اسے سرپرائز دینا چاھتا ھوں۔۔۔۔ بس اس کے ایگزیمز ھو جانے کا ویٹ کر رھا ھوں

نگہت نے محبت سے ان کے سر پہ ہاتھ پھیرا

اچھا آپ سوئیں۔۔۔۔ زبردستی میری وجہ سے آنکھیں کھول کر بیٹھی ھیں

شب بخیر۔۔۔۔ ان کے سر پہ بوسہ دے کر وہ روم سے نکلے۔۔۔ نگہت کا رواں رواں اپنے بیٹے کی سلامتی کے لیے دعاگو تھا

کھانا گرم کر کے ٹیبل پر لگانے کے بعد اس نے کافی بنانے کا ارادہ کیا۔۔۔۔زاویار دس پندرہ منٹ کا کہہ کر گئے ابھی تک نہ لوٹے تھے

چئیر گھسیٹ کر بیٹھتے وہ انکا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔ کہنیاں ٹیبل پر ٹکائی ہی تھیں پھر آہستہ آہستہ سر کو ٹیبل پر رکھا ار آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔ہونہی لیٹے لیٹے کب سوئی پتا ھی نہ چلا تھا

نیند میں ھی اسے اپنے چہرے پر ٹھنڈے ہاتھ کی انگیوں کا لمس محسوس ھوا تو وہ کسمسائی تھی

کپڑے چینج کرنے کے بعد جب تک وہ کچن میں آئے بہت ھی خوبصورت منظر انکا منتظر تھا

سوئی ہوئی عورت اپنے اندر بہت سے بھید لیے ایک دلکشی کا منظر پش کیا کرتی ھے

صبیح چہرے پرسایہ فگن گھنی پلیکیں اور بلا کی معصومیت لیے اسکی صورت۔۔۔۔۔اسکے برابر میں بیٹھ کر وہ کچھ پل اسے دیکھتے رھے

دل نے خواہش کی کہ اس کے چہرے کی نرمی کو محسوس کیا جائے۔۔۔اور اس خواہش پر لبیک کہتے ھوئے انھیں نے ہاتھ کی انگلیاں اس کے گال پر پھیریں تو نیند میں اسکا ذہن بیدار ھونے لگا

نگاہ بھٹک کر پلکوں پر اٹکی۔۔۔۔اس وقت انھیں سب سے زیادہ اپنے بیچ محرم رشتے کا نہ ھونا بے حد کھلا

محبت خوب ھے جاناں

اگر یہ تیری صورت ھے

کچی نیند سے جگانے کے بعد اسکی آنکھوں کا حسن دیکھنے کی خواہش اتنی جلدی پوری ھوگی یہ معلوم نہ تھا

اسکی پلکوں پر انگوٹھا پھیرتے ھوئے انھوں نے سوچا اور اپنی دو انگلیوں سے اسکا چہرہ تھپتھپاتے وہ سیدھے ھوئے

مندی مندی آنکھیں کھول کر انھیں دیکھتی وہ جھٹکا کھا کر سدھا ھوئی ی

آگ ئی ے آپ۔۔۔اتنی دیر کر دی ۔۔۔۔میں کب سے ویٹ کر رھی تھی پتا ھے۔۔ نیند کا خمار لیے گلابی پن چھلکاتے اس کے نین زاویار کے حواس چھیننے لگے تو وہ بے ساختہ اس سے نگاھیں چرا گ ئی ے

آپ کھانا کھائیں میں تب تک کافی بناتی ھوں پھر آپ کو مجھے پڑھانا بھی ھے بس دس پندرہ منٹ کا کام ھے۔۔۔۔نیند تو نہیں آئی ناں آپ کو؟

بولتے بولتے وہ اٹھنے لگی تو انھوں نے اسکا ھاتھ پکڑ کر روکا

تم ابھی بیٹھو میرے سامنے۔۔۔۔۔۔کچھ بات کرنی ھے

سنجیدگی سے کہہ کر وہ اسے تفصیل سے اپنے جانے کی بابت بتانے لگے

اسکے چہرے پر اداسی دیکھ کر انھوں لب بھینچے

تھے

اتنا لمبا عرصہ زر۔۔۔۔۔میں کیسے رھونگی آپ کے بغیر۔۔۔؟کوئی اور وقت ھوتا تو وہ یقیناً اس بات کو لیکر اسکو خوب تنگ کرتے مگر اس پل وہ خود اپنی حالت نہیں سمجھ پا رھے تھے

سامنے بیٹھی لڑکی۔۔۔انکی ھونے والی ملکیت۔۔۔جی میں کیسی کیسی خواہشیں نہ جاگی تھیں اسکی گلابی آنکھوں کو دیکھ کر

مگر دل پر جبر کرتے ھوئے وہ اسے سمجھانے لگے

واپس آؤ نگا ناں تو ایک سرپرائز بھی دونگا تمھیں۔۔۔۔

وہ انھیں چھوڑ کر کافی بنانے کے بہانے اٹھی تو جیسے وہ اسکا رونا ضبط کرتے سمجھتے اس تک گ ئ ے تھے اور اسکا رخ اپنی طرف موڑتے ھوئے کہنے لگے

ہلکی ہلکی نمی لیے اسک آنکھیں اور کپکپاتے ھوئے ھونٹ۔۔۔۔انھوں نے اس دل موہ لنے والے منظر کو جی بھر کے دیکھا

جلد آؤ نگا۔۔۔۔میری مِشو کا خیال رکھنا اوکے۔۔۔۔اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر اسکے ماتھے سے اپنی پیشانی ٹکرائ ی تو وہ روتے میں ھی مسکرائ ی تھی

چلواب کافی بناؤ تم۔۔۔۔ٹیبل سے برتن سمیٹتے ھوئے وہ بولے تو مشعل نے حیرت سے انھیں دیکھا

رھنے دیں میں اٹھا دونگی برتن۔۔۔کیا کر رھے ھیں؟؟

تھوڑی سی ہیلپ کروا دینے سے میری شان میں کمی تھوڑی آئے گے۔۔۔کف فولڈ کرتے ھوئے جب انھوں نے سنک کا نل کھولا تو وہ بے اختیار ان کی طرف بڑھی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر انھیں روکا

میں کر دونگی یہ سب۔۔ آپ کو سوٹ نہیں کرتا یہ۔۔

انھیں یہ بات کہتے کہتے وہ ان کے بے حد قریب ھوگ ئ ی ھے اسکی طرف مشعل کا دھیان ھی نہیں تھا۔۔۔۔جبکہ مقابل کے جذبات کو وہ ہوا دے گ ئ ی تھی

ھونٹ بھینچے وہ انجانے نمبر سے آنے والی کال پر موبائ ل سکرین کو گھورے جا رھی تھی اور مقابل بھی کوئ ی اعلی پائے کا ڈھیٹ تھا جو مسلسل فون کرنے سے باز نہ آیا

آخر تنگ آ کر اس نے کال پک کی

کیا تکلیف ھے؟ جب ایک بار پتا چل گیا کہ فون نہیں اٹھایا جا رہا تو ضرور بار بار کال کر کے اپنی خصلت سے آگاہ کرنا ھے؟ اب بکو کہ کون ھو اور کونسی کسر ھے جو اس وقت فون کر کے اپنی شامت بلوائی ی ھے؟

وہ جو پہلے ھی اپنی زندگی میں آنے والے مس ئلے پر تپی بیٹھی تھی کال اٹھاتے ھی برس پڑی جبکہ جواباً قہقہہ سن کر اس نے موبائ ل کو کان سے ہٹا کر ایک تیز گھوری سے نوازا

کیسی ھیں؟

متبسم سے لہجے میں پوچھے گ ئے سوال پر وہ حیرت کی زیادتی سے کچھ پل بول ھی نہ پائ ی

آپ کے کزن نے مجھ سے جھوٹ کیوں کہا کہ وہ آپ کا منگیتر ھے۔۔ میں جاننے سے قاصر ھوں۔۔۔ اور اگر آپ نے یہ سوچا تھا کہ محض اس کے کہہ دینے سے میں پیچھے ہٹ جاؤ نگا تو بہت ھی معصوم سوچ تھی آپ کی

ساری انفارمیشن لینے کے بعد ھی ماما کو آپ ک طرف بھیجا تھا

نمبر کہاں سے لیا آپ نے میرا؟ غصے سے اس نے اپنے جبڑے بھینچے

یہ سارا کھڑاگ ھی اسکی وجہ سے پڑا تھا جو اب اسکے ت ئ یں میسنا بنا مہذب ھونے کی ناکام کوشش کر رھا تھا

کوئ ی مشکل نہیں تھا۔۔۔۔ دھیما سا ہنستے ھوئے ولید نے کہا تو وہ ن ئے سرے سے سلگی اور ایک فیصلہ کرتی ھوئ ی اس سے مخاطب ھوئ ی

لسن ٹو می ویری ک ئیر فلی۔۔۔۔۔ بینگ آ مین آپ یہ چاھیں گے کہ آپ کی ھونے والی بیوی کے دل و دماغ پر کسی اور کا نقش نہ ھو۔۔۔ اسکی محبت کے حقدار صرف آپ ھوں۔۔۔ رائ ٹ؟؟

ایبسلیوٹلی۔۔۔۔۔ ولید نے ایک سیکینڈ کے وقفے سے جواب دیا

میں حسن سے محبت کرتی ھوں۔۔۔ ہمیشہ سے ھی کرتی تھی اگر آپ سے شادی کر بھی لوں تو اسکو محبت کرنا چھوڑ نہیں سکتی۔۔۔ ادھوری زندگی ادھوری شریکِ حیات قبول ھوگی آپ کو۔۔۔؟؟ دیکھیں یہ زندگی ھے کوئی ناول یا فلم تو ھے نہیں کہ میں انکار کروں اور آپ پھر بھی زبردستی شادی کرلیں پھر مجھے آپ کے ساتھ ھی طوفانی محبت بھی ھو جائے

جن کا نام دل پر ایک بار نقش ھو جائے ناں ولید۔۔۔ جنہیں دل اپنا محرم مان لے تو چاھے دنیا کے کسی بھی کونے سے کوئی بہترین آپشن میسر ھو۔۔۔ اس کی محبت کو ھم دل سے اکھاڑ کر پھینک نہیں سکتے۔۔۔ یہ دلوں کے معاملے ھیں اوردل پر جبر کر کے کوئی آپ کے ساتھ رھے یقیناً آپ کی محبت پر یہ تازیانے کے باعث ھوگا

مزید میں کچھ نہیں کہنا چاھتی۔۔۔۔ کچھ پل اس نے انتظار کیا کہ شائد وہ کچھ بولے گا مگر کال بند ھو جانے پر اس نے سکھ کا سانس لیا

جان چھوٹی۔۔۔۔۔ موبائل تکیے کے پاس گراتے وہ بولی اور گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے مسلسل یہی سوچے گئی کہ اب کیا ھوگا۔۔۔۔ ولید سے تو وہ بچ گئی تھی مگر آنے والے ہر رشتے کو کیسے ٹالا کرے گی۔۔۔۔ سوچتے سوچتے آنکھیں آنسوؤں سے بھریں تو حسن پر رہ رہ کر اسے غصہ آنے لگا

کس قدر بے حس اور ظالم تھا وہ شخص۔۔۔ اسے اس انوکھی سی راہ پر لگا کر مذاق کا کہتے ھوئے سائیڈ پر ھو گیا تھا

اسوقت سامنے ھوتا تو جانے کیا کر ڈالتی وہ۔۔۔ اور اسکی قسمت کہ دروازہ ھولے سے کھٹکھٹاتے وہ روم میں آیا تو اس نے اپنی آنسوؤں سے بھری آنکھیں بے دردی سے رگڑتے ھوئے اسے زہریلی نگاھوں سے دیکھا

وہ تو اس کو منانے آیا تھا مگر اتنے خونخوار تیور دیکھ کر گڑبڑایا اور تیزی سے اسکی طرف بڑھا

تم رو رھی ھو؟

وہ اسے زخمی نگاھوں سے دیکھے گ ئی ی جب کافی دیر اس نے کچھ نہ کہا تو حسن اس کے برابر بیٹھنے لگا تب ھی ثانیہ بل کھاتی ناگن کی طرح بیڈ سے اتری

بیٹھو مجھے بات کرنی ھے۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔ جانتی ھوں کہ کونسی بات کرنی ھے۔۔۔ تم بے حس کٹھور ظالم جنگلی بے دید انسان ھو حسن۔۔۔

بات کرتے کرتے وہ پھر رونے لگی

حسن نے اسے تھامنا چاھا تاکہ اسکی تمام غلط فہمیاں جو خود اسکی پیدہ کردہ تھیں انھیں دور کر سکے جب ثانیہ نے اسکا ہاتھ جھٹکا

شادی پر میرے برابر آکر بیٹھا تو کیسے پتنگے لگے تھے تمھیں۔۔۔ اور اب جب وہ میرا حاکم بننے کی چاہ رکھتا ھے تب کیوں کچھ نہیں کر رھے تم حسن؟؟؟

زاروقطار روتے وہ کہے گ ئی ی

یوں مجھے کسی اور کا ھو جانے دو گے تم؟؟؟ آس بھری نظروں سے اسکو دیکھ کر پوچھتی ثانیہ اسکا دل دھڑکا گ ئی ی

اسکا بازو پکڑ کر اسے جھنجھوڑتے ھوئے حسن نے اسے ہوش میں لانا چاہا جو عجب جوگن بنی یقیناً اپنے حواس میں نہیں تھی

اپنے بازوؤں سے اسکے ہاتھ ہٹاتی وہ اسکی شرٹ کا کالر اپنی مٹھیوں میں دبوچ گ‌ئی‌ی

”مجھے اسطرح سے مت ٹھکراؤ حسن ۔۔۔کہ میں سر اٹھا کے جی بھی نہ سکوں“

پانی بھری آنکھوں سے وہ بولی۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی‌ی جواب دیتا اسکا کالر چھوڑ کر کھلے دروازے کو پورا کھولتے ھوئے ثانیہ نے اسے باھر دھکیلا

تم کبھی بھی نہیں سمجھو گے میری بات۔۔۔۔ تمھارے دل پر میرا کہا کب اثر کیا ھے جو یوں اپنے الفاظ بے مول کر رھی ھوں میں

جاؤ یہاں سے۔۔۔وہ دروازہ اس کے منہ پر بند کر کے اندر جا چکی تھی مگر حسن ابھی تک اسی سرشاری کی کیفیت میں تھا

کوئی‌ی اس قدر چاہتا ھو کہ آپ کے لیے روئے۔۔۔یہ احساس ھی بڑا لطیف سا ھے

اپنے روم میں آ کر کھوئے کھوئے انداز میں وہ بیڈ پر لیٹا۔۔۔ذہن میں مسلسل اسکے الفاظ اور لہجہ گونج رھا تھا

آسودہ سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں پر چھب دکھائی‌ی

دیکھو اب قدرت نے خود مجھے موقع دیا ھے تو میں کفرانِ نعمت نہیں کرونگا ثانیہ

کل کا دن تمھارے لیے بہت مزے کا ھونے والا حسن۔جہانگیر۔۔۔خود کو مخاطب کرتے ھوئے اس کے چہرے پر بڑی ھی شیطانی مسکراہٹ تھی

بہت سوچ بچار کے بعد وہ گوگل سے کچھ سونگز ڈاؤنلوڈ کرنے لگا

مشعل کو بلکل اندازہ نہ تھا کہ اس پہر وہ زاویار کے جذبات کو ہوا دے گئی ھے۔۔۔۔

مشعل؟؟؟؟؟

جی۔۔۔بولیں

کافی پھینٹتے ھوئے مصروفیت سے اس نے جواب دیا

جب کچھ دیر تک انھوں نے کچھ نہ کہا تو کافی کا مگ جو تقریباً تیار تھا انکو دینے کے لیے وہ مڑی تو بے اختیار ان سے ٹکرا گئی

محویت اور آنکھوں میں لپک لیے انھیں اپنی جانب دیکھتے پایا

کافی ذرا سا چھلک کر اس کے ہاتھ کو جھلسا گئی تو وہ تکلیف اور جلن سے کراہ اٹھی

زاویار کی ساری خماری پل میں ھوا ھوئی تھی جلدی سے اسکا ہاتھ نل سے بہتے ٹھنڈے پانی کے نیچے رکھا پھر اسے چئیر پر بٹھا کر برنال اسکے ہاتھ پر لگائی

ھونٹوں کو بے دردی سے کچلتے اور پلکیں جھپک جھپک کر آنسو ضبط کرتی وہ انھیں بے حد معصوم اور دل کے قریب لگی

ان سے کوئی بے اختیاری سرزد نہ ھوئی اس پر شکر کرتے ھوئے وہ کافی کا مگ ہاتھ میں لیے کچن سے نکلے۔۔ جانے سے پہلے اسے ٹی وی لاؤنج میں بکس لانے کا کہنا نہ بھولے تھے

بغیر اسکی طرف دیکھے مشعل کو مطلوبہ پوائنٹس سمجھا کر انھوں نے اسے گڈ نائٹ کہتے اس کے روم مس بھیجا اور خود ٹیرس پر کھڑے کافی دیر آنے والے وقت کے بارے میں سوچنے لگے

پہلے انکا جی چاھا کہ اسکو بتا دیں کہ ماں اور بابا سے اپنے رشتے کی بات کر چکے ھیں مگر پھر خیال آیا کہ یہ بتانے کے لیے بھی کچھ سپیشل پلان کرنا چاھیٔے

اسکے ایگزیمز کی وجہ سے بھی یہ معاملہ التواِ کا شکار تھا

اور پھر ڈسکلوز کرنے کے بعد وہ نکاح یا ڈائی ریکٹ شادی کا سوچے ھوئے تھے جسکے فی الحال امکانات بھی بہت کم تھے

پرسوں رات کی فلائیٹ سے انھیں دبئی جانا تھا اسی لیے مشعل کو اچھی طرح سمجھا دیا تھا کہ بدگمان نہ ھو۔۔۔یقین سے قدرے دور اور بدگمانی کے قریب تر لڑکی۔۔۔۔۔۔بے حد جلدباز انکی بقیہ زندگی اسے اپنی محبت کا یقین دلاتے اور وہ ترجیحات میں اوپر ھے۔۔یہ بتاتے گزرنے والی تھی زاویار یہ بات اچھے سے جانتے تھے

جب غصہ اترا تو کئی ثانیے تک بے یقینی کی کیفیت میں وہ بیٹھی رہ گئی۔۔۔۔کیا کر بیٹھی تھی۔۔۔اس شیطان کی آنت کو اپنی کمزوری دے دی تھی تو اب خود کو آنے والے وقت کے لیے تیار کرنے کا بھی حوصلہ نہ بچا تھا

وہ اسکی اچھی کِٹ لگائے گا یہ بات اسکو اچھے سے معلوم تھی تب ھی خود پر سو دفعہ لعنت بھیجتی سونے کے لیے لیٹ گئی

صبح تڑکے ھی آنکھ کھلی تو اپنے اتنی جلدی بیدار ھونے ہر اسے ہنسی آنے لگی۔۔۔مندی مندی آنکھوں سے وقت دیکھا۔۔۔اور بھرپور انگڑائی ی لیتے ھوئے موبائی ل اٹھا کر ثانیہ کو میسیج بھیج کر دوبارہ سونے کے لیے آنکھیں بند کیں

مشعل اور زاویار کو ناشتہ دیکر انھیں روانہ کرنے کے بعد نگہت کو انکے روم میں ھی ناشتہ دیا میڈیسن کھلائی ی پھر واپس آ کر کچن سمیٹا اور اپنے روم میں آکر بال بنانے لگی

بال کھول کر اسے ایکدم موبائی ل کا خیال آیا۔۔۔وہیں برش پھینکا تکیے کے پاس پڑا موبائی ل اٹھا کر دیکھا تو ایک میسیج نوٹیفیکیشن شو ھو رہا تھا

صبح بخیر سانولی لڑکی۔۔۔۔

میسیج اوپن کر کے پڑھتے ھی بے اختیار اس نے اپنے دانت پیسے اور ہاتھ میں پکڑا موبائی ل یوں دور اچھالا گویا سانپ پکڑا ھو

تمھاری زندگی کا بدترین دن شروع ھوگیا ھے ثانیہ ابراھیم۔۔۔خود کو کہتے وہ مسلسل اپنے بالوں میں بے دردی سے برش پھیر رہی تھی

بہت تھک گ ئی ی ھوں۔۔۔۔نگہت کی گود میں سر رکھتے ھوئے اس نے آنکھیں موندیں تو انھوں نے پیار سے اسکے بال سہلائے۔۔۔۔

پیپر کیسا ھوا ھے؟

اچھا ھوگیا بھائی ی۔۔۔۔آپ اب اٹھے ھیں کیا؟؟میں کالج سے آ بھی گ ئی ی دوپہر ھونے کو آئی ی اور اس وقت صبح ھوئی ی ھے آپ کی؟

حسن نے سیڑھیاں اترتے بال انگلیوں سے سنوارتے ھوئے اس سے پیپر کا پوچھا تو وہ سوالات کی بوچھاڑ کر گ ئی ی

سانس تو لو لڑکی۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔رات ٹھیک سے سویا نہیں میں ۔۔ نیند ھی نہیں آئی ی مجھے

کن اکھیوں سے ثانیہ کو دیکھتے وہ بولا جو کچن سے مشعل کے یے پانی لائی ی تھی

کیوں بچے کیا ھوا؟؟ نگہت نے پریشانی سے پوچھا تو وہ لاعلمی سے کندھے اچکا گیا

ناشتہ بنا دینا حسن کے لیے۔۔۔نگہت ثانیہ سے بولیں تو حسن نے انھیں منع کرتے یہ فرمائ ش کی کہ اپنے ہاتھ سے ناشتہ بنا کر دیں

کبھی کبھار کی گ ئی ی ایسی لاڈیوں پر نگہت کِھل سی جاتیں وہ اٹھ کر کچن میں گ ئی یں تو مشعل نے اس کے لیے صوفے پر بیٹھنے کو جگہ بنائی ی تو ناچار اسے بیٹھا پڑا

شیطانی تاثرات لیے وہ عین اس کے سامنے بیٹھا اسکا ضبط آزما رھا تھا

ارے ہاں پتا ھے کیا۔۔۔کل رات میں نے یوٹیوب پر ایک کلپ دیکھا۔۔۔اس میں ناں ایک بندی بڑا رو دھو کر محبت کا اظہار کر رھی تھی۔۔۔۔۔ تھی بہت پیاری سانولی سی

اور مزے کی بات بھلا کیا تھی۔۔۔۔اسکو لگتا تھا کہ وہ بندہ جس کی محت میں وہ مبتلا ھے۔۔۔ وہ اس سے محبت نہیں کرتا جبکہ وہ۔۔۔۔ وہ تو اسی کے عشق میں رفتار تھا

ھے ناں مزے کی کہانی؟؟؟

"شیطانی چرخہ" ثانیہ کے ذہن میں یہی نام آیا اسکی لن ترانیاں سن کر

یہ کونسی مووی تھی بھلا؟

مشعل نے حیرت سے پوچھا کیونکہ حسن کو ان چیزوں سے کچھ خاص شغف نہ تھا اگر وہ تعریف کر رہا تھا تو کوئی خاص بات ضرور تھی

شائی د تمھیں ماں بلا رھی ھیں کچن میں۔۔۔ دل ھی دل میں اسے گالیوں سے نوازتی اور بظاہر چہرے پہ مسکراہٹ لیے وہ بولی تو حسن نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا

ایک ھی جگہ بیٹھے ھیں ھم تینوں۔۔۔ صرف تمھیں ھی آواز آئی ھے۔۔۔ مشعل نے حیرت سے کہا تو وہ کھسیاتے ھوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی

آنکھیں موندے لیٹی مشعل کو ایک نظر دیکھ کر حسن نے اسک طرف نگاہ کی جو مکمل اسے اگنور کرنے کا کامیاب ڈرامہ کر رھی تھی

جن نظروں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا ثانیہ کی روح بے چین ھوئی تو جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھتے وہ روم میں بھاگی اور اندر جا کر بیڈ پر بیٹھتے ھی آنکھیں میچیں

چپ رھے تو بھی سنائی دیتا ھے

ھائے اس شخص کے تیور ھیں صداؤں والے

کافی کے گھونٹ بھرتے ھوئے وہ لیپ ٹاپ پر بھی نظریں رکھے ھوئے تھے اسوقت ذہن پر یہ سوال تھا کہ پاکستان سے باھر جا کر واپسی جلد از جلد ممکن بنائی جا سکے

ایک مہینہ پہلے ھی زنیرہ نے اپنے ایک کزن کو زاویار کے آفس میں جاب دلوائی تھی

جس پروجیکٹ پر آجکل کام چل رہا تھا اس پر سائن لینے کو احمد آفس میں اینٹر ھوا تو زاویار اس سے گپ شپ کرنے لگے

زنیرہ کی وجہ سے احمد کو کافی ریلیف بھی دیا گیا تھا اور باس ایمپلائے کا ریلیشن شپ بھی نہیں تھا گھر والوں کی خیریت پوچھتے زنیرہ کے بارے میں بات چلی تو زاویار نے اسے کال کی تھی جواباً وہ جیسے اسی کی کال کے انتظار میں تھی

شکوے شکایات کرنے لگی اور زبردستی اسے ڈنر پر انوائیٹ کرنے لگی۔۔۔ مجبوراً وہ حامی بھر گئے کچھ دیر اس سے بات کرنے کے بعد وہ بقیہ آفس کا کام نمٹانے لگے

اسکی حسیں آنکھوں میں
کس کی تصویر ھے
اسکی گھنی زلفوں میں
کس کی تقدیر ھے
آتا نہیں مجھکو یقین
پر کہیں وہ میں تو نہیں
سانولی سی اک لڑکی
دھڑکن جیسے دل کی
دیکھے جس کے وہ سپنے
کہیں وہ میں تو نہیں

ٹی وی لاؤنج میں بیٹھ کر اپنے موبائل پر سونگ لگائے وہ اسکا غصہ اور شرم آسمان پر پہنچا رہا تھا

نگہت کے لیے چائے بناتی ثانیہ کچن میں جل بھن رہی تھی موقع کی مناسبت سے سونگ سلیکشن پر وہ عش عش کر اٹھی

مشعل حسبِ معمول کمرے میں گھسی اگلے پیپر کی تیاری میں مصروف تھی اور وہ بے بسی سے حسن کی بدتمیزیوں کو سہنے پر مجبور ابلتی چائے کی طرح خود بھی کھول رہی تھی

اسے مکمل نظر انداز کرتے ھوئے لاؤنج سے گزر کر نگہت کو چائے دینے ان کے روم میں گ ئی ی

کچھ منٹ کے بعد جب واپس لاؤنج سے گزری تو سونگ چینج ھو چکا تھا

تم جو گم سم ھو تو میں حیران ھوں

یہ راز کیسے تم کو بتاؤں

کہ منزل منزل دو دیوانے دل

لے چلے پیار کا کارواں

سنو ناں سنوناں سن لو ناں

ہمسفر مجھی کو چن لو ناں

دانت پر دانت جمائے وہ چائے والے برتن سنک میں پٹخ کر دھونے لگی

تب ھی گانا بند ھوا تو اس نے سکھ کی سانس لی

بہت ھی کوئی ی اخیر کی کمینگی لیے ھوئے شخص تھا جو اتنی جلدی اسکی جان چھوڑنے والا نہیں تھا

تبھی اسے اپنی پشت پر نظروں کی تپش محسوس ھوئی ی مگر وہ انجان بنی اپنا کام کرتی رھی

تیسرا گانا پلے ھوتے ھی اسکا جی چاھا جھاگ سے بھرے ہاتوں سے اسکے بال نوچ لے یا خود کا سر دیوار میں دے مارے

یہ جھکی جھکی نگاھیں۔۔۔انھیں میں سلام کر دوں
یہیں اپنی صبح کر دوں یہیں اپنی شام کر دوں
یہ جھکی جھکی نگاھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
میری چاھتوں کا اب تک نہ اثر ھوا کسی پر
تمھیں کچھ خبر نہیں ھے کہاں زندگی گنوا دی
کسی مہرباں نے آ کے میری زندگی سجا دی
میرے دل کی دھڑکنوں میں ن ئی ی آرزو جگا دی

دھلے ھوئے برتنوں کو تیسری بار دھوتے ھوئے اسکا ضبط جواب دے گیا تو جھٹکا کھا کر پلٹی اور اسے بارود نظروں سے گھورا

موبائ ل بند کرتا وہ اس تک آیا۔۔ایک کی نظروں میں اب شرارت کی جگہ طوفانی سی محبت ہلکورے لے رھی تھی تو دوسرے کی آنکھوں سے غصے کے شعلے لپک لپک گ ئی ے تھے

ک ئی ی ثانیے ایک دوجے کو دیکھتے رھنے کے بعد حسن نے جیسے ھی اسکی طرف ہاتھ بڑھایا وہ دوقدم پیچھے ھوئ ی

تماشا دیکھ رھے ھو میری بے بسی کا؟مذاق اڑا رھے ھو؟؟بہت اچھا لگ رھا ھے ناں ایک لڑکی خود سے جھک گ ئی ی تمھارے آگے۔۔۔تسکین ملی تمہیں؟مردانہ انا تو خوشی سے دھمال ڈال رھی ھو گی۔۔۔ایسا ھی ھے ناں؟

یکے بعد دیگرے اس کے سوالوں کو سنتے وہ بازو سینے پر لپیٹے اسے دلجمعی سے سننے لگا جبکہ نظریں ابھی بھی اسکے چہرے کا طواف کر رھی تھیں

مجھے لگا تھا۔۔۔۔لگا تھا شائی د تم۔۔۔مجھ سے۔۔۔۔

وہ اسکی ادھوری بات کا مطلب سمجھتے ھوئےہاتھ کی مٹھی بنا کر لبوں پر رکھتا اپنی مسکراہٹ روکنے لگا جبکہ نظریں ایک پل کو جھکی تھیں

مگر تم حسن۔۔۔۔۔تم نے مجھے ولید کو اتنی آسانی سے سونپ دینے کا کیسے سوچا ھاں؟

ٹوٹی ھوئی ی آس سے نوحہ کناں نظریں حسن کی نگاھوں سے جو ٹکرائی یں تو وہ ہل کر رہ گیا

کیا اس قدر چاھتی تھی وہ اسے۔۔۔ایکدم اسے خود پر رشک محسوس ھوا

گہری سانس بھرتے ھوئے اسے کندھوں سے تھامتے اس نے طے کر لیا کہ اب ڈرامے کا ڈراپ سین ھو جانا چاھیے

تمھیں کسی اور کا ھونے دوں اب ایسے بھی حالات نہیں ھیں زندگی۔۔۔مذاق میں بھی یہ مت سوچنا کہ تمھیں کسی اور کا ھونے دونگا۔۔اور آج

تم یہ۔۔۔۔۔۔۔ثانیہ نے اسے ٹوکنا چاھا

ششش۔۔۔۔لیٹ می کمپلیٹ۔۔۔اسے چپ کرواتے وہ مزید کہنے لگا

مجے اقرار کر لینے دو کہ تم سے مجھے بے حد محبت۔۔۔۔۔۔

بس کردو اب۔۔۔۔

خود کو اس کے حصار سے نکالتی وہ بےختیار چیخی تھی

سنا میں نے جو تم نے ماں سے کہا میرے بارے میں۔۔۔۔کزن ھوں اچھا مذاق ھے میرے ساتھ اچھا ٹائم گزر جاتا ھے مطلب میں فقط وقت گزارنے کا ذریعہ ھی تو تھی تمھارے لیے

حسن۔۔۔۔تم۔۔۔۔وہ بے اختیار سسکی

ولید سے ھی شادی کرلونگی میں ۔۔۔ ٹھیک ھے وہ کم از کم محبت تو کرتا ھے مجھ سے

حسن نے جبڑے بھینچتے امڈتے غصے کو دبایا

تم مجھ سے فلرٹ کرتے رھے تمھارے وقت کو رنگین بنانے کا سامان ۔۔۔۔۔۔۔

ثانیہ۔۔۔۔۔ وہ اسکے الزام پر دھاڑا تو ثانیہ بھی اسکے دھاڑنے پر خائف ھوتی لبوں پر ہاتھ رکھ گ ئی ی

میں فلرٹ کرونگا تمھارے ساتھ؟؟ میں؟؟؟

اسکے بازو دبوچتا وہ پھاڑ کھانے کے انداز میں بولا تو اسکی سانس خشک ھونے لگی

کہاں حسن کو اس بیسٹ موڈ میں دیکھا تھا جو اس پل وحشی بنا اسے دبوچ کھڑا تھا

اسکی گرفت میں وہ پھڑپھڑا کر رہ گ ئی ی

اسکا بازو کھینچ کر اپنے ساتھ گھسیٹتے ھوئے وہ اسے کچن سے باھر لایا اور آگے قدم بڑھانے لگا ثانیہ آنکھوں میں آنسو لیے اس کے ساتھ گھسٹتی چلی گ ئی ی اپنے بازو چھڑانے کوشش میں ہلکان ھوتے دوپٹہ کہیں راستے میں گر گیا تھا

نگہت کے روم کا دروازہ دھاڑ سے کھولتے وہ اسے اندر لایا اور بیڈ پر ھی اسے دھکا دے کر نگہت کے پیروں کے پاس بٹھایا تھا

وہ جو ابھی میڈیسن کھا کر لیٹی ھی تھیں حسن کے تیور اور ثانیہ کا رونا دیکھ کر بے حد پریشانی سے دونوں کو دیکھنے لگیں

ممانی اسے بتائیے کہ میرا کیا ری ایکشن تھا جب مجھے ولید کے رشتے کا علم ھوا۔۔۔ یہ بھی بتائیے گا کہ میں کیا سوچتا ھوں اس کے بارے میں۔۔۔ بتائیے گا کہ جب آپ سے بات کر رھا تھا تب

دو تین جھوٹے جملے بولے تھے کیونکہ آپ کی بیٹی کو میں دروازے کے ساتھ کھڑا چھپ کے باتیں سنتا دیکھ چکا تھا

بتائی یے اسے کہ حسن سب کچھ ھو سکتا ھے مگر نقب زن نہیں

آخر الفاظ کہتے ھی لہجہ درد بھرا پر شکوہ ھوا تو ثانیہ کو لگا کچھ بہت ھی غلط کہہ بیٹھی ھے

جبکہ وہ روم سے جا چکا تھا

نگہت نے اسکا رخ اپنی طرف کیا تو وہ منہ نیچے کیے رونے لگی

آفس ورک ختم کرنے تک آٹھ بج چکے تھے آنلائ ن ھی دب ئ ی کی ایک میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد وہ تھکے تھکے سے اپنی گاڑی میں بیٹھے تو زنیرہ کے گھر جانے کا خیال آیا حامی بھر چکے تھے مگر اب جانا ایک عذاب لگ رھا تھا۔۔گھر جا کر چینج کر کے پھر اس کے گھر تک پہنچتے بہت دیر ھو جاتی تو وہ آفس سے سیدھا اس کے گھر کی طرف گاڑی موڑ گ ئ ے

خوشگوار ماحول میں کھانا کھانے تک گھر کے تمام افراد سے اچھی خاصی بے تکلفی بھی ھو چکی تھی کچھ زنیرہ کے گھر والوں کا مزاج بھی دوستانہ تھا

زنیرہ کی چھوٹی بہن بریرہ تو اسے پکا والا بڑا بھائ ی بنا چکی تھی ان کے ساتھ ہلکی پھلکی گفتگو کرتے ھوئے اسی دوران کافی پی تو بریرہ نے سب کی پکس بنائ یں

بتا دیا اسے؟؟

گیٹ تک آتے آتے زنیرہ کے رازداری سے پوچھنے پر وہ مسکرائے

دبئی سے واپسی پر اِن شاءاللہ ایک نہایت خوبصورت رنگ کیساتھ اسے پروپوز کرنے والا ھوں میں

آہاں۔۔۔۔انکے دبے دبے جوش سے بتانے پر زنیرہ دل سے خوش ھوتی بولی تھی

تو رِنگ لے بھی لی۔۔۔؟؟؟

نہیں بننے دی ھوئی ھے اپنی پسند کی۔۔ کہ میرے الفاظ ھی نہیں وہ رِنگ بھی اسے میری محبت کا یقین سونپے

مجھے بھی دکھانا اوکے؟؟؟

اچھا چلو اب خدا حافظ واپس آکر ملاقات ھوگی

خدا حافظ

جب تک وہ گھر پہنچے پونے بارہ ھو چکے تھے حسن نے گیٹ کھولا تو انھیں افسوس ھوا بیچارے کو میری وجہ سے نیند سے اٹھ کر آنا پڑا

اسکا ستا تھکا سا چہرہ دیکھتے انھوں نے سوچا

اور اپنے روم میں جانے سے پہلے نگہت کے روم میں گئے جو سو گئی تھیں

مشعل کا خیال آنے پر وہ مطمئن تھے کہ ثانیہ کو فون پر دیر سے آنے اور کھانا باھر کھانے کا بتا چکے تھے یقیناً اس نے مشعل کو بھی بتا دیا ھوگا

یہی سوچتے وہ اپنے کمرے میں آکر چینج کرنے کے بعد جلد ھی سو گئے

جبکہ دوسری جانب مشعل حیرانی سے زاویار کے واپس انے کے بعد بھی اس سے نہ ملنے اور نہ ھی کھانا کھانے پر حیران تھی مزید ستم زنیرہ کے فیس بک پر لگے سٹیٹس نے کیا جو کچھ دیر پہلے ھی لگایا گیا تھا۔۔ کافی پیتے ہوئے دونوں کی پک تھی اور کیپشن میں

"می وڈ مائے بیسٹ فرینڈ اینڈ ہینڈسم ہنک زاویار ابراھیم"

دل میں کئی شکوک و شبہات نے جگہ بنائی تھی

کیوں پریشان ہو رہے ھیں بابا۔۔۔۔ سب ٹھیک ھے۔۔۔ اور نہیں بھی ٹھیک تو ان شاءاللہ ھو جائے گا اتنا سٹریس لے لیا ھے آپ نے آفس کی پرابلمز کا کتنے ویک ھو گئے ھیں

دبئی میں لیے گئے اپاٹمنٹ میں صوفے پر بیٹھے وہ ابراھیم کو بہت تشویش سے دیکھ رہے تھے

اب تم آ گئے ھو ناں۔۔ میں جانتا ھوں سب ٹھیک ھو جائے گا یہ بتاؤ گھر میں سب کیسے ھیں؟ مشعل کے ایگزیمز ٹھیک ھو رہے ھیں یا نہیں؟ مجھے تو فرصت نہ ملی کہ بچی کو فون کر کے ھی پوچھ سکوں

سب فٹ ھیں ماشاءاللہ۔۔۔

اور ہاں۔۔۔۔

جہاں شادی پر ثانیہ گئی تھی حسن کیساتھ۔۔ ادھر سے رشتہ آیا ثانیہ کا مگر ھم سب کا یہ خیال تھا کہ حسن اور ثانیہ ھی بیسٹ ھیں ایک دوجے کے لیے

بلکہ امی نے مجھے بتایا تھا کہ آپ بھی یہی چاہتے تھے تو چلیں مبارک ھو۔۔ اس آنے والے رشتے کو حسن کے کہنے پر ھی انکار کر دیا گیا ھے

میرے پاکستان واپس جانے تک وہ انگلینڈ واپس جا چکا ہوگا۔۔ دو سال بعد لوٹے گا تو ہی شادی ہو پائے گی اور میں بیچارا مفت میں رگڑا جاؤں گا

یار بابا یہ غلط بات نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ کچھ جھینپتے اور مصنوعی پریشانی سے وہ بولے تو ابراھیم کا قہقہہ گونجا تھا

بہت ہی اچھے لگ رہے ہو یوں اپنی خواہشات کا اظہار کرتے۔۔۔ ہاں میری خواہش تھی یہ مگر تمھاری ماں نے ہی منع کر دیا کہ نہیں بچے راضی نہیں ہونگے۔۔۔ یہ بہت اچھا کیا ہے

اللہ میرے چاروں بچوں کو خوش رکھے آمین

اور اب شادی تو حسن کی واپسی پر ہی ممکن ہے۔۔ آخر کو تمھاری دلہن کا بھائی ہے وہ

ان کے شوق کو مزید ہوا دیتے وہ اسے تنگ کرنے لگے تو زاویار نے انھیں گھور کر دیکھا

کچھ کھلائیں بہت بھوک لگی ہوئی ہے مجھے۔۔۔

ہاں کھانا بس تیار ہی سمجھو۔۔ میں کُک سے کہہ کر لگواتا ہوں ٹیبل پر تم فریش ہو جاؤ

سرہلاتے وہ اپنا بیگ گھسیٹتے ہوئے روم میں چل دیئے

وہ پیپر میں تین دن کا گیپ ہونے کی وجہ سے لیٹ اٹھی تھی اور اٹھتے ہی موبائل دیکھا جہاں تین مسڈ کال کی نوٹیفیکیشن دیکھتے وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھی موبائل ان لاک کر کے کالز چیک کرنے لگی

سر پہ ہاتھ مارتے اسے افسوس ہوا کہ کیوں سائیلنٹ پر لگا بیٹھی موبائل

زاویار کو کال بیک کی مگر یقیناً وہ بزی تھے تب ہی کال اٹینڈ نہ کر پائے تھے

وقت دیکھا تو دن کے گیارہ بج رہے تھے جمائی روکتے ہوئے وہ اٹھ کر بال سمیٹتی ہوئی فریش ہونے چل دی

جب تک کچن میں آئی ساڑھے گیارہ ہو چکے تھے خلافِ معمول حسن جلدی جاگ گیا تھا اور اسکے چہکاریں کچن سے باہر تک سنائی دے رہی تھیں

اٹھ گئیں۔۔۔۔۔۔ آجاؤ

نگہت نے پیار سے اسے اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھایا۔۔۔ حسن ناشتہ کر رہا تھا اور ثانیہ مشعل کے لیے پراٹھا بنانے کو فریج سے آٹا نکالنے لگی

اپنی بیٹی سے کہیں چائے میں چینی ذرا کم ڈالا کرے۔۔۔ میں تو پہلے ہی بہت سویٹ ہوں

شرارت سے حسن نے نگہت کو کہا ساتھ ہی گہری نظروں سے اسکی پشت کو دیکھا

کیا بھائی صبح ہی صبح نہیں کریں۔۔۔۔ ابھی میرا لڑائی دیکھنے کا کوئی موڈ نہیں ہے

مسکراتے ہوئے وہ بولی تو حسن ہنسنے لگا

تم نے غور نہیں کیا کہ محترمہ ذرا میوٹ سی ہوگئی ہیں اور اب عزت سے بات کیا کریں گی مجھ سے۔۔۔

ہیں جی؟؟؟

پھر شرارت سے وہ ثانیہ کو دیکھتے پوچھنے گا تو اس نے محض ایک پل کو اسے دیکھ کر رخ دوبارہ چولہے کی طرف کیا

یہ آج سورج کیا مغرب سے نکلا ہے؟ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں کوئی جوابی کاروائی کوئی جواب تڑتڑاتا ہوا نہیں دیا ثانیہ نے

ماجرا کیا ھے ممانی؟؟

مسکراتے ھوئے نگہت کی طرف جھکتے اس نے حیرت سے ہوچھا تو وہ ہنس دیں

تمھیں پتا ھے سندس جو رشتہ لائی تھی انھیں انکار کر دیا ھے ھم نے

کیا؟؟کیوں ممانی؟

حسن نے ناشتہ کرنے کے بعد سنک میں ہاتھ دھوئے اور ثانیہ کے دوپٹے سے ہاتھ پونچھنے لگا مشعل اچھنبے سے اسکی یہ حرکت دیکھنے لگی زیادہ حیرت اسے تب ھوئی جب ثانیہ نے چِلا کر اس سے اپنا پلو نہیں چھڑوایا

پھر ہنستے ھوئے مشعل کے سر پہ ہاتھ پھیر کر اس کے بال بکھیرتا وہ کچن سے نکل گیا کیونکہ وہ یہ بات اچھے سے جانتا تھا کہ کچھ دیر تک وہ خود اس تک پہنچ جائے گی

بتائیں ناں۔۔۔یہ عجیب سا بی ہیو کیوں کر رھے ھیں دونوں؟

زچ ھو کر اس نے نگہت سے پوچھا تو ثانیہ جو پراٹھا اس کے آگے رکھ رھی تھی اپنی مسکراہٹ کو روکنے کی ناکام کوشش کرتی اسے دیکھ کر رہ گ ئی

حسن نے اس رشتے سے انکار کروایا ھے کیونکہ وہ خود ثانیہ سے شادی کرنا چاھتا ھے۔۔۔ تو کیا تمھیں ثانی بھابی کی حیثیت سے قبول ھے؟

نگہت نے بے حد مسرت سے اسے سرپرائز کر دیا کہ چند ثانیے تک وہ انھیں دیکھتی رھی پھر چیخ مارتی ھوئی کرسی دھکیلتے ثانیہ تک گ ئی اور اسے محبت سے گلے لگایا

مجھے نہیں بتایا ناں تم نے بھی۔۔۔مصنوعی ناراضی دکھاتے وہ بولی مگر ثانیہ صرف مسکرائے گ ئی

ھائے۔۔۔۔۔۔کتنا مزہ آئے گا ناں تم میری بھابی بنو گی۔۔۔میری اچھی دوست کزن اور اب بھابی۔۔۔۔۔تھینک یو یار تھینک یو سو مچ۔۔۔۔آئی م سو ہیپی الحمداللہ

اسے گلے لگائے وہ بولتی گ ئ ی تو خوشی سے نگہت کی پلکیں بھیگیں انکا جی چاھا کہ ان دونوں کو زاویار اور مشعل کے رشتے سے بھی آگاہ کریں مگر پھر زاویار کا سختی سے منع کرنا یاد آتے ھی چپ ھو رھیں

میں ذرا بھائ ی کی خبر لے آؤں۔۔۔ مجے ھوا تک نہ لگنے دی بھائ ی صاحب نے۔۔۔ تھوڑی دیر میں آ کر ناشتہ کرتی ھوں

ثانیہ کے گال پر بوسہ دیتے ھوئے وہ حسن کی خبر لینے نکلی تو نگہت نے ثانیہ کے چہرے پر خوشی دیکھتے ھوئے آسودگی سے شکر ادا کیا

تم خوش ھو ناں۔۔۔۔؟ اپنے برابر اسے بٹھاتے حسن کے پوچھنے پر وہ اس کے کندھے سے لگی

بہت خوش ھوں بھائ ی مگر آپ سے شکایت ھے مجھے بہن سے ھی چھپاتے ھیں آپ اتنی اتنی اھم باتیں۔۔۔۔منہ بسورتے اس کے کہنے پر وہ ہنسا

مجھے خود اندازہ نہیں تھا لڑتے لڑتے کب اچھی لگنے لگی تمھاری وہ بےوقوف سی کزن۔۔۔اسے پچکارتے ھوئے وہ ایکدم ثانیہ کی شان میں گستاخی کر بیٹھا

خبر دار بھائ ی۔۔۔۔۔اب تو تین تین رشتے ھیں میرے اس کے ساتھ۔۔دوست کزن اور اب بھابی۔۔۔

میں اس کے خلاف کوئ ی بات نہیں سنوں گی

اچھا بھ ئی ی تمھارے سامنے نہیں کرتا ایسی کوئ ی بات۔۔۔ مگر اسے تنگ کرنا نہیں چھوڑ سکتا۔۔یہی چیز تو ھمارے بیچ رشتے کا حُسن ھے

چند چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے اسے یاد آیا کہ ناشتہ ٹھنڈا ھو رہا ھوگا۔۔۔ سر پر ہاتھ مارتی وہ اٹھی تھی

ناشتہ کر لوں۔۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر کا کہہ کر آئ ی تھی میں۔۔۔ ٹھنڈا ھوگیا ھوگا سب

حسن کو کہتی وہ کچن سے نکلی۔۔۔ساتھ ھی زاویار سے ناراضگی دل میں جاگی تھی کہ انھوں نے بھی اسے کچھ نہ بتایا تھا

نہا کر بالوں کو جھٹکتے ھوئے ھوئے اس نے انھیں کھلا چھوڑا جو اسکی کمر کو ڈھانپ گ ئی ے اور کچن میں آ کر دو کپ چائے بنانے کے بعد نگہت کے روم میں گ ئی ی تا کہ انھیں دوپہر کی میڈیسن دے سکے

وہیں ان کے پاس بیٹھے ھی چائے پیتے ھوئے ادھر ادھر کی گفتگو کرتے کچھ دیر ھی گزری تھی جب حسن روم میں داخل ھوا

یہاں محفل جما کر بیٹھی ھیں دونوں ھی اور میں بور ھو رہا ھوں۔۔۔۔بندہ کسی اور سے بھی پوچھ لیا کرتا ھے کہ چائے پینی ھے یا نہیں

نگہت کے پاس بیٹھتے وہ ناراضی سے بولا تو اس نے اپنے کپ کو دیکھا جو آلموسٹ وہ خالی کر چکی تھی

جاؤ چائے بنا لاؤ اس کے لیے بھی۔۔۔۔نگہت نے اسے کہا تو وہ حسن کو گھور کر رہ گ ئی ی جو چائے کے ساتھ کچھ اور بھی کھانے کی فرمائ ش کر رہا تھا

توبہ۔۔۔۔پیٹ ھے یا کنواں؟ابھی ۱۱ بجے ناشتہ کیا ھے اور تین بجے بھوک بھی لگ گ ئ ی ۔۔۔۔نخوت سے وہ بولی تو حسن نے نگہت کو شکایتی نظروں سے دیکھا

دیکھ لیں۔۔۔۔میرے کھانے پینے پر بھی نظر رکھتی ھے یہ۔۔۔

ثانیہ۔۔۔۔۔نگہت کی تنبیہہ پر وہ پیر پٹختی وہاں سے نکلی تو حسن نے شیطانی مسکراہٹ سے اسکا جانا دیکھا

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد اسے لگا کہ نگہت بمشکل آنکھیں کھولے اسی کی وجہ سے نیند کو بھگا رھی ھیں تو بے ساختہ انکی پیشانی چومتے انھیں سونے کا کہتا وہ کچن کی طرف بڑھا جہاں وہ اس کے لیے لوازمات تیار کر رھی تھی

ابراھیم اور وہ دونوں ھی لگاتار تین میٹینگز اٹینڈ کرنے کے بعد کچھ دیر کے لیے فری بیٹھے تو لنچ آفس میں ھی منگوا کر کرنے لگے ساتھ ساتھ میٹنگز کے حوالے سے گفتگو بھی جاری تھی

زاویار کی ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ وہ بہت ھی کول مائ نڈڈ انسان تھے اور انکی زندگی کا یہ اصول تھا کہ جہاں شہد سے کام بن سکتا وہ اُدھر زہر کا استعمال نہیں کرتے تھے

یہی وجہ تھی کہ آج ھوئ ی تین میٹنگز کا خاطر خواہ نتیجہ دیکھ کر ابراھیم کو ان پر فخر ھوا اور وہ اسکی برملا تعریف بھی کر گ ئ ے تھے

کھانا کھانے کے بعد ابراھیم کو ای ئ رپورٹ چھوڑتے پھر آفس آئے اور باقی کام نمٹانے لگے کلائ نٹ کی کس بات کا جواب دیتے یونہی موبائ ل کو آن کر کے دیکھا تو پاکستان سے آئ ی تین کالز پر انکا ماتھا ٹھنکا

جیسے تیسے بات ختم کر کے وہ ریلکس ھو کر بیٹھے مشعل کا نمبر ڈائی ل کر کے اسکے کال اٹھانے کا ویٹ کرنے لگے

کتابوں میں سر دئی یے بیٹھے بیٹھے اونگھتے اسے لگا دور کہیں کوئی ی سہانا سا ساز بج رہا ھے۔۔۔جب مسلسل وہ آواز آتی رھی تو اسکا ذہن مکمل بیدار ھوا اور جھٹ سے موبائی ل اٹھا کر کان سے لگایا

نیندیں اڑا کر کیا کوئی ی اس طرح سے سو جاتا ھے۔۔؟؟

نیند سے بوجھل سی آواز میں اسکا اَلسّلامُ عَلَیْکُم سنتےوہ وَعَلَیْکُمُ اَلسّلامُ کہنے کے بعد مشعل سے کہنے لگے

پتا نہیں چلا۔۔آنکھ لگ گ ئی ی۔۔۔خیریت سے پہنچ گ ئی ے تھے؟سوری کال پک نہیں کر سکی موبائی ل سائی یلنٹ پر تھا

ناراض ھو جاؤ ں؟

ھو سکتے ھیں؟ان کے سوال پر وہ مسکائی ی

ھو بھی سکتا ھوں۔۔۔اس کے یقین سے کہنے پر وہ بے ساختہ مسکراتے اسے کہہ گ ئی ے

اممم ھمممم۔۔۔۔ممکن ھی نہیں ھے یہ کہ آپ ناراض ھوں مجھ سے

یہ بات بھی مت کرو محترمہ۔۔۔دعا کرتی رھا کرو کہ ایسی کوئی ی وجہ نہ دو مجھے کیونکہ

”میں جو روٹھا تو تمھاری جان پہ بن آئے گی“

فی الحال تو میں ناراض ھوں آپ سے۔۔۔مجھے نہیں بتایا بھائی ی اور ثانیہ کے بارے میں کیوں؟

اب تو پتا چل گیا ناں۔۔۔۔۔اور ویسے بھی تم مصروف رھتی تھی پڑھائی ی میں

بس رھنے دیں۔۔۔میں نہیں بول رھی آپ سے۔۔۔۔روٹھی روٹھی آواز پر وہ مسکرائے تھے

ہمم۔۔۔۔تو کیسے منایا جائے آپ کو بتائیے مادام۔۔۔۔؟

انکی بات پر وہ جھینپی۔۔۔زیادہ کچھ نہیں بس اسی مہینے لوٹ آئیں ۔۔۔بتائیں کر سکتے میرے لیے

یہ؟؟؟

ابرو اچکاتے ھوئے اس نے استفسار کیا تو زاویار نے گہری سانس بھری

مشکل میں ڈال دیتی ھو یار مجھے۔۔۔جانتی ھو ناں کہ نہیں آ پاؤں گا میں

نہ جانے کیسے سہولت سے سہہ رہا ھے وہ

اسے تو ہجر کی باتیں عذاب لگتی تھیں

یہ میرے لیے ابھی بھی عذاب کے مترادف ھی ھے مشعل۔۔۔۔ سمجھو اس بات کو

اسکے شعر میں کیے گئے شکوے پر وہ بولے تھے

اچھا چھوڑو یہ بات۔۔ مجھے بتاؤ کیا چاہیے تمھیں؟کیا لاؤں تمھارے لیے؟

زاویار نے موضوع بدلتے خود پر سے اسکا دھیان ہٹایا

زر۔۔۔۔۔۔!!!!

اسکی دل موہ لینے والی پکار پر ان کے دل نے ایک بیٹ مس کی

ھمم۔۔۔؟؟

"میں چاہتی ھوں آپ تحفے میں مجھے "وقت" دیں"

ھائے۔۔۔۔۔نہیں کرو۔۔۔سب بھاڑ میں جھونک کر آ جاؤنگا۔۔۔۔انکی بات پر وہ دھیمے سے ہنسی

اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی ی

اور ماموں کی ڈانٹ کون سنے گا ھاں؟؟؟ نچلا لب دباتے اس نے گردن اکڑاتے ھوئے پوچھا تو وہ بے بسی سے سر ہلا گئی

یہ ھے اصل مجبوری یہاں رکنے کی۔۔۔ ورنہ تم سے دور کون کمبخت ھونا چاھتا ھے

محبت سے انھوں نے کہا تو وہ پلکیں موندے اس وقت کا حُسن اور الفاظ کی چاشنی کو محسوس کیے گئی

کچھ وقت ایک دوسرے کی خاموشی اور اس کے بھید سمجھتے گزرا

فون رکھوں؟ مدھم آواز میں وہ بولی تو انھوں نے اپنی آنکھیں میچیں

اہنا خیال رکھنا۔۔۔۔ پلیز

جی۔۔۔ آپ بھی

ھمم۔۔۔۔ میری ماں سے بات کروا دو

انکے کہنے پر وہ نگہت کے روم کی طرف جانے کو اٹھی

کباب فرائی کرنے کے بعد چائے رکھ کر اس نے ٹرے سیٹ کی فریج سے کیچپ کی بوتل نکال کر پلٹی اور چولہے کی آنچ دھیمی کی جس پر رکھی چائے ابل رھی تھی

کیتلی پر نگاہ ان کی ھو

کیسے پھر چائے کا دَم نہ نکلے

ایکدم حسن کی آنے والی آواز پر وہ پلٹی اور اس کے شعر پر غور کیا تو بے ساختہ ہنسی چھوٹی تھی

کیسے کرتے ھو تم یہ؟؟

کیا؟

یہی۔۔۔۔۔برجستہ شعر کہنا

کیوں اچھا نہیں لگتا؟؟؟

نہیں خیر اچھا تو لگتا ھی ھے مگر حیرت ھوتی ھے کہ کسطرح یاد رہ جاتے ھیں تمھیں

اسکی بات پر وہ مسکرایا

بس ایک بار کسی محترمہ سے داد ملی تھی تو پھر شاعری سے کبھی کنارا نہیں کیا میں نے۔۔۔۔اسکی طرف جھکتے وہ بولا تو وہ رخ موڑتے چائے کپ میں ڈالنے لگی

تین چار سال پہلے کی بات اسے یاد آئی جب اس نے حسن کے شاعری کے ذوق پر اسکی تعریف کی تھی

میرے تخیل کی چڑیا

زمینِ حرف و معنی سے

کچھ ایسے لفظ چُنتی ھے

جو میری ذات سے منسوب ھوتے ھیں

میرے حالات سے منسوب ھوتے ھیں

جنہیں ترتیب میں رکھ دوں

تو دنیا مجھ سے کہتی ھے

تم اچھے شعر کہتے ھو

افففف۔۔۔۔۔۔اچھا یہ چائے بن گ ئی ی ھے اور یہ دنیا کب سے کہنے لگی کہ اچھے شعر کہتے ھو؟؟بس میں نے ھی کہا ھے۔۔۔ دنیا نے نہیں

آنکھیں گھماتے وہ بولی اس کے ہاتھ سے ٹرے لیکر شیلف پر رکھتے ھوئے اس نے چائے کا کپ اٹھایا

دنیا ھو میری۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔۔

چائے کا سِپ لیکر آخری لفظ ذرا توقف سے ادا کیا ساتھ ھی آنکھوں میں گہرا پن اترا

اپنی گلابی پڑتی رنگت کو چہرے پر ہاتھ پھیر کر زائ ل کرنے کی کوشش کرتی وہ اس کے دل میں اترنے لگی

یہ دوسرا کپ۔۔۔۔ مشعل کے لیے بنایا میں۔۔۔۔۔۔جا رھی۔۔اس کے پاس

تیزی سے یہ بات کہتے وہ کچن س نکلی تو وہ نیچے منہ کیے دل کھول کر ہنسا

یہی پل اس کے لیے زادِراہ تھے۔۔۔ اسے دو سال اسی وقت کو یاد کرتے گزرانے تھے

میرے ایگزیمز ختم ھونے کے بعد میں سوچ رھی ھوں تمھاری طرح ھی کوکنگ کا کورس کرلوں کوئ ی۔۔۔۔کیا خیال ھے تمھارا؟؟

کورس کی کیا ضرورت ھے۔۔۔گھر پر ھی سیکھو ناں جو بھی سیکھنا چاھتی ھو تم۔۔۔۔میں کس لیے ھوں بھلا

اس کے کہنے پر ثانیہ نے اپنی خدمات پیش کرنا چاھیں

ارے نہیں یار۔۔گھر رہ کر بور ھو جاتی ھوں ناں میں۔۔۔اب تمھاری طرح گھر میں ہر وقت۔۔۔ناں بابا ناں یہ مجھ سے نہیں ھوگا

اصل میں مجھے عروج نے بھی کہا تھا۔۔سونیا میڈیم نے تو ویسے بھی بیاہ کے پیا دیس سدھار جانا ھے

اللہ کی بندی۔۔۔ پیپر دو ابھی سکون سے بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی

بس اب ایک ھی رہ گیا ھے

جانے کون کون سے ڈرامے چل رھے ھیں ٹی وی پر۔۔۔ جہاں دیکھو الگ ھی چہرہ نظر آتا ھے۔۔ تم بور نہیں ھوتی ان ڈراموں سے؟؟

ریموٹ ہاتھ میں لیے چینل سرچ کرتی وہ ثانیہ سے پوچھ بیٹھی

ڈرامے دیکھے گی نہیں تو ڈرامے آئیں گے کیسے؟؟

بجائے ثانیہ کے جواب حسن نے دیا جو ابھی نگہت کیساتھ باھر سے آیا تھا

لے آئے میڈیسین؟ چیک اپ ھو گیا؟ کیا کہا ڈاکٹر نے؟

ریموٹ پھینک کر وہ نگہت کے پاس گ ئی ی اور انھیں پکڑ کر صوفے پر بٹھایا

جبکہ ثانیہ حسن ک گھوری ڈال کر تب تک کچن سے پانی لے آئی ی

ساری ساری رات جاگتی رھتی ھیں۔۔۔ نیند نہ آنے کا ایشو ھے وہ بھی شائد پہلے والی میڈیسن کی وجہ سے۔۔۔ تو میڈیسن ھی چینج کی ھے باقی اگر نیند نہیں آ رھی تو اس کے لیے پلز دی ھیں خیال رکھا کرو انکا بہت۔۔۔ زاویار بھائی ی نہیں ھیں یہاں اور ماموں آفس سے بہت لیٹ آتے ھیں آج کل اور اب تو میں نے بھی جانا ھے پرسوں۔۔ تو ساری ذمہ داری تم دونوں پر آتی ھے جب تک ماموں گھر نہ آجایا کریں تم دونوں یا کوئی ی ایک انکے پاس رھا کرو

اپنی کنپٹی کو ہلکا سا دباتے ھوئے نگہت نے اپنے بچوں کہ طرف دیکھا جو بے حد پریشان انھیں دیکھ رھے تھے

ٹھیک ھوں میں بیٹا

زبردستی ایک مسکراہٹ چہرے پر لاتے وہ بشاشت سے بولیں

دائیں بائیں ثانیہ اور مشعل کو اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیے تسلی دی جبکہ حسن کو پیار سے دیکھا تھا

زاویار تو اتنا مصروف ھو گیا ھے کہ اب تین تین دن گزر جاتے ھیں کوئی رابطہ نہیں کرتا

تمھاری بات ھوئی اس سے؟

مشعل سے انھوں نے ایک دم پوچھا تو وہ گڑبڑا گئی

ثانیہ نے اپنی بےساختہ مسکراہٹ کا گلا گھونٹا تھا

نہیں ممانی مجھ سے بھی کوئی کونٹیکٹ نہیں ھے انکا

ساتھ ھی اسے زاویار کا رابطہ نہ کرنا بے حد کَھلا

پچھلے دنوں ھوئی بات میں وہ اسے اپنی آنے والی مصروفیت کا بتا چکے تھے تب ھی وہ ذرا پرسکون تھی مگر اب جو وقت زیادہ ھوگیا تھا تو اس کا ضبط بھی چھوٹنے والا تھا

بغیر کسی پر ظاہر کیے وہ معمول کی طرح کام سرانجام دے رھی تھی مگر ذہن اسکا انھی کی طرف لگا تھا

یہ کیسی تیری پریت پیا

تو دھڑکن کا سنگیت پیا

تیرے رسم و رواج عجیب بہت

مرا در در پھرے نصیب بہت

تیرا ہجر جو مجھ میں آن بسا

میں تیرے ھوئی قریب بہت
مجھے ایسے لگ گئے روگ برے
میں جان گئی سب جوگ برے
آ سانول نگری پار چلیں
اس نگری کے سب لوگ برے
تجھے دیکھ لیا جب خواب اندر
میں آن پھنسی گرداب اندر
بن پگلی جھلی دیوانی
میں ڈھونڈوں تجھے سراب اندر
تیرے جب سے ھوگئے نین جدا
میرا دل سے ھوگیا چین جدا
ھے ازلوں سے یہ ریت پیا
کب مل پائے من پیت پیا
اب لوٹ آؤ سونے من میں
کہیں وقت نہ جائے بیت پیا
یہ کیسی تیری پریت پیا
تو دھڑکن کا سنگیت پیا
بن تیرے سب ھی پھیکے ھیں

سب تارے شمس اور ماہ پیا
میرا شام سلونا شاہ پیا
مجھے مار گئی تیری چاہ پیا

دکھتی آنکھوں کو دباتے ھوئے دل بھی ذرا بے چین ھوا تھا فوراً گھر والوں کا خیال آتے ھی انھوں نے وقت دیکھا محض پانچ منٹ بعد ھی اگلی میٹنگ تھی صبح ہلکا پھلکا ناشتہ کرنے کر بعد صرف پانی ھی پیا تھا بھوک بھی لگی تھی

اب اگر کھانا کھاتے یا فون کال۔۔۔ دونوں ھی بیچ میں رہ جانے تھے

وہ جانتے تھے کہ باقی سب تو سمجھ بھی جائیں گے ان کی مصروفیت۔۔ مگر وہ لڑکی ناراض ھو کر بیٹھی ھوگی

طوفانوں سی لڑکی۔۔۔ اور میں چراغ کی لو جیسا۔۔۔ جانے کیا ھو گا ھمارا بھی۔۔ مسکراتے ھوئے بے بسی سے ایک بار پھر وقت دیکھا اور موبائل کو۔۔

پھر گہری سانس بھرتے اگلی میٹنگ کے لیے ریڈی ھونے لگے کیونکہ وقت ھوچکا تھا

وہ جانے سے پہلے ثانیہ سے بات کرنا چاھتا تھا مگر مشعل ور وہ دونوں ایک ساتھ ھی پائی جاتیں۔۔ جب سے مشعل کے امتحان ختم ھوئے تھے گھر میں ھر وقت ان دونوں کی آوازیں گونجتی تھیں

زاویار سے بات ہو چکی تھی مگر انکا فون اس وقت آیا جب وہ سب کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی تھی تو ان سے کوئی شکوہ بھی نہ کر سکی اور دوسری طرف زاویار بھی سمجھ گئے تھے کہ جھیل اتنی ساکت کیونکر ہے

مگر ایسا نہیں تھا کہ وہ اب خفا نہیں تھی بلکہ اسکی ناراضگی کا گراف رفتہ رفتہ بند ہو رہا تھا

رات آٹھ بجے کی فلائیٹ سے حسن واپس انگلینڈ جارہا تھا اور جانے سے پہلے وہ ثانیہ سے بات کرناچاھتا تھا مگر مشعل اسے چھوڑ ھی نہں رھی تھی

کشن کو گود میں رکھے وہ ٹی وی دیکھ رہا تھا گاھے بگاھے ان دونوں کی طرف بھی دیکھتا جو بیٹھی میگزین کی ورق گردانی کررھی تھیں ساتھ ساتھ تبصرہ بھی جاری تھا

نگہت ان سے ذرا دور بیٹھیں اپنی دوست سے فون پر بات کر ھی تھیں

یونہی ثانیہ نے حسن کی طرف دیکھا تو حسن جو اسے ھی دیکھ رہا تھا

اس نے نظروں سے اسے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی تھی

ایک ابرو اچکاتے وہ نفی میں سر ہلانے لگی تو وہ بھنا گیا تھا

اور پیر پٹختا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا ہنستے ہوئے اس نے مشعل کے کندھے پر سر رکھا تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

تمھیں کیوں ہنسی آئی اور یہ بھائی کو کیا ھوا ہے؟

مجھ سے چائے کا کہہ رہا تھا میں نے انکار کیا تو ناراض ہو گیا ہے

جلدی سے بات بناتے وہ بولی تو مشعل نے اسے گھورا

بنا کر دے دو چائے۔۔۔ کتنی غلط بات ھے آج چلے جانا ھے بھائی ی نے اور تم یوں کر ھی ھو انکے ساتھ

جاؤ ابھی بنا کے دو انھیں

مشعل نے اسے زبردستی اٹھا کر کچن کی طرف بھیجا تو چائے بنا کر وہ اسکے روم ک طرف بڑھی

خود پر ہنسی بھی آ رھی تھی کہ جھوٹ بولنے پر چائے بنا تو لی ھے مگر اسے پی ئے گا کون۔۔۔۔

روم میں داخل ھوئی ی تو وہ اسے الماری میں سر دئیے نظر آیا

کیوں بلا رھے تھے؟؟

اسکے بولنے پر پلٹ کر اسے ناراضگی سے دیکھتا حسن ثانیہ کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔

کتنا مغرور بنادیا ھے ناں تمھیں میری محبت نے؟؟ اسکی طرف آ کر کہتا وہ بغور اسے دیکھنے لگا جو سادہ سے حلیے میں بھی خاص لگ رھی تھی

ھاں تو۔۔۔۔۔ اتراہٹ سے گردن اکڑاتے وہ بولی تو وہ ہنسا تھا

مجھے یاد کرو گی؟؟

کیوں بھلا؟

کیوں مطلب؟؟

اسکے حیرانی سے پوچھنے پر سوال کرنے لگا

مطب کہ کیوں یاد کرونگی میں۔۔۔ تم سے محبت تھوڑی ھے جو یاد کرتی پھرونگی تمھیں۔۔۔ اتنے کام ھوتے ھیں کہاں یاد رھے گا تمھیں یاد کرنا

آہاں۔۔۔۔؟؟ بتاؤں کوئی ی رو کر کیا کہہ رھا تھا کچھ دن پہلے

شرارت سے اس نے کہا تو وہ گڑبڑا گئی

وو۔۔۔تو بس ایسے ھی۔۔۔۔

مگر پھر مسکراہٹ بھینچتے ھوئے اسے چڑانے لگی جسکو سمجھتا دونوں بازو سینے پر لپیٹتے اسکی طرف جھکا

اچھا جی۔۔۔۔مگر ایک بات کہوں

اسکا موڈ بدلتا دیکھ کر وہ بوکھلاتے سر ہاں میں ہلانے لگی

میری یاد۔۔۔قیامت ھے

دیکھنا۔۔آئے گی ضرور

بالوں کی لٹ کو ہاتھ سے اس کے کان کے پیچھے اڑستے ھوئے بوجھل لہجے میں اس کے کہنے پر وہ

"اچھا" کہہ کر اس کے روم سے نکلی تو وہ آسودگی سے مسکرایا

سائیڈ ٹیبل پر پڑی چائے دیکھ کر حیرت سے سر ہلاتے ھوئے کپ اٹھا کر ناچاھتے ھوئے بھی وہ چائے پینے لگا

....

نہ کر۔۔۔واقعی۔۔۔۔۔۔؟؟؟انکل نے تو بہت زیادہ جلدی کر دی تمہیں رخصت کرنے میں۔۔مجھے بے حد حیرت ہو رہی ہے

ارے تھم جاؤ ذرا۔۔۔رخصتی نہیں ہے بس نکاح ہی کر رہے ہیں

سونیا نے مشعل کو تفصیل سے بتایا

اوہ اچھا۔۔۔۔کب تک متوقع ھے نکاح؟عروج سے بھی بات نہیں ھوئی میری؟کیا واپس آ گئی وہ اپنے گاؤں سے؟

شائی د آ گ ئی ی ھو۔۔۔ کچھ دن کے لیے گ ئی ی تھی۔۔ اس کے گاؤں میں سگنلز کا بہت ایشو ہے تو اسی لیے میں نے بھی کونٹیکٹ نہیں کیا اور فی الحال تو مجھے صرف یہی پتا چلا ھے کہ امی ابو کا یہ پلان بن رھا ھے ایگزیکٹ کب ھے آئی ی ڈونٹ نو

تم بتاؤ سب کیسے ھیں؟ زاویار بھائی ی سے ھوئی ی بات؟ حسن بھائی ی گ ئی ے واپس یا یہیں ھیں ابھی؟

جواباً وہ اسے ثانیہ اور حسن کے ن ئی ے رشتے کے بارے میں بتانے لگی ساتھ ساتھ زاویار کی بے رخی کا احساس دل میں چٹکیاں لے رہا تھا

اور وہ تو جاکر مجھے بھول ہی گ ئے ہیں یار۔۔۔۔ کبھی کبھی میرا جی چاہتا ھے کہ میں ان سے سب کچھ کہہ دوں اور وہ میرے بکھرے الفاظ کو ترتیب دے کر میری ساری باتیں سمجھ جائی یں۔۔ مگر میسر ھوں تب ناں۔۔۔

توتم خود کرلو ناں ان سے بات۔۔۔ یا انا آڑے آ رھی ھے؟ کہ وہ نہیں یاد کر رھے تو تم کیوں کرو

سونیا نے اسسے سنجیدگی سے پوچھا تو وہ بے بسی سے ہنس دی

محبت میں۔۔۔ اگر ھم سب سے پہلے کسی چیز کو داؤ پر لگا کر اسے ختم کرتے ھیں ناں تو وہ ہماری انا ہی ہوتی ھے انا اور محبت ایک دوسرے کی ضد ہوا کرتے ھیں اگر ایک موجود ہے تو دوسرے کا وجود پنپ ہی نہیں سکتا

میں ان سے بات کرونگی مگر فی الحال مجھے میری اھمیت جاننی ھے

سونیا سے کچھ دیر بات کرنے کے بعد اس نے فون رکھا تھا

رفتہ رفتہ دل گرفتگی کا گراف بلند ھوتا جا رھا تھا اور اس نے طے کر لیا تھا کہ اب کی بار ان کی کسی تاویل کو نہیں مانے گی اور انکو اس کے لیے جلدی واپس آنا ھی پڑے گا

سنے اگر میری صدا تو چلتے کارواں رکیں
بُھلا کے اپنی گردشوں کو سات آسماں رکیں
میں حسن کا غرور ھوں میں دلبریں کا ناز ھوں
کسی پہ جو کھل نہ سکے وہ زندگی کا راز ھوں
صدا ھوں اپنے پیار کی جہاں سے بے نیاز ھوں
کسی پہ جو نہ کھل سکے وہ زندگی کا راز ھوں

پودوں کو پانی دیتے ھوئے ساتھ ساتھ وہ گنگنا بھی رھی تھی جب مہلکتے سے لہجے میں کہے گ ئی ے حسن کے الفاظ نے اسکی روح کو ایک بار پھر مطر کیا تھا

”تم تو بہت اچھا گا لیتی ھو سُریلی“

ایک پرسکون سی مسکراہٹ نے لبوں پر ڈیرہ جمایا تو وہ پائپ کے سرے کو دباتے ھوئے پانی ک موٹی دھار کو بغور دیکھنے لگی جو بل کھاتے ھوئے خشک گھاس کے ساتھ ساتھ جیسے اسکے من کو بھی سیراب کر رھی تھی

جو لوگ دل کے مکین ھوتے ھیں ناں۔۔۔ وہ چاہے نظروں سے اوجھل ھوں مگر انکی مجودگی کو ہر پل اپنے آس پاس محسوس کیے جانا بھی محبت کی ایک شکل ہے

حسن کو گ ئی ے تین دن ہو چکے تھے اور تب سے اب تک اسکے ذہن نے حسن کا جانا قبول نہیں کیا تھا

یوں لگتا تھا ابھی کسی سائیڈ سے نکل کر آئے گا اور اسے چڑانا شروع کردے گا

جاتے جاتے بھی اسکی شرارت کو یاد کرتے وہ منہ نیچے کیے دل کھول کر ہنسی اور ایک بار پھر جیسے وہ لمحہ وہ منظر اسکی نگاھوں کے سامنے کسی فلم کی صورت چلنے لگا تھا

بس دو سال ھی تو ھیں یار ممانی آپ نہ اپنی ان آنکھوں پر ظلم کریں رو کر۔۔۔ دیکھیں یہاں آپ رو رھی ھیں ادھر کوئی ی میرے جانے پر خوشی سے دل ھی دل میں بھنگڑے ڈال رہا ھے

حسن نے نگہت کو حصار میں لیے چپ کرواتے کہا اور دور کھڑی صوفے پر رکھے بے ترتیب کشنز کو سیٹ کرتی ثانیہ پر طنز کیا تھا

جبکہ وہ محض اسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھ رہ گ ئی ی

مشعل نے گھنٹہ بھر اسکا دماغ کھایا تھا کہ روز فون کیا کرے اور بھولے مت کہ اسکی بہن بھی موجود ھے یہاں اسے سمجھانے کے بعد نگہت نے اپنی ممتا سے مجبور ھو کر روتے ھوئے اسے خیال رکھنے کی تاکید کی تو ماحول ہلکا پھلکا بنانے کو حسن نے ثانیہ کو چھیڑا

مگر شائد وہ بھی اس وقت جذباتی ھوئی ی اس کے جذبات کا امتحان لے رھی تھی کہ اسے انگلینڈ سے ھی بیر ھونے لگا

شائ د ثانیہ اپنے آنسو ضبط کر رھی تھی تب ھی پلکیں تیزی سے جھپکتی ھوئ ی کچن میں گ ئ ی اور اسکی یہ تیزی سمجھتے ھوئے حسن پیار سے نگہت ک صوفے پر بٹھا کر ابھی آتا ھوں کہتا ھوا اس کے پیچھے لپکا تھا

کچن میں جاتے ھی پانی کا گلاس بھر کر لبوں سے لگاتے ھوئے اس نے اندر کے طوفان کو باہر آنے پر بند باندھتے پانی کے گھونٹ بھرے

اس کے ہاتھ سے گلاس لیکر کاؤنٹر پہ رکھ کر حسن نے اسکے دونوں ہاتھ تھامے اور اسکی پلکوں کے کنارے آیا آنسو بے مول ھونے سے پہلے ھی انگلی پر چن لیا

اب تم بھی مجھے کمزور کروگی کیا؟

نفی میں سر ہلا کر وہ اپنے آنسو پونچھ کر لمبا سانس لینے لگی

اب مسکرا دو کہ جینا آسان لگے۔۔۔ پلیز

زبردستی مسکراہٹ لبوں پر لاتے وہ یوں مسکرائ ی گویا رونے سے مسکان ادھار لی ھو

جلدی آؤ گے ناں؟؟

ثانیہ نے پوچھا تو وہ شرارت سے اسے دیکھنے لگا

اچھا وہ کیا تھا؟؟

کیا؟

حسن کے پوچھنے پر اس نے سوالیہ نظریں اٹھائ یں

وہ جو تم کوئ ی بات منوانے پر ہوائ ی فائ ر چلاتی ھو۔۔ جو سندس کے گھر مجھ پر ٹرائے کیا تھا۔۔ یاد آیا؟؟

لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ وقت یاد آتے ھی اس کے گال تمتما اٹھے

بد تمیز۔۔۔۔

اس کے کندھے پر مکا رسید کرتے ھوئے کہتی وہ کچن سے شرم سے بے حال ھوتی بھاگی تو وہ دل کے ہلکا ھونے پر طمانیت سے مسکرا دیا

مسلسل ایک ھی جگہ پانی گرتے رہنے سے چھوٹا سا جوہڑ بننے لگا تو ایکدم وہ حسن کے خیالوں سے باہر نکلی ساتھ ہی اپنے چہرے پر ہاتھ لگایا جو گزرے وقت کو یاد کرتے ھوئے تپش چھوڑنے لگا تھا

میلوں دور بیٹھے کو بھی چین نہیں۔۔۔ وہ یہاں نہیں ھے تو اسکا خیال ستا رہا ھے

اسکی یاد سے گھبرا کر وہ بولی تھی

____

مسلسل تیسری بار انکی کال کو کاٹا گیا تو انھیں اندازہ ھوا کہ اس بار وہ اسے سخت ناراض کر بیٹھے ھیں اور اتنا دور بیٹھے اب وہ ایسا کیا کریں کہ نازک دل والی کا دل ان پر ایک بار پھر آ جائے

بے بسی سے موبائ ل میں موجود اسکی تصویر پر محبت سے انگوٹھا پھیرتے وہ سوچ چلے جا رھے تھے اور ایک بار پھر کال اسے ملائ ی جو خلاف توقع پک کر لی گ ئ ی تھی

اور کال اٹینڈ کرنے کے بعد بھی مسلسل تین منٹ کی خاموشی کو شدت سے محسوس کرتے انھوں نے اپنی آنکھیں میچی تھیں

کیا میری زندگی مجھ سے بہت زیادہ خفا ھو گ ئ ھے؟

وہ ہنوز خاموش تھی

کیا وہ مجھ سے اب بات بھی نہیں کرے گی؟؟

خاموشی۔۔۔۔

کیا وہ اپنے زاویار کی بات نہیں مانے گی؟؟

گہری۔۔۔۔ دبیز خاموشی۔۔۔۔۔

کیا زَر اپنی مِشو کو منانے کے لیے جان دے دے؟؟؟

خاموشی میں گہرا شگاف اسکی ہلکی سی سسکی سے پڑا تو وہ بے بس ہوتے گہری سانس بھر گئے

نہیں کرو پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔

جانتے ہیں کتنے دن ہوگئے تھے؟

جانتا ہوں مگر کیا کرتا مصروف تھا کام بھی تو ضروری ہیں ناں

اسکی بھری آواز سنتے ہی وہ نہایت محبت سے اس کے شکوے سنتے اور اس کے شکستہ سے دل پر اپنے محبت سے لبریز جملوں کے پھاہے رکھتے اسے سکون پہنچا رہے تھے

وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا تھا یا شائد وقت کی قید سے انکا رشتہ ماورا تھا ان سے بات کرنے کے کئی وعدے لیکر جب کافی دیر بعد اس نے فون رکھا تو دل آسودگی اور طمانیت سے سرشار تھا اسکا دل خدا کے حضور سجدہ ریز ہوا

کب زلف کے گنجل سلجھیں گے
کب نیناں تم سے الجھیں گے
کب تم ساون میں آؤ گے
کب بدلے گی تقدیر پیا
تم سپنوں کی تعبیر پیا

میں جل جل ہجر میں راکھ ھوئی
میں کندن ھو کر خاک ھوئی
اب درشن دو آزاد کرو
بس توڑ دو یہ زنجیر پیا
تم سپنوں کی تعبیر پیا
میرا شام سلونا شاہ پیا
مجھے مار گئی تیری چاہ پیا

جیل میں بند سر جھکائے وہ پریشانی سے بیٹھا ملسل یہی سوچے جا رہا تھا کہ اب اسوقت وہ کیا کر سکتا ھے رات کے تین بج رہے تھے اور شام کو ایک بزرگ کیساتھ کی گئی چند لڑکوں کی بدتمیزی پر اس کا ہیرو بننا اس کو مہنگا پڑ گیا تھا

شدید اشتعال کے باعث ایک تھپڑ جو اس نے وہاں کے باشندے کو دے مارا تھا اس کے جواب میں پچھلے کچھ گھنٹوں سے جیل میں بند ہونے کے بعد اب اسے یہ فکر کھائے جا رھی تھی کہ پاکستان میں بھنک پڑ گئی تو یقیناً بہت سبکی ہو گی

کافی گزارش کرنے بعد اسے فون کال کی اجازت دی گئی تو اس نے جلدی سے زنیرہ کو کال کی کیونکہ گھروالوں کے علاوہ بس اسی کا نمبر ازبر تھا اسے

توقع کے عین مطابق رات کے اس پہر اسکے فون کرنے پر وہ حواس باختہ ھوتی مزید اسکا فشارِخون بلند کر رہی تھی

مجھے بس زاویار کا نمبر دو جلدی اس سے بات کرتا ھوں۔۔۔ حسن تو یہیں ھے ناں وہ ہیلپ کر سکتا ھے

ثقلین نے تیزی سے کہا تو وہ زاویار کا نمبر اسے نوٹ کروانے لگی۔۔۔۔ فون بند ھوچکا تھا اب نیند تو کیا خاک آنی تھی

محبت ایک طرف۔۔۔ وہ بہت زیادہ نالاں تھی ثقلین کے غصے سے۔۔۔

اسکا کورس ختم ھونے میں کچھ ماہ باقی تھے اس کے بعد انگلینڈ سے پاکستان آتے ھی انکی شادی تھی کیونکہ وہ اب اپنی فیملی کو مناچکا تھا بس اس کے واپس آ جانے کی دیر تھی جب آدھی رات اسکی پرسکون ساکت زندگی میں ذراسی ہلچل ھوئی تھی

اچھا اب بس بھی کریں کیا ھو گیا ھے؟ مجھے تو اب یہ فیل ھونے لگا ھے زاویار بھائی جیسے میں نے ورلڈ وار تھری کو روکا ھے مسلسل شکریہ شکریہ کہہ کر شرمندہ کیے جا رھے ھیں مجھے یہ دونوں ھی ریسٹورینٹ میں بیٹھ کر کھانا کھاتے ھوئے کانفرنس کال جاری تھی دبئی میں زاویار جبکہ پاکستان میں بیٹھی زنیرہ انگلینڈ میں موجود حسن اور ثقلین سے محوِ گفتگو تھے

محبت ھے انکی۔۔۔ تم دونوں غور سے سنو میری بات۔۔۔ کوئی بھی پرابلم ھو سب س پہلے انفارم کرنا ھے مجھے۔۔۔ ٹھیک ھے ناں

وی آر لائیک آ فیملی اوکے۔۔۔؟

جی بھائی.

موؤدب سا وہ بولا تو ان تینوں کے چہرے پر مسکان آئی ی تھی سب جانتے تھے کہ حسن زاویار سے بے حد انسپائی رھے اور ان کے وٹے سٹے والے رشتے کے بعد تو مزید دلوں میں عزت و محبت میں اضافہ ھوا تھا

دن پر لگا کر اڑتے گ ئ ے ہفتے مہینوں میں بدلے تھے ثانیہ نے مشعل کو کوکنگ کلاسز سٹارٹ کرنے نہیں دی تھیں بلکہ خود اسکی انسٹرکٹر بنی تھی انواع و اقسام کے کھانے بنائے جاتے پھر نگہت کو جج بنا کر ٹیسٹ کروایا جاتا اس دوران جہاں حسن اور ثانیہ کی محبت میں اضافہ ھوا تھا وہیں مشعل زاویار پر اعتبار کرنے لگی تھی۔۔۔۔ کبھی کبھی اسے زنیرہ کیساتھ کیا گیا لاسٹ ڈنر زنیرہ کا سٹیٹس اور انکا یہ بات چھپانا اسے تنگ کرتا مگر وہ سر جھٹک کر ان فضول سوچوں سے پیچھا چھڑا لیتی

ابراہیم آفس میں بے حد مصروف رہتے تھے اور رات گ ئ ے گھر لوٹتے تب تک ثانیہ نگہت کے پاس رکتی اور ادھر ادھر کی باتیں کرتے گیارہ بج جاتے مگر نگہت کو اب پلز کے بغیر نیند ہی نہ آتی تھی تو ثانیہ سنجیدگی سے ڈاکٹر چینج کرنے کا سوچنے لگی تھی

مشعل کا بی ایس سی کا رزلٹ آؤٹ ہونے والا تھا اور اسے قوی امید تھی کہ ایک سبجیکٹ میں کمپارٹ پکی ھے متوقع ھونے والی بے عزتی کا سوچ کر ھی اسکا دل دہلے جا رہا تھا حالانکہ نگہت ثانیہ ایون ابراہیم نے بھی اسے تسلی دی تھی کہ ”تم جیتو یا ہارو سنو۔۔۔ ھمیں تم سے پیار ھے“ مگر پھر بھی اسکی سُوئی ی اسی بات پر اٹکی تھی کہ دوبارہ وہ بکس کیسے کھولے گی جسے اس نے یوں منظر سے غائ ب کیا تھا گویا وہ کبھی اس کے پاس موجود ھی نہ تھیں جبکہ زاویار کا سامنا کرنا ایک الگ امتحان تھا

بلکل بھی نہیں۔۔۔ یہ سرپرائز ہی رہنے دو تم۔۔۔ میں سب کے چہروں پر آئی خوشی دیکھنا چاہتا ھوں

زاویار نے حسن کو سختی سے منع کیا کہ وہ پاکستان کسی کو بھی اس کے کل واپس جانے کا نہ بتائے

وہ مشعل کی آنکھوں میں حیرت اور خوشی کا امتزاج ایکساتھ دیکھنا چاہتے تھے

وہاں پہنچتے ھی سب سے پہلے انھوں نے وہ رِنگ جیولر سے لینا تھی جسے وہ جانے سے پہلے ھی بننے کو دے گئے تھے اب سب سے پہلا کام ھی مشعل کو اپنے نام کرنا تھا

اپنی فرم کے ایک ایک ایمپلائی کو مطمئن کرنے کے بعد ھی وہ واپس لوٹ رہے تھے اور اب اسکی باگ ڈور پاکستان بیٹھے بھی اچھے سے سنبھال پاتے اتنا ان مہینوں میں گرتی ہوئی کمپنی کو وہ اپنے پیروں پر کھڑا کر چکے تھے

ثقلین کورس مکمل ہونے کے بعد واپس جا چکا تھا یہ انھیں حسن سے ہی معلوم ہوا تو وہ ثقلین سے کال پر بات کرنے لگے آگے سے خوشخبری منتظر تھی کہ زنیرہ اور ثقلین کی منگنی کچھ دنوں تک ہونا طے پائی تھی مگر زاویار کو باربار کال کرنے پر بھی کال پک نہ ھونے کی وجہ سے وہ انفارم نہ کر سکے تھے اسوقت دونوں شاپنگ مال میں موجود تھے اور اپنی انگیجمینٹ رِنگ لینے ہی آئے تھے

اپنے آنے کی بابت وہ انھیں بتانے لگے تو زنیرہ نے بے حد خوش ہو کر اسے مبارکباد دی

ارے ہاں تم نے رنگ بنوانے کو دی تھی ناں؟لے لی تھی؟

نہیں۔۔۔سب سے پہلا کام ہی یہ کرنا ہے کہ آتے ہی رنگ لینی ھے جیولر سے اور اس کے بعد گھر جانا ھے اب اسے بتا دینا ہے کہ گھر میں سب ہی جانتے ہیں

ناصرف جانتے ھیں بلکہ میں بات کر کے آیا تھا ھم دونوں کے رشتے کی جسے اپروول مل چکا ھے

خوشی سے کھنکتے لہجے میں وہ بولے تھے

تو پھر بس ٹھیک ھے ناں۔۔۔ثقلین ھم کل ہی آ جائیں گے اور وہیں سے اپنی انگیجمینٹ رنگ لیں گے جہاں سے زاویار نے بنوائی ھے

ٹھیک ھے کوئی مسئلہ نہیں کل آ جائیں گے۔۔۔تمہاری فلائٹ کب کی ھے زاویار۔۔۔پہنچو گے کب پاکستان؟

وہ ان دونوں کو تفصیل سے آگاہ کرنے لگے۔۔۔۔یہ جانے بغیر کہ کل کی رات کیا قیامت لانے والی ھے

اچھا بس بھی کرو یار مشی کیا ھو گیا ھے۔۔۔ایک سبجیکٹ میں فیل ھو جانے سے کونسی قیامت آ گئی ھے بھلا جو تم یوں آنسوؤں کی ندیاں بہا رہی ھو؟؟

بس کر دو اب۔۔اسکی سرخ روئی ہوئی ہلکی سوجی آنکھیں دیکھ کر ثانیہ کا جی گھبرایا

بیٹا جی۔۔۔۔زاویار سے کہوں گی میں کہ تم سے ناراض نہ ھو۔۔۔۔بس اب پریشان نہیں ہونا کچھ نہیں ھوا ھے جو اتنی پیاری آنکھوں کا بیڑہ غرق کر رہی ھو

نگہت نے اسے اپنے ساتھ لپٹاتے پچکارا

اچھا چلو۔۔۔۔۔۔۔باہر چلتے ہیں۔۔۔آئی سکریم کھائیں گے تمہارا موڈ بھی چینج ہو جائے گا ورنہ دیکھو ابھی زاویار بھائی کو یا حسن کو کال کر دونگی میں۔۔۔وہ ھی نمٹیں گے تم سے ھماری تو اھمیت ھی نہیں ھے کوئی۔۔۔۔ ھم سے کہاں پیار کرتی ھو تم۔۔۔

ثانیہ کی جذباتی بلیک میلنگ پر وہ بادل نخواستہ اٹھی تھی اور جانے کے لیے اپنے روم میں آ کر منہ دھویا کپڑے چینج کیے۔۔۔وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آج باہر جانا اسے کتنا مہنگا پڑنے والا ہے وہ آگے جا کر کتنا پچھتانے والی ھے

اپنی سرزمین پر قدم رکھتے ھی دل میں ٹھنڈک کا احساس جاگزیں ھوا ساتھ ھی چھم سے اسکا نازک سراپا ذہن کے پردے پر لہرایا تو طمانیت سے مسکراتے ھوئے وہ آگے بڑھے

موبائل نکال کر اسے ائیر پلین موڈ سے ہٹاتے ہی ثقلین کو کال ملائی کیونکہ زنیرہ اور ثقلین نے ہی پک کرنے کے لیے آنا تھا

وہ دونوں ھی اسے گرم جوشی سے ملے اور گاڑی میں بیٹھ کر اپنے من پسند شاپنگ مال میں آئے جہاں انھیں مشعل کے لیے بننے کو دی ھوئی رنگ اٹھانی تھی

زنیرہ اور ثقلین نے اپنی انگیجمینٹ رنگ لینا تھی

وہ گردن کو دائیں بائیں موڑ کر اس کا دکھتا پن دور کرتے ھوئے زنیرہ کی نان سٹاپ باتوں کا جواب بھی دے رہے تھے اور ساتھ ساتھ انھیں ثقلین پر بھی ترس آ رہا تھا کہ یہ بندی تو اسکا دماغ کھا جایا کرے گی وہ جیولر کی شاپ تک پہنچے اورزاویارنے اپنے آرڈر کی بابت پوچھا جو ان کے مطابق تیار تھا اور کچھ دیر تک سیلزمین انھیں ڈلیور کرنے والا تھا

تب تک زنیرہ اور ثقلین مختلف ڈیزائنز کی انگوٹھیوں میں سے اپنے لیے پسند کرنے لگے

ارے یار۔۔۔۔میرا والٹ گاڑی میں ہی رہ گیا ھے کارڈ بھی اس میں تھا۔۔

میں آتا ہوں ابھی

ثقلین یہ کہتا تیزی سے وہاں سے نکلا

نہیں یہ نہیں۔۔۔۔کوئی نازک سی دکھائیں

زنیرہ سیلز مین کو ہدایات دیتی اور اپنی پسند سے آگاہ کر رہی تی تب ہی زاویار کو مطلوبہ رِنگ تھمائی گئی

زیڈ اور ایم ایکساتھ بہت ہی سٹائلش انداز میں لکھا گیا تھا محبت سے اسے دیکھتے نگاہوں میں قندیلیں روشن ھوئیں اور آنے والے لمحوں کی خوبصورتی کو انھوں نے محسوس کا

ان کے چہرے پر خوشی کا گہرا عکس دیکھتے ہوئے زنیرہ نے اپنے صاف دل والے دوست کے خوشیوں کے دائمی ہونے کی دعا کی

تب ہی زاویار نے رنگ نکال کر اسکی طرف بڑھائی جسے دیکھتے ہی اس نے واؤ کے انداز میں ہونٹ سکیڑے

انکا ہاتھ پکڑ کر انھی کے لیے بے تحاشا خوش ہوتے زنیرہ نے انھیں ڈھیروں دعائیں دیں

جب کے شیشے کی دیوار کے پار یہ منظر دو آنکھوں نے دیکھتے ہی اپنی دنیا اندھیر ھوتی محسوس کی

میرا کچھ بھی کھانے کا موڈ نہیں تھا تم مجھے ایسے ہی لے آئی ہو باہر۔۔۔

منہ بسورتے وہ ثانیہ سے بولی تو محض گھورتے ہوئے ثانیہ نے اسے بیٹھے کو کہا

آئی سکریم کھانے کے بعد ھم تھوڑی سی شاپنگ کریں گے

دیکھنا تمہارا موڈ بلکل سی۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

موڈ ٹھیک ہی ھے میرا۔۔۔۔بس دل گھبرا رہا ہے جیسے کچھ چھن جانے والا ہو۔۔عجیب سی بے کلی نے پورے وجود کو اپنے حصار میں لے رکھا ھے جیسے

بے دلی سے چمچ گھماتی وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

بیٹا تم کیوں اتنا سٹریس لے رہی ھو کچھ بھی نہیں ہوا ھے۔۔ایک پیپر ھی رہ گیا ناں۔۔پھر دے دینا مگر ابھی جسٹ ریلیکس

ھمممممم۔۔۔۔کہتے اس نے آنے جانے والوں کو یکھا جو ہنستے کھکھلاتے چہرے لیے ہر قسم کی فکر س آزاد گھوم پھر رہے تھے۔۔۔۔۔کچھ آئی سکریم کھا رہے تھے

حسن کے ثانیہ کے نمبر پر فون آنے کے بعد اس نے کچھ دیر بھائ ی سے باتیں کی وہ مسلسل اسے سمجھا رہا تھا جس پر زچ ہوتے اس نے فون نگہت کو تھمایا

حسن سے بات کرنے کے بعد وہ شاپنگ کرنے کو اٹھیں مگر اسکا کوئ ی موڈ نہ تھا تو انھیں ونڈو شاپنگ کا کہتے ھوئے وہ چلتی گ ئ ی

اور بیزاری سے گردوپیش پر نگاہ کی جب ایک چہرے پر اسکی نظریں ٹھہری تھیں

زر۔۔۔؟؟؟

اسکے ساتھ موجود شخصیت کو دیکھ کر ہفت اقلیم اسکی نگاہوں میں گھوم گ ئ ے

پتھرائ ی نظروں سے وہ سلگتا ھوا منظر دیکھتے ھوئے اس نے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی کو دبایا۔۔۔ایک بار۔۔۔دو بار۔۔۔سہ بار دیکھنے پر بھی منظر نہ بدلا تو اسکی روح کرلائ ی تھی

بھاگتی ھوئ ی وہ واپس اسی جگہ آئ ی جہاں ثانیہ اور نگہت موسم چینج ھوجانے کی وجہ سے ن ئ ے کپڑے خرید رہی تھیں

زرد رنگت اور کملایا ھوا چہرہ دیکھ کر نگہت بے اختیار اسکی طرف آئ یں جو ان سے دس قدم دور کھڑی گویا اپنی قسمت پر ماتم کر رھی تھی

گھر چلیں ممانی۔۔۔۔۔۔پلیز

گھٹی سی آواز میں وہ بولی تو نگہت نے اثبات میں سر ہلاتے ثانیہ کو چلنے کا اشارہ کیا جو پریشانی سے مشعل کو بکھری ھوئ ی حالت میں دیکھ رھی تھی

گھر پہنچنے تک وہ پلکیں موندے بغیر کوئ ی لفظ منہ سے نکالے بیٹھی رھی اور گاڑی سے اتر کر تیزی سے بھاگتی ھوئ ی اپنے روم میں بند ھوگ ئ ی

ثانیہ اور نگہت ہکا بکا اس کے رویے پر غور کرتی اندر آئ یں

ہوا کیا ھے اسے؟ تمہیں تو معلوم ہی ھو گا

مجے نہیں پتا ماں ۔۔۔مگر میں پوچھتی ھوں جا کر ابھی

ثانیہ نے نگہت کو جواب دے کر اس کے پاس جانے کا کہا تو وہ "ھوں" کہنے کے بعد فریج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل لیے اس کے پیچھے لپکیں

بس کروگے تم دونوں یا میں جاؤں؟

زچ ھو کر زاویار نے ان دونوں کو کہا تھا جنہیں کوئ ی انگوٹھی پسند ھی نہیں آ رھی تھی

انھیں اپنی طرف گھورتے پا کر دونوں نے ہنسی ضبط کی۔۔جانتے تھے کہ اب انکار کرنا محال ہو رہا ھے وہ جلد از جلد گھر پہنچنا چاھتے تھے

ھاں بس۔۔۔دو منٹ۔۔ان دو رنگز میں سے ھی سلیکٹ کر لیتے ھیں ثقلین۔۔دیکھو یہ اچھی ھے ناں زاویار؟

دو رنگز ان کے آگے کرتے ھوئے زنیرہ نے ایک پر فوکس کرتے ھوئے کہا

منگنی تم دونوں کی ھے تو اپنی پسند کو فوقیت دو۔۔۔میری نہیں۔۔۔رسانیت سے انھیں کہتے ھوئے وہ موبائل میں ٹائم دیکھنے لگے

انھیں پاکستان پہنچے تین گھنٹے ھو چکے تھے

مزید ایک گھنٹہ رنگ پسند کر کے کافی پینے کے بعد زنیرہ اور ثقلین نے انھیں گھر سے باھر ھی ڈراپ کیا تھا اور پھر آنے کا وعدہ کرتے گیٹ سے ھی رخصت ھوئے

آنے والے وقت کو سوچ کر ھی سرشار ھوتے وہ ڈور بیل بجانے لگے۔۔۔تصور میں محبت میں ڈوبی دو حیرت بھری نگاہیں آتے ہی دل گداز ھوا تھا

--

ٹھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر مار کر اس نے کسلمندی اور چہرے پر رونے سے چھائے حزن کو دور کرنے کی ناکام سعی کی

مسلسل باہر سے آتی آوازوں اور ہلچل کو محسوس کر کے پہلے غصے سے نتھنے پھولے اور اس کے بعد ایک بار پھر پلکیں بھیگنے لگیں

کیوں کیا زر۔۔۔۔۔۔؟؟ مجھ بیوقوف کی محبت سے کھیلا اور اسکا مذاق بنایا آپ نے۔۔۔ واش بیسن پر جھکی وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی

ثانیہ اور نگہت کو اس نے طبیعت کی خرابی کا کہہ کر سونے کا بہانہ بناتے روم سے بھیج دیا تھا مگر سچ تو یہ تھا کہ اب شائد ھی کبھی وہ چین کی نیند سو پاتی

زاویار کے ہنسنے کی آواز اور ثانیہ کے مسلسل چہکنے پر وہ گہرا سانس لیکر آئینے میں خود کو دیکھتی ھوئی چہرہ صاف کرنے لگی

جاتے ھوئے مجھے کہہ کر گئے تھے نا۔۔۔ کہ میرے لیے سرپرائز ھے جب آپ لوٹیں گے

یہ سرپرائز نہیں ھے زر۔۔۔۔ یہ موت کا پروانہ ھے میرے لیے۔۔۔۔

زندگی۔۔۔ آپ کے بغیر۔۔۔۔ تصور ہی محال ھے

پلکوں کو جھپکتے ھوئے وہ بڑبڑا رہی تھی اس وقت اس کی ذہنی ابتری کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا تھا کہ اس نے تیسری بار چہرہ دھویا تھا

ہر بار کچھ دیر رونے کے بعد پھر سے منہ دھوتی اور پھر وہ ھی گِریہ شروع

دوپٹے سے چہرہ رگڑتی واشروم سے باہر آئی بالوں کو بنائے بغیر ھی ملگجے کپڑوں میں اس جگہ کی اور بڑھی جہاں سب بیٹھے تھے

مرے مرے قدم اٹھاتے وہ جب ٹی وی لاؤنج میں پہنچی تو زاویار اسے دیکھ کر بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھے تھے

اس تک آتے تحیرزدہ سے کچھ پل اسے دیکھے گئے جبکہ وہ بے نیازی سے کھڑی اپنے چہرے پر ان کی نظریں محسوس کرتے اس کے دل کی دنیا زیر زبر ھونے لگی

یہ کیا ھوا ھے تمہیں؟اتنی زرد کیوں ھو رھی ھو؟

ماں۔۔۔؟؟اسکی طبیعت تو ٹھیک ھے ناں؟

اس سے پوچھتے پوچھتے انھوں نے نگہت کی طرف مڑ کر پوچھا تھا

ہاں وہ بس۔۔۔۔اسکا رزلٹ آیا ھے آج تو۔۔۔۔دیکھو زاویار اسے ڈانٹنا مت وہ پہلے ھی بہت روتی رہی ھے

ایک کمپارٹ آئی ی ھے اسکی اور تم اس سے ناراض ھو جاؤ گے یہی سوچ سوچ کر طبیعت بھی خراب کروالی اور خوب روئی ی بھی ھے

نگہت نے انھیں سمجھاتے سمجھاتے نیوز دی جبکہ وہ ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھتی آنسوؤں کو باہر نکلنے سے روک رہی تھی

تم پاگل ہو کیا؟چپ کرو۔۔ کوئی ی بات نہیں۔۔۔ کمپارٹ آگ ئی یتو۔۔اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ رونے لگو

میں کس مرض کی دوا ہوں آخر؟؟اب کی بار اچھے سے تیاری کرواؤ نگا

تم نے خود کہا تھا کہ تمھاری پیپر کی تیاری اچھی ھے

اچھا چپ۔۔۔۔۔اس کے قریب آ کر گال تھپکتے ھوۓ وہ بولے تو ہلکا سا سر ہلا کر دوبارہ واپس اپنے کمرے میں پناہ لی

اسے تسلی دینی تھی تم نے۔۔۔۔

صبح سے سمجھا رہی ہوں آپ ہی آزمائیں اپنے ہنر اب

زاویار نے ثانیہ سے کہا تو وہ بےبسی سے کہنے گی

میرے خیال میں وہ اداس ہوگ ئی ی تھی آپ کے بغیر۔۔اسی لیے فی الحال زیادہ دکھی لگ رہی ھے بھائی ی

اس نے شرارت سے بھائی ی کو چھیڑا تو وہ اسے گھورتے گھورتے بھی ہنس دئی یے

اس بار واقعی وہ اک لمبا عرصہ اس سے دور رہے تھے مگر آج وہ اس کے تمام شکوے شکایات دور کرنے والے تھے

مس ئی لہ یہ تھا کہ انھیں وہ وقت میسر آنا مشکل تھا جب وہ اکیلے اس سے اپنے دل کی بات کر سکتے اسے پرپوز کر سکتے

ابراہیم کے آ جانے پر بھی وہ کھانا کھانے نہ آئی ی تو ثانیہ جو اسے بلانے جا رہی ھی اسے روک کر زاویار اس سے بات کرنے کو بڑھے تھے

مسلسل ایک ہی زاویے میں بیٹھے بیٹھے اسے کافی دیر ہوچکی تھی بھوک نام کو نہ تھی تو وہ وضو کر کے عشاہ کی نماز پڑھنے کو جائے نماز اٹھائے جیسے ہی پلٹی تو زاویار کو دروازے میں کھڑا دیکھتے پایا

مضبوط قدم اٹھاتے وہ اس کے سامنے آکھڑے ہوئے مشعل کی گرفت جائے نماز پر سخت ہوئی ی

ناراض ہو مجھ سے ؟

"نہیں"

یہاں روم میں کیوں بیٹھی ھو کافی دیر سے۔۔۔باہر آؤ کھانا کھاؤ سب کے ساتھ

"بھوک نہیں ہے مجھے"

کیا ہو گیا ھے تمہیں۔۔؟

کچھ نہیں۔۔۔بس نیند سے جاگ گ ئی ی ہوں

اس کے عجیب سے جواب پر وہ الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھے گ ئ ے جبکہ وہ ہنوز فرش کو تکے جا رہی تھی

اچھا میری طرف تو دیکھو۔۔۔

یہ کہتے وہ دوقدم آگے آئے تو وہ سرد نگاھوں سے ان کے قدموں کی یہ جرات دیکھتے دو قدم پچھے ہوئی ی

اب آ گیا ہوں ناں تو کیوں ناراض ہو اب تک یار؟؟

یار نہیں ہوں میں آپ کی۔۔۔جو ہوں مجھے وہی رہنے دیں

اس کے پیچھے ھونے پر وہ شکوہ کرنے لگے تو وہ سلگتے لہجے میں چیخی تھی

ایک عرصہ بعد شکل دکھاؤ اور آتے ہی مجھ پر زندگی تنگ۔۔۔۔۔۔آنسوؤں نے بات پوری نہ ھونے دی تھی اور وہ اس کی آدھی ادھوری بات سے مطلب اخذ کرتے مسکرائے

آئی م سوری مِشو۔۔۔۔۔سارے شکوے دور کردونگا اب۔۔۔تم یہ ظلم مت کیا کرو ان پر۔۔۔اسکے گالوں پر بہتے آنسوؤں کو انھوں نے پونچھتے ھوئے کہا تو وہ انھیں تاسف سے دیکھنے لگی

"کاش یہ سچ ھوتا" دل ہی دل میں کہتی وہ رخ موڑے دوپٹے کے پلو سے چہرہ خشک کرنے لگی

نماز پڑھنی ھے مجھے۔۔۔اور اس کے بعد سوؤ نگی بہت نیند آ رہی ھے

مگر مجھے تو تم سے بہت ضروری بات کرنی تھی۔۔۔بے حد ضروری

انکے کہنے پر دل دکھ سے بھرا۔۔۔وہ یقیناً اسے اپنے اور زنیرہ کے بارے میں بتانے والے تھے

کل سہی۔۔۔

ضبط کرتے کہتے ھوئے وہ جائے نماز بچھا کر نیت باندھ گ ئ ی تو وہ اسے نماز پڑھتے دیکھ کر طمانیت سے مسکراتے روم سے نکل گ ئ ے

کمرے میں عجیب سوگواریت ٹپک رھی تھی سوگواریت بھی ایسی کہ کھڑکی سے آتی چاند کی چھن چھن کرتی دودھیا روشنی بھی اسکی شدت کو کم نہ کر پا رھی تھی بہت الجھن بھرا سا بھید ھے یہ کہ جس کو پا نہیں سکتے نہ جس کے ھو سکتے ھیں بس اسی شخص کی کمی دل کی زمیں کو یوں ویران کر دیتی ھے کہ پھر نہ یہ دنیا اچھی لگتی ھے نہ دنیا میں رہنے والے دل کو بھاتے ھیں

نگاہ ایک ھی نکتے پر مرکوز ک ئ ے بیتے دنوں کی فلم گویا اسکے سامنے ھی چلنے لگی تو جہاں لب مسکرائے وہیں آنکھ سے ایک آنسو نکل کر کنپٹی کی اور بہہ گیا تھا کیوں ایسا ھوتا ھے کہ درد کی مدت طویل ترین ھو جاتی ھے۔۔۔؟

کیوں لمحے صدیوں کی طرح لگنے لگتے ھیں کہ جن کو چاھنے کے باوجود بھی پاٹ نہیں سکتے۔۔۔؟؟

فاصلے دلوں کی مرگ کا باعث ھوتے ھیں کچھ لوگ جواں عمری میں ھی مر جاتے ھیں مگر ھاں۔۔۔ دفنائے ک ئ ی سالوں بعد جاتے ھیں

خواہش۔۔۔حسرت ۔۔۔۔ارمان۔۔۔تمنا۔۔۔۔گہرے روگ۔۔۔۔موت۔۔۔۔ سکوت ۔۔۔۔اختتام

ایک بار پھر اس نے زنیرہ کا فیس بک سٹیٹس دیکھا جس میں اس نے ایک رِنگ کی پِک اپلوڈ کی تھی ساتھ ہی کیپشن میں "فائی نلی ڈریم کم ٹرو" لکھا تھا

اسکا دل خون کے آنسو رونے لگا ایک بار ثانیہ کو حسرت سے گلے لگانے کا جی چاہا مگر پھر

ہاتھ میں پکڑی چیز کو دیکھ کر گہرا سانس لیا اور ایک انتہائی فیصلے پر عمل درآمد کرنے کے بعد روم سے نکلی

کسی کی آنکھ سے موتی۔۔۔

کہیں عرشوں پہ جا ٹپکا۔۔۔

بہت مہنگا سا ہو گا پھر۔۔۔

اسے کیسے چکاؤ گے۔۔۔؟

حسن سے کچھ دیر بات کرنے بعد وہ کچھ دیر نگہت اور ابراھیم کیساتھ بیٹھے باتیں کرتے رہے پھر روم میں آ کر نہانے کے بعد ہلکے آسمانی رنگ کی آرام دہ شلوار قمیض پہنی۔۔۔ واشروم سے آ کر ونڈو کو بند کیا کیونکہ بارش شروع ھوچکی تھی موسم صبح سے ہی ابر آلود تھا پھر موبائل کو چیک کرتے بیڈ پر بیٹھے کف فولڈ کرنے کے بعد تکیے کو کراؤن کیساتھ لگا کر بیٹھتے ہی سائیڈ ٹیبل سے مشعل کے لیے خریدی رِنگ نکالی اور بغور اسے دیکھنے لگے

میں جانتا ہوں جب تمہیں یہ دونگا تو تمہارے سارے شکوے دور ہوجائیں گے۔۔۔ آج تو شعلہ بنی ہوئی تھی میری زندگی۔۔۔ خود سے کہتے وہ مسکرائے تب ہی بغیر دستک دئیے وہ اندر داخل ہوئی

اسکا رات ک اس پہر آنا اتنا حیران کن نہیں تھا جتنا اسکے تاثرات اور بکھرا پن دیکھ کر وہ کنگ ہوئے تھے

مشعل۔۔۔ مِشو کیا ھوا ھے؟ سب ٹھیک ھے ناں؟

پریشانی سے اسے دیکھتے وہ پوچھنے لگے مگر وہ نوحہ کناں آنکھوں سے جوگن بنی انھیں دیکھے گئی اور یوں ہی کچھ پل بیتے تو بے طرح دل کے گھبرانے پر زاویار نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھٹکا دیا

ہوش میں آؤ۔۔۔۔۔

ان کے لمس نے اس کے اندر آگ بھڑکائی تھی

روتے ھوئے انھیں کھینچتے وہ ڈریسنگ مرر تک لائی

دیکھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دیکھیں اس شخص کو۔۔۔ یہ ھے جس کو شدت سے چاھا تھا میں نے۔۔۔۔ جھٹکے سے انکا رخ آئینے کی طرف کرتے وہ بولی جبکہ زاویار اس کے اس سلگتے اظہار پر دنگ ھوئے تھے

میں۔۔۔۔ آپ کے بغیر۔۔۔۔ جینے کی پہلی کوشش میں ماری جاؤ نگی زر۔۔۔۔ ہچکیوں کے بیچ بے تحاشا روتے ھوئے اس نے ان کے کندھے پہ سر ٹکاتے ھوئے کہا تو وہ ھوش میں آئے تھے

میں چاھتی ھوں کہ اپنے مرنے کا دکھ میں آپ کی آنکھوں میں دیکھوں اور میرا جانا آپ زندگی بھر نہ بھول سکیں

ان کے کندھے سے لگی وہ سسکتی ھوئی بولی تو جھٹکے سے زاویار نے اسے اپنے سامنے کیا تھا

کیا بکواس کیے جا رھی ھو؟؟ ھوا کیا ھے کچھ بتاؤ گی بھی؟؟

ان کی غصے سے سرخ پڑتی آنکھوں کو دیکھ کر وہ ٹوٹے کانچ کے جیسے ہنسی تو زاویار نے بے بسی اور غصے کے ملے جلے جذبات سے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما

کیوں جان نکال رہی ہو میری جان۔۔۔۔۔ کیا ہوا ھے؟

مجھے دھوکہ دیا۔۔۔ زنیرہ کیساتھ آپ۔۔۔ پہلے ڈنر۔۔۔ سٹیٹس۔۔۔ اور آج مال میں میں نے دیکھا خود۔۔۔۔۔ بے ربط سی باتیں کرتی اپنی بات انھیں سمجھا رہی تھی

اور وہ جان گ ئی ے کہ یہ لڑکی پھر انھیں اسی موڑ پر لے آئ ی ھے جہاں سے یقین کی بنیاد رکھی تھی وہ سمجھے تھے کہ عمارت پختہ ھے مگر اب انھوں نے جانا کہ اس عمارت کی بنیادیں ہی کھوکھلی تھیں اور عمارت بس مسمار ھونے کو تھی

میں نے کہا تھا ناں کہ یقین رکھنا۔۔

دکھ سے وہ بولے

لگن کی آگ لگا کر تماشا دیکھتے ھیں "زر"۔۔۔۔ڈر نہں لگتا؟؟

جب میں چلی جاؤ نگی ناں تو اپنا صدقہ ضرور دیا کجی ۓ گا اب تو میری دعائ یں اور دئ یے گ ئ ے صدقات نے بلائ یں ٹال رکھی تھیں

ان کے چہرے کو ہولے سے چھوتے وہ بولی تو انھوں نے اسکا ہاتھ جھٹکا

جانے کی بات کیوں کیے جا رہی ھو۔۔جا کہاں رھی ھو تم؟ اور میں کوئ ی صفائ ی نہیں دونگا تمہیں مشعل۔۔۔۔تم سمجھو خود کو۔۔ کہ بس تم ہی عقلِ کُل ہو

بہتیرا سمجھا چکا ھوں کہ مجھ سے ڈسکس کیا کرو اگر جو بات میرے متعلق ھے ۔۔۔مگر نہیں۔۔

تمہیں تو بس فوراً نتیجہ اخذ کر کے مہر لگا دینی ھوتی ھے

آپ کی اور زنیرہ کی بیٹی جب کبھی پوچھے گی محبت کس کو کہتے ھیں تو میں یاد آؤ نگی ناں

زر۔۔؟ہاں۔۔تب تو یاد کریں گے ناں مجھے؟

کیا کر کے آئ ی ھو تم خود کو؟اسے سختی سے پکڑ کر وہ دھاڑے تھے

تو جیت کے بھی رو پڑے گا

ھم تجھ سے اسطرح سے ہاریں گے

زیاد کچھ نہیں بس۔۔۔۔۔۔۔ بمشکل آنکھیں کھولتے ھوئے وہ بولی

کندھوں سے انکے ہاتھ ہٹاتے لڑکھڑائی ی اور مڑ کر انھیں پانی بھری آنکھوں سے دیکھا

سلی۔۔۔ پنگ پلز۔۔۔۔۔۔۔۔ لے۔۔ لی

کہتے ہی و زمیں بوس ھوئی ی جب وہ ایک ہی جست میں اسے تھام گ ئی ے

یہ کیا کر دیا ھے تم نے۔۔۔ جبڑے بھینچتے وہ غصے کی انتہاؤں کو چھو گ ئی ے

تمھیں جینا ہو گا مشعل جہانگیر۔۔۔ جینا ہو گا تمھیں۔۔۔۔ کیونکہ میں خود تمھیں اپنے ہاتھوں سے مارونگا

جو تم نے میرے ساتھ کیا ھے یہ قابلِ معافی نہیں

اسے سینے سے لگائے نم لہجے میں کہتے وہ بے دم ھوئے تھے

بول نہ کچھ بے چین پیا

برس پڑیں گے نین پیا

ساون رت میں کون سنے

تیرے میرے بین پیا

ہاسپٹل کے چمکتے بے داغ فرش پر نگاہیں جمائے وہ مشعل کی اس درجہ بیوقوفی اور شدت پسندی کو سوچ جا رہے تھے

نگہت تسبیح کر رہی تھیں جبکہ ثانیہ مسلسل پریشانی میں اپنے ناخن کتر رہی تھی

ابراہیم نے نگہت کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انھیں تسلی دی۔۔۔ جو کہ اب تسبیح کرنے کے ساتھ ساتھ رو بھی رہی تھیں

مھے نہیں معلوم تھا ابراہیم کہ مشعل نے اتنا سٹریس لے لیا تھا اپنے ایک سبجیکٹ میں فیل ھونے کا۔۔۔ اب تو زاویار نے بھی نہیں ڈانٹا اسے۔۔۔ پھر بھی دیکھیں کیا کیا ھے اس نے ھمارے ساتھ بات کرتے کرتے وہ پھپھک کے رودیں

زاویار نے سختی سے اپنی آنکھیں میچیں اگر جو سب کو اصل وجہ پتا چلے تو جانے کیا تماشا ہو

انھیں ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا مشعل اس قدر جذباتیت کا مظاہرہ کر چکی ھے۔۔۔۔ ہرائیویٹ ہاسپٹل میں کس مشکل سے ڈاکٹر نے بغیر پولیس کو انوالو کیے ٹریٹمینٹ سٹارٹ کیا تھا یہ ایک الگ کہانی تھی اب وہ بس اسکے ٹھیک ھو جانے کے لیے دعاگو تھے

مگر ساتھ ہی ساتھ وہ یہ بھی طے کر چکے تھے کہ اب کوئی تماشا نہیں ہوگا۔۔۔ نہ وہ اپنی ذات اور کردار کی گواہی پیش کریں گے نہ اسے مزید کوئی الزام لگانے دیں گے۔۔۔۔ سب سے بہتر حل انھیں منظر سے غائب ھو جانے میں نظر آ رہا تھا

اور ان کی محبت اب اتنی بھی ارزاں نہیں تھی کہ وہ اس کی صفائیاں دیتے پھریں۔۔ مقابل چاھے مشعل ھی کیوں نہ ھو۔۔ انکو اب اپنی ذات اور کردار پر کوئی حملہ برداشت سے باہر تھا

جن سے محبت ہو۔۔ ان پر اعتبار تو پہلی شرط ھوا کرتی ھے اور اگر کسی رشتے میں اعتبار ہی نہ ھو تو باقی سب کچھ ثانوی رہ جاتا ھے پھر چاھے وہ محبت ھی کیوں نہ ہو۔۔۔ مانا کہ محبوب کی ہر خامی کو سر آنکھوں پر رکھا جاتا ھے مگر وہ اب اتنے بھی چغد نہ تھے کہ مشعل کی اس جان لیوا حرکت کو نظر انداز کرتے

میں محبت کی بوند کے بدلے دریا بہانے والوں میں سے تھا مشعل۔۔۔ مگر تم نے مجھے صحرا میں بدل دیا ھے۔۔۔ بنجر کر دیا ھے۔۔۔ مجھے تم سے محبت نہیں ھے یہی کہہ کر اب اپنی ھی دل آزاری کیا کرونگا

یہ طے ھے کہ اب تمہارے سامنے نہیں آؤنگا
چلو اچھا کیا تم نے
ہمیں
خوابوں کی دنیا سے
ہمیشہ دور ہی رکھا
سنا ھے!
خواب کے تعبیر میں تحلیل ھونے سے ذرا پہلے
اک ایسامرحلہ ھے
جس میں آنکھیں کھول لی جائیں
تو بینائی نہیں رہتی

بروقت ٹریٹمینٹ پر مشعل کی زندگی بچالی گئی تھی مگر اسے کچھ گھنٹوں کے لیے انڈر آبزرویشن رکھا گیا تھا

اسکی بے ہوشی میں ہی زاویار نے اپنے دبئی میں مستقل قیام کے اسباب پیدا کیے تاکہ ابراہیم کو بھی ان پر شک نہ ھو کہ وہ جان بوجھ کر گئے ھیں

ابراھیم کو ساری صوتحال بتانے کے بعد وہ نگہت اور ثانیہ سے ملے تو وہ حیرت اور دکھ سے انھیں دیکھنے لگیں

مشعل کی حالت کے باوجود جاؤ گے تم زاویار؟ تم جانتے بھی ھو اسے یہ بات کتنا دکھ دے گی

ہونہہ۔۔۔۔۔وہ شکرانے کے نوافل ادا کرے گی کہ دور ھوگیا میں اس سے

وہ دل ھی دل میں خود سے مخاطب تھے

بھائی کچھ دن بعد چلے جاتے یا کم از کم اسکو ہوش میں تو آنے دیں۔۔۔؟؟

ثانیہ نے لجاجت سے کہا تو وہ بے بسی سے لب بھینچ گئے

جانا ازحد ضروری ھے بچے۔۔۔اسے میں سمجھا دونگا بس تم ماں اور بابا کا خیال رکھنا۔۔۔۔۔۔اور اس بیوقوف کا بھی

نہ چاھتے ھوئے بھی وہ دل کے ہاتھوں مجبور ھوتے ثانیہ سے کہنے لگے تو وہ اثبات میں سر ہلاتی ان کے گلے لگی

حسن کو بھی انفارم کرنا تھا بھائی۔۔۔وہ تو فوراً واپس آنے کی کرے گا

آپ دونوں نے اسے یقین دلانا ھے کہ مشعل بلکل ٹھیک ھے اب۔۔۔اسے پریشان نہیں ھونے دینا۔۔۔سکون سے پڑھ لے وہ۔۔۔پھر یہیں رہنا ھے آ کر

ان سب سے ہاسپٹل میں ھی مل کر انھوں نے ڈاکٹر سے مشعل کی کنڈیشن کے بارے میں تفصیلی بات چیت کی اور اس سے ملنے کا کہا

اجازت ملنے پر وہ روم ڈور دھکیلتے اندر داخل ھوئے تو نگہت نے انھیں اس قدر شکستہ قدموں سے کمرے میں جاتے دیکھ کر اللہ سے ان دونوں کو ہمیشہ خوش رہنے اور خوشیاں دائمی رہنے کی دعا دی تھی

ثانیہ اور ابراہیم کچھ دیر کے لیے گھر گ ئ ے تھے وہ گہرا سانس لیتیں دوبارہ تسبیح کے دانے گھمانے لگیں

مرجھایا ھوا چہرہ۔۔ پپڑی زدہ ہونٹ اور زرد سی رنگت۔۔۔ اسے دیکھ کر انکا غصہ کہیں دور جا سویا وہ جانے سے پہلے کچھ وقت اس کے ساتھ ہی گزارنا چاہتے تھے مگر اسکے علم میں لائے بغیر سٹول گھسیٹ کر اس کے بیڈ کے ساتھ لگائے بیٹھتے بغور وہ چہرہ وہ نقوش حفظ کرنے لگے جو اس کی رگ رگ میں سکون کی وجہ ھوا کرتا تھا

لیکن انجانے میں ھی سہی وہ لڑکی انکو ایسا دکھ دے گ ئی تھی کہ اس کی بھرپائی فی الوقت ناممکن تھی

میرے سکون کا تعلق تم سے تھا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ تم مجھے سکون سے رہنے دیتیں

کاش تم نے مجھے اک بار بتا دیا ھوتا۔۔ کاش تم میں اتنی جلد بازی اور بغیر سوچے سمجھے کچھ بھی اخذ کرنے کی عادت نہ ھوتی تو تم دیکھتی مشعل۔۔۔ میں چاہت کے وہ رنگ اور الفت کی وہ رمز تمہیں سمجھاتا کہ دنیا جہاں سے بے خبر اس دنیا کی آبادی میں فقط ایک شخص تمہیں عزیز رہتا

کیا کر گ ئی ھو ھمارے ساتھ یار۔۔۔ ؟؟

اسکے چہرے کی طرف جھکتے وہ گھٹے لہجے میں اس کی شکایت اسی سے کرنے لگے

نم پلکوں سے اسے دیکھتے انھوں نے اسکی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھوا

کبھی تو احساس ھوگا مِشو۔۔۔ کہ تم نے کیا گنوا دیا ھے۔۔ تم نے مجھے مار دیا ھے۔۔ گلاب کی تمنا کرتے کرتے تم اپنے لیے کیکر سمیٹ بیٹھی ھو

اسے ہاتھ کی نرمی کو کچھ دیر اپنے ہاتھوں کی انگلیوں پر محسوس کرتے رھے اور پھر دل ہر ہزار پتھر رکھتے جھٹکے سے وہاں سے نکلتے چلے

گ ئ ے

آتشِ عشق جب بھڑک اٹھے گی

تمہاری خاک پکارے گی۔۔۔ بچاؤ مجھے

انکی فلائ ٹ اناؤنس کی جارہی تھی۔۔۔ ان کا جی چاھا مت جائ یں۔۔۔ رک جائ یں۔۔ کم ازکم وہ نگاھوں کے سامنے تو رہے گی۔۔ اسے دیکھ پائ یں گے۔۔ سن پائ یں گے

مگر پھر اسکی بدگمانیاں اور بے اعتباری یاد آتے ہی بیگ پر گرفت مضبوط ھوئ ی

کچھ لمس ایسے ھوتے ھیں مشعل۔۔۔ جن کی چاہ ھمیں اکثر بے چین رکھتی ھے۔۔۔ تم نے خود کو تکلیف نہیں پہنچائ ی تم نے مجھ پر کاری وار کیا ھے۔۔۔ کہ تمہارے لمس کی چاہ۔۔۔۔ اسکی خواہش کی بھی آس ٹوٹنے لگی ھے

جب سب کچھ ٹھیک ھونے والا تھا۔۔ تم نے اپنے ہی ہاتھوں سے بگاڑ دیا

مانا کہ میری غلطیاں تھیں تو تمہیں مجھ سے کلی ئ ر کرنا چاہیے تھا

مں مکر جاتا تو تم کہتیں کہ دھوکے باز ھوں میں

مگر تم نے تو مجھے میری ھی نظروں میں گرا دیا ھے

اس قدر جذباتیت اور شدت۔۔۔بس اسی لیے جا رہا ھوں کہ اب تمہیں اپنی غلطی کو مان کر جینا آ ئے۔۔ برداشت کرنا آ ئے

تمہیں گلابوں سے نسبت تھی اور شاٸد میں خار کی مانند تھا تب ہی ھمارا میل ممکن نہ ھو پایا

گہرا متاسف سانس بھرتے وہ جانے کے لیے اٹھے تھے

کچھ اسیر لوگوں کی
ہاتھ کی لکیروں میں
قسمتیں نہیں ھوتیں
عمر قید ھوتی ھے
جگ ہنساٸی ھوتی ھے
کے بس جداٸی ہوتی ھے

اس نے پانی کا گلاس پی کر خالی کرتے ھوۓ نگہت کو تھمایا تو وہ چپ چاپ بیٹھ گٸیں

آپ مجھ سے ناراض ھیں ناں؟؟

نظریں نیچی کیے وہ شرمندگی سے بولی تو نگہت نے ڈبڈباٸی آنکھوں سے اسے دیکھا جو رونا ضبط کرتی ہلکان ھو رہی تھی

میں ایک بات جان گٸی ھوں مشعل۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سوالیہ انداز میں انھیں دیکھا

میں اور ابراہیم ہزار تمہیں پیار کرتے ھوں لاکھ تہیں اپنی بیٹی مانیں۔۔۔ مگر۔۔۔۔ تم نے ہمیں اپنے والدین کا درجہ نہیں دیا

اگر تمہارے اپنے ماں باپ زندہ ھوتے تو کبھی بھی ایسی حرکت نہ کرتی تم

ھے ناں؟؟؟

ان کے دکھ اور تکلیف کی پرواہ ھوتی تمہیں مگر ھم وہ جگہ نہیں لے پائے ناں۔۔۔؟

نفی میں سر ہلاتی وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگا گ ئی ی

ایسا نہیں ھے جیسا آپ سمجھ رہی ھیں ممانی۔۔۔ آپ دونوں میرے ماں باپ ک جگہ نہیں ھیں کیونکہ آپ میری ماں باپ ھی ھیں

سسکتے ھوئے وہ انھیں اس غلط فہمی سے نکالنے لگی

ایک پیپر میں فیل ھو جانا۔۔۔ ھماری محبت سے کہیں زیادہ اھم تھا ناں مشی۔۔۔ یہ کتنا غلط کیا ھے تم نے۔۔ ثانیہ نے بھی شکوہ کیا تو وہ گھٹنوں میں سر دے کر اپنے گرد بازو لپیٹے رونے لگی

یہاں بھی آپ نے خود کو بچا لیا زاویار۔۔۔۔ دل میں وہ ان سے مزید بدگمان ھوئی ی

آئی م سوری پلیز۔۔۔۔۔ بس جانے کیا ھوگیا تھا مجھے۔۔۔۔۔ جانے کونسے۔۔۔۔ احساس کے زیرِاثر ایسا کر گ ئی

پانی کا گلاس لبوں کو لگا کر پانی پینے کے بعد وہ بولی جو اسے ثانیہ نے پکڑایا تھا

زاویار بھائی ی بہت پریشان۔۔۔۔۔۔۔

ماموں کہاں ھیں؟؟

اسکی بات کاٹ کر سرد لہجے میں کہتی وہ اسے حیران کر گ ئی ی

وہ بس آفس کا چکر لگانے گ ئ ے ھیں۔۔۔ آتے ھی ہونگے

حسن بھی تین بار کال کر کے تمہارا پوچھ چکا ھے۔۔۔ تم اسکی بات کروا دو اس کے ساتھ ثانیہ

میرا بچہ ادھر اتنا پریشان بیٹھا ہوگا

نگہت نے ثانیہ سے کہا تو وہ موبائ ل پر حسن کو کال ملانے لگی

جبکہ مشعل زاویار کا ذکر تک نہ سننے کی خواہش کے باوجود آس بھری نم نگاھوں سے دروازے کو تک رہی تھی

مشعل یہ نہ جانتی تھی کہ اسکی حرکت کے عوض وہ کونسا غم خرید بیٹھی ھے۔۔۔ انھیں خود سے دور کر بیٹھی ھے

لگتا ھے ابھی دل نے تعلق نہیں توڑا
یہ آنکھیں تیرے نام پہ بھر آتی ھیں ابھی بھی

کافی شاپ پر بیٹھے کافی کا مگ ہاتھ میں لیے مسلسل انکا دل بوجھل اور اسی کیساتھ محوِ گفتگو تھا جسے وہ اپنی دانست میں پیچھے چھوڑ آئے تھے

مگر بعض اوقات ھم کسی کو بھول جانے کی کوشش میں اسی ایک شخص کو زیادہ یاد کرتے جاتے ھیں کہ پھر وہ ھی شخص اس طرح روح میں تحلیل ھو جاتا ھے کہ بس بے بسی ھی رہ جاتی ھے

سر کو جھٹک کر گلاس وال سے پرے روشنیوں پر اپنی نگاھیں گاڑے وہ گرم گرم کافی کو حلق میں اتارتے اپنے اندر پلتے زہر اور دکھ کو کم کرنے کی ناکام سعی کرنے لگے

”تمہیں اپنی زندگی سے مائ نس کروں تو جینے کا سائ ن بھی مٹنے لگتا ھے مشعل“

آنکھیں میچتے وہ ایک بار پھر اسی سے مخاطب
تھے

محبت خود بتاتی ھے
کہاں کس کا ٹھکانہ ھے
کسے آنکھوں میں رکھنا ھے
کسے دل میں بسانا ھے
رِہا کرنا ھے کس کو اور
کسے زنجیر کرنا ھے
مٹانا ھے کسے دل سے
کسے تحریر کرنا ھے
گھروندہ کب گرانا ھے
کہاں تعمیر کرنا ھے
اسے معلوم ھوتا ھے
سفر دشوار کتنا ھے
کسی کی چشمِ گریہ میں
چھپا اقرار کتنا ھے
شجر جو گرنے والا ھے
وہ سایہ دار کتنا ھے

سفر کی ہر صعوبت اور
تمازت یاد رکھتی ھے
جسے سارے بھلا ڈالیں
محبت یاد رکھتی ھے

معاف کردیں پلیز بھائی۔۔۔۔۔

وہ مسلسل دس منٹوں سے حسن کی ڈانٹ سننے کے بعد اسے منا رہی تھی

آئندہ ایسا کچھ بھی کیا ناں تو بہت بری طرح پیش آؤنگا میں

جی۔۔۔۔۔۔ نہیں کرتی۔۔ کبھی بھی

و منمنائی تو ثانیہ کو ہنسی آنے گی

اچھا بات کرواؤ میری ثانیہ سے

حسن کے کہنے پر اس نے فون ثانیہ کی طرف بڑھایا جسے اس نے پکڑنے سے انکار کر دیا تو وہ حیرت سے اسے دیکھ کر گھورنے گی

کہہ دو۔۔۔مجھے بات نہیں کرنی اس سے اور وجہ حسن اچھے سے جانتا ھے

وہ ذرا اونچی آواز میں بولی تاکہ حسن اسکی آواز اور پیغام سن لے

اسے کہو کہ دماغ سیٹ کرتا ھوں اسکا میں

وہ ہنستے ھوئے وارننگ دینے لگا تو مشعل کو افسوس ھونے لگا یقیناً اس کے ہاسپٹل ھونے کی خبر سن کر ثانیہ زیرِعتاب آئی ھوگی اسی لیے بات نہیں کر رھی تھی

اسے ایک بار پھر خود پر غصہ آیا اور اس غصے کا محرک یاد آتے ہی جبڑے بھینچے تھے

سنو تم مجھے حیرت کی آنکھوں سے نہ دیکھو
کچھ لوگ سنبھل جاتے ھیں سب مر نہیں جاتے

اچھا بابا نہیں ڈانٹتا اب۔۔۔۔ میرا تو دماغ ھی ماؤف ھوگیا تھا یہ سن کر کہ مشعل نے سلیپنگ پلز لے لی ھیں اور ہاسپٹل میں ھے وہ

تمہیں بھی تو تمیز نہیں ھے ایسی خبر دینے کی۔۔ بندہ پہلے تمہید باندھتا ھے کہ "مشعل پریشان تھی اور اسی وجہ سے اسکی طبیعت خراب ھوگ ئی ی تو ہاسپٹل لے کر آنا پڑا مگر اب وہ بلکل ٹھیک ھے تم پریشان مت ھونا"

یہ تھا مناسب طریقہ۔۔۔ مگر تم نے کیا کیا

حسن مشعل نے خودکشی کر لی ھے اور آئی سی یو میں ھے وہ

"بدتمیز"

حسن اسکی نقل اتارتا سہی اسکی کلاس لے رہا تھا تو وہ شرمندہ ھوتی کہہ گ ئی ی

اچھا سوری۔۔۔۔۔ دھیمے سے لہجے میں کہا تو وہ قہقہہ لگاتا ہنس دیا

نہ کر۔۔۔۔ شعلہ سے شبنم کا روپ وہ بھی اتنی دور سے۔۔۔ یہ تو ظلم ھے مجھ پر لڑکی

اسکے چہرے پر بھی مسکان ٹھہری

سنو۔۔۔۔۔؟؟

سناؤ۔۔۔

یاد آتی ھو یار۔۔۔

بے بس سی آواز میں کہی بات سنتے وہ سرشار ہوئی

آہاں۔۔۔۔۔۔کتنا؟؟

آسمان جتنا۔۔۔۔۔

اسکی دی گئی مثال پر وہ کھکھلا کے ہنس دی

رات کا پچھلا پہر شروع ھو چکا تھا مگر نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔گھر آنے کے بعد ثانیہ نے ھی اسے زاویار کے دبئی جانے کا بتایا تھا اور تب سے اب تک وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھی

بجائے اس کے کہ وہ شرمندہ ھوتے۔۔۔۔اپنی بات پر ڈٹے وہ منظر سے ھی غائب ھو گئے تھے وہ جانتے تھے کہ زندگی موت کے بیچ جھول رہی ھوں تب بھی۔۔۔۔۔

چلو اس سے مجھے میری اوقات کا تو اندازہ ھو گیا اور یہ بھی پتا چل گیا کہ کہ اب سب کچھ کرنا ھے بس اسی ایک شخص کی طلب نہیں کرنی

اعترافِ محبت کے بعد اس نے اپنی ذات میں انکی دلچسپی کو پھیکا پڑتے جان لیا تھا

پلکیں جھپک جھپک کر آنسو ضبط کرتی وہ ہار گئی تو ٹوٹ کے بے آواز رونے لگی

کیڑی نیند۔۔۔کادے سُفنے

اکھیاں لالو لال وے سائیاں

کیا کہہ رہی ہو؟؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے یار یقیناً تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔ وہ تمارے ساتھ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے

اور پھر ہم بھی جانتے ہیں تم کتنی جلد باز اور ججمینٹل ہو۔۔۔ فوراً نتیجہ اخذ کر لیتی ہو

سونیا نے کہا تو عروج نے بھی مشعل کو سمجھایا

خبردار اگر تم میں سے کسی نے بھی انکی حمایت کی۔۔۔ آنکھوں دیکھا جھوٹ نہیں ہو سکتا۔۔ پہلے میں ان سے کلئیر کرتی یہ سب۔۔۔ تاکہ جو میرا تھوڑا بہت بھرم قائم تھا۔۔ وہ بھی رخصت ہو جاتا اور اچھا ہے ویسے۔۔۔ کہ آپس میں جو بھرم تھے وہ ٹوٹ گئے ہیں۔۔۔ آزما کر بھی کیا ملتا مجھے۔۔ وہ تو زنیرہ کو پروپوز کر چکے تھے ناں

اور مجھے اپنے تئیں سرپرائز دینے والے تھے

بات کرتے کرتے اسکی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے

اور حالات سے فرار وہ ہی ہوتا ہے جس کے دل میں چور ہو۔۔۔ اگر ایسا کچھ نہیں تھا تو رکتے یہاں۔۔ ثابت کرتے خود کو مگر نہیں۔۔۔۔ وہ تو منظر سے غائب ہو گئے

سونیا نے تاسف سے اسے دیکھا

بہت افسوس ہے مجھے مشعل۔۔۔ جو لوگ محبتوں کا ثبوت مانگتے ہیں ناں۔۔۔ بہت ہی احساس کمتری کا شکار لوگ ہوتے ہیں

ارے۔۔۔۔۔ محبتیں تو محسوس کر لی جاتیں ہیں۔۔۔ انھیں لفظوں کے پیراہن میں لپیٹ کر پیش کیا جائے یہ ضروری تو نہیں

محبتیں پرواہ سے ظاہر ہو جاتی ہیں مگر تم کند ذہن۔۔۔ مجھے لگتا ہے بہت بڑی غلطی کر بیٹھی ہو

تم سے کوئی ی بات نہیں کی کیا ابھی تک انھوں نے؟

نہیں۔۔۔۔وہ اب مجھ کیوں بات کریں گے۔۔۔کر رہے ھونگے۔۔۔۔اپنی۔۔۔اس ہوتی سوتی کے۔۔۔۔ساتھ۔۔۔۔بلاک کر دیا ھے میں نے ان دونوں کو ہر جگہ سے۔۔۔۔جان جلائیں گے میری۔۔۔۔۔ سٹیٹس لگا کر

رونا روکتی اٹک اٹک کر جملے ادا کرتی مشعل کو دیکھ کر انکا دل دکھ بھرا۔۔۔کیا وقت تھا کہ وہ زاویار کا نام لیتے ہی کِھل اٹھتی تھی مگر اب ان کا ذکر ھوتے ہی آنسو بہنے کو تیار رہتے

سب کی زندگی معمول پر آ چکی تھی۔۔۔زاویار کی سب گھر والوں سے بات ھوتی مگر جیسے ہی انکا فون آتا وہ دانستہ وہاں سے واک آؤٹ کر جاتی کہ کوئی ی اسے فون نہ تھما دے

سب سے یہ کہہ رکھا تھا کہ اسکی بات ھوتی رہتی ھے

تھکی تھکی سی اداس شاموں میں اکثر اس کو لگتا جیسے وہ اسکو شدت سے پکار رہے ہیں۔۔۔بارہا سر جھٹکنے اور ذہن و دل کو کسی اور جانب لگانے کے۔۔۔دھیان بھٹک بھٹک کر انھی کی طرف جاتا تو وہ خود سے ہی تنگ آ جاتی

ہر بات ثانیہ سے ش ئیر کرنے والی نے ۔۔اب تک اپنی ذات پر ھوئی ی واردات کی بھنک تک نہ لگنے دی تھی

دوسری طرف زاویار نے خود کو اس قدر کام میں بزی کر لیا تھا کہ انھیں کبھی کبھی خود پر مشین کا گمان ھونے لگتا۔۔۔۔ابھی تک انھیں یہ سب خواب لگ رہا تھا۔۔یوں لگتا تھا کہ آنکھیں کھولیں گے تو یہ بھیانک خواب تعبیر سے کوسوں دور اپنی موت آپ مر جائے گا

کچھ عادات وہ ابھی بھی چھوڑ نہ پائے تھے۔۔۔ روز رات کو اسے دیکھتے اس سے اسی کی شکایتیں کرتے سویا کرتے۔۔

آنکھ کھلنے پر لگتا جیسے ان دونوں کے بیچ یہ کڑوے پل آئے ہی نہ تھے

مگر پھر اس کے الزام اور خود کو دی گئی اذیت پر ان کے اندر سرد پن اترنے لگتا۔۔۔

نہیں مشعل۔۔۔۔۔!

”اس کی معافی نہیں ملے گی۔۔۔۔ کیونکہ تم نے جسے مارنا چاہا تھا وہ میں ھی تھا اور اپنے قتل پر کون درگزر کیا کرتا ھے“

یہ تم سے کہہ دیا کس نے
کہ تم بن رہ نہیں سکتے
یہ دکھ ھم سہہ نہیں سکتے
چلو ھم مان لیتے ھیں
کہ تم بن ھم بہت روئے
کئی راتیں نہیں سوئے
مگر افسوس ھے جاناں
کہ اب کہ تم جو لوٹو گے
ھمیں تبدیل پاؤ گے
بہت مایوس ھوگے تم
اگر یہ پوچھنا چاہو

کہ ایسا کیوں کیا ھم نے۔۔۔؟
تو سن لو غور سے جاناں
پرانی اِک روایت تنگ آکر توڑ دی ھم نے
"محبت" چھوڑ دی ھم نے

جس سبجیکٹ میں کمپارٹ آئی تھی اسکا پیپر دئیے بھی کافی دن گزر چکے تھے اور وہ سارا دن بولائی بولائی پھرتی۔۔۔ انھی دنوں سونیا کے نکاح کی ڈیٹ فکس ھوگئی۔۔۔ اسکا دل ہی نہ چاہتا آئینہ بھی دیکھنے کو مگر مجبوراً فنکشن پہ جانے کو تیار ھوئی۔۔۔ جب اسی وقت زاویار کی ثانیہ کے موبائل پر ویڈیو کال آئی۔۔ کچھ دیر نگہت سے بات کرنے کے بعد وہ فون مشعل کی طرف لیے چلی آ رہی تھی اور اس بات کا ادراک ھوتے ہی بے حد بوکھلاتے وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اس جگہ سے جانے کے لیے قدم اٹھایا ہی تھا کہ ثانیہ نے بازو پکڑ کر اسے روکا اور موبائل سکرین اس کے سامنے کی

نظریں نیچی کیے وہ اپنے اندر ابلتے اشتعال کو دبانے کی کوشش کرتی ان کے کچھ بولنے کا انتظار کرنے لگی

جبکہ زاویار۔۔۔۔۔۔۔ اسے تین ماہ پانچ دن بعد اپنے سامنے دیکھ کر دل کی اس قدر بغاوت پر حیران تھے۔۔۔ کہاں وہ اسے چھوڑ کر آئے تھے کہ دیکھنا تک گوارا نہ تھا مگر اب جو دیکھا تھا تو نگاھیں ہٹا پانا محال تھا

ثانیہ اسے شرارتی نظروں سے دیکھتی روم سے باہر گ ئی ی تو اس نے تنفر سے انھیں کٹیلی نظروں سے گھورا۔۔۔۔۔

مجھے وہاں سے آئے بہت دن ھوئے۔۔۔ کیا اب کی بار تم اداس نہیں ھوئی ی مشعل؟؟

جی نہیں۔۔۔۔اداس وہ ھو جس سے محبت ھے آپ کو۔۔۔ جس کو پروپوز کر کے گ ئی ے تھے آپ۔۔۔ کیا اسے بھی چھوڑ دینے کا ارادہ ھے۔۔۔۔ میری طرح؟؟؟

"حقیقت۔۔۔۔خون کے آنسو رلوائے گی جاناں"

ساری خماری پل میں ہوا ھوئی ی تو تیور اور غصہ بھی ساتویں آسمان کو چھونے لگا

فائ ن۔۔۔۔۔ سمجھو جو تمہیں سمجھنا۔۔۔ مگر اب میں تمھاری طرف نہیں بڑھونگا مشعل جہانگیر۔۔۔رہو اپنی ہی انا کے بت میں قید۔۔۔۔اب وقت ہی تم پر سب کچھ ثابت کرے گا

ہونہہ۔۔۔۔ کہتے اس نے کال کٹ کر دی اور پھر خود ہی رونے لگی۔۔۔۔اپنی انا جلد بازی اور بے عقلی کی وجہ سے اس نے ایک بار پھر اس شخص کو مزید پتھر کر دینے کی کامیاب کوشش کی تھی وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اسی پتھر سے ٹکرانے کے لیے مستقبل میں اسے بہت ہمت اور برداشت کی ضرورت ھے

آپ تو جانتے تھے زاویار۔۔۔ کہ میں نے آپ کے لیے کیا محسوس کیا ھے۔۔۔ مگر میری جگہ کسی اور کو دے کر آپ نے میرے اندر موجود محبت کو ابدی نیند سلا دیا ھے۔۔ میں کیسے اسے بیدار کروں کہ کوئ ی سرا ہاتھ ہی نہیں آ رہا۔۔۔ موبائ ل کو دیکھتے ھوئے وہ گھٹے گھٹے لہجے میں ان سے مخاطب تھی مگر سننے والا ہزاروں میل دور اسکے لفظوں سے لگائ ی آگ میں جھلس رہا تھا

ھم بے بس ھم مجبور پیا

کیوں ھم سے ھو گئی ے دور پیا
ھم کرچی کرچی دل والے
ھم ھو گئی ے چکنا چُور پیا
میرا شام سلونا شاہ پیا
مجھے مار گئی ی تیری چاہ پیا

گر اس طرح کی شکل بنا کے آنا تھا تو گھر ہی رہتی ناں۔۔۔ رہ بھی نہیں سکتی ھو اور دوری بھی چاھتی ھو ان سے۔۔۔ تمہارا مس ئی لہ کیا ھے آخر؟

عروج نے زچ ھو کر پوچھا تو مشعل نے اسے آنکھیں دکھائی یں ساتھ بیٹھی ثانیہ کی طرف اشارہ کر کے اسکی منت کی کہ اپنا منہ بند رکھے

سب ٹھیک ھو جائے گا۔۔۔ سونیا نے کہا تو ثانیہ کے چہرے پر الجھن بھرے تاثرات دیکھ کر مشعل کا جی چاہا اپنا سر پیٹ لے عجیب ڈھول ٹائپ سہیلیاں ھیں کہ مجال ھے کچھ بھی سیکریٹ رہنے دیں سونیا کا نکاح بخیر و عافیت انجام پا گیا تھا اور فنکشن پر بس ثانیہ اور مشعل ھی جا سکی تھیں نگہت کو ایسے ہنگاموں سے الجھن ھوتی تھی جبکہ ابراھیم زاویار کے جانے کے بعد آفس کے ہی ھو کر رہ گئی ے تھے

نکاح کے فنکشن سے گھر آتے ھی ثانیہ نے اسے آڑے ہاتھوں لیا

بتاؤ مجھے ایسا کیا ھوا ھے جو تم مجھے نہیں بتا رہی ھو؟ کیوں اتنی اداس رہنے لگی ھو اور زاویار بھائی ی بھی جانے کیوں اسی دن چلے گئی ے جب تم ابھی بے ہوش تھیں حالانکہ ھم سب جانتے ھیں وہ کتنا تمھارے لیے سینسیٹیو ھے

اب بکو جلدی کہ بات ھے کیا؟ورنہ زاویار بھائی سے ہی پوچھ لونگی میں

کچھ بتانے کو ہو تو ھی بتاؤں میں۔۔۔تم سے آج تک چھپایا ھے کچھ میں نے اور اب مجھے چینج

کرنے دو ان کپڑوں سے الجھن ھو رہی ہلے

اسکی بات کو کسی خاطر میں نہ لاتے ھوئے وہ چینج کرنے چل دی مگر ثانیہ مطمئن نہ ھوئی تھی

اب اسے اس بات کی کھوج لگانا تھی۔۔ آخر کو اتنے سارے رشتے بنتے تھے اس لڑکی سے۔۔ اور

وہ اس کی ذات سے جڑی ہر پریشانی کو اپنی پریشانی پر ھی محمول کرتی تھی

بیٹا جی۔۔۔وہاں کے مسائل اگرچہ بہت زیادہ تھے مگر سچویشن اتنی بھی آؤٹ آف کنٹرول نہیں

تھی کہ تمہیں وہیں پر شفٹ ھونا پڑتا

کیا فائدہ اتنے بزنس کا میرے بچے۔۔۔جب ایک دوسرے کو دیکھے اور بات کیے بھی کئی

کئی دن گزر جائیں

میں نہیں جانتا وجہ کیا ہے اور مجھے یہ معلوم ھے کہ تم میرے پوچھنے پر بتاؤ گے بھی نہیں مگر میں یہ

چاہتا ھوں بیٹا کہ اپنا سارا بزنس پاکستان شفٹ کرو

وہ جو ان کے کوبے بہت تحمل کیساتھ سن رہے تھے ان کی فرمائش پر بے اختیار لب بھینچ گئے

کچھ بھی تھا وہ اپنے بابا کو انکار نہیں کر سکتے تھے

مگر بابا۔۔۔ان مہینوں میں آپ جانتے ھیں کہ اپنے بزنس کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا ھے میں نے

۔۔۔اب آپ وائنڈ اپ کا کہہ رہے ھیں بالفرض میں ایسا کروں بھی تو مجھے ایک ڈیڑھ سال لگ

جائے گا

کوئ ی مس ئ لہ نہیں ایٹ دی اینڈ گھر ھی آؤ گے ناں۔۔۔ منظور ھے۔۔۔۔ مگر تم مجھے پاکستان چاھ ئ ے ھو زاویار۔۔۔۔

وہ بے بس سے ھو کر نفی میں سر ہلانے لگے

اچھا میں دیکھتا ھوں۔۔۔۔۔ سب کو سلام کہی ۓ گا اور اپنا خیال رکھ ئ یے گا بابا

اوکے خوش رہو خدا حافظ

فون کو ٹیبل پر اچھالتے ان کے ماتھے پر سوچ کی گہری لکیریں تھیں حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کی کوشش کے نتیجے میں انھیں اس کا سامنا کرنا پڑتا اور پھر سے وہ ہی الزامات۔۔۔۔۔

ڈور پر ھوئ ی دستک نے ان کی سوچوں کا تسلسل توڑا تو وہ آنے والے کے ہاتھ میں پکڑی فائ ل کو دیکھ کر سولیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے

مجھے تو یہی لگتا ھے کہ بھائ ی اگر گ ئ ے ھیں یوں اچانک ھی تو اس کے پیچھے اپنی مشعل ھی ھے۔۔ میں نہیں جانتی کہ وجہ کیا ھے حسن۔۔۔ مگر کچھ ھے ایسا جو ھم سب نہیں جانتے جو صرف ان دونوں کے مابین ھے

ورنہ تم خود سوچو بھائ ی اسے بے ہوشی کی حالت میں چھوڑ کر جا سکتے تھے۔۔۔ کبھی بھی نہیں؟؟؟اور مشعل بھی زاویار کا نام سنتے ھی بھڑکنے لگتی ھے۔۔۔ کیا کروں میں ۔۔۔۔؟؟ کچھ بتاتی بھی تو نہیں ھے وہ مجھے

بات کرتے کرتے وہ زچ ھوتی حسن کو تشویش میں مبتلا کر گ ئ ی

جب بھی فون کرو "نوا کتا" کھول کے بیٹھی ھوتی ھو تم

یہ کیا بدتمیزی ھے۔۔ میں نے کیا کیا ھے بھلا۔۔؟؟ اب تمہیں بتاؤ نگی ھی نہیں کچھ سڑتے رہنا وہیں پر ہونہہ

اوہو اب اپنا کھاتہ کھول کے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔ میری مشی کا خیال رکھا کرو ثانیہ۔۔۔۔۔ وہ بہت عزیز ھے مجھے

بہن کی محبت سے لبریز لہجے میں وہ بولا تو اسے پتنگے لگ گئے

ہاں وہ عزیز ھے۔۔۔ میں تو کچھ نہیں لگتی ناں تمھاری مجال ھے کبھی کہا ھو کہ تم خیال رکھا کرو اپنا میرے لیے مگر ناں جی ناں۔۔۔۔ ایسے کہہ کر کیوں مجھے خوشی دینی ھے تم نے۔۔۔ جانے کیسے لوگ ھوتے ھیں ایک دوسرے کے لیے جیتے ھیں ایک ناراض ھو تو دوسرے کی جان پر بن آتی ھے مگر ادھر تو کیکٹس جیسا شخص پلے پڑا ھے میرے۔۔۔ کانٹے ھی بھرے رہتے ھیں لہجے میں

ہائے میں کلیوں جیسی تم کیکٹس سے۔۔۔ کیا بنے گا حسن تم تو جینا مشکل کر دو گے میرا۔۔۔۔ قینچی کی طرح اسکی زبان کو چلتے سن کر وہ پہلے تو تپ گیا مگر اینڈ والی بات سنتے ھی فوارے کی طرح قہقہہ اس کے حلق سے بر آمد ھوا

کلیوں سی؟؟؟؟

ہاں بلکل۔۔۔۔ کلیوں کی طرح نازک۔۔۔ اتراہٹ سے وہ بولی تو حسن نے شرارت سے اپنے لب دبائے

اب بھلا مجھے کیا پتا ھو کہ تم کتنی نازک ھو۔۔۔۔ گھمبیر سی جذبوں سے پُر آواز سنتے ھی اسکی سٹی گم ھوئی

ہائے۔۔۔۔ بدتمیز

فون بند کر کے وہ اپنی دھڑکنیں سنبھالتی رہ گ ئی ی جبکہ وہ سر جھٹکتے مسکرا دیا دل ہلکا پھلکا ھو گیا تھا اسکی بکواس سن کر جو راحتِ جاں تھی

میں نہیں تم جاؤ۔۔۔۔ پچھلی بار میں گ ئی ی تھی گیٹ کھولنے۔۔۔ ڈور بیل بجی تو ثانیہ کے کہنے سے پہلے ہی مشعل نے اسے کہا اور صوفے پر ھی نیم دراز ھوئی ی نگہت اسے دیکھ کر بے ساختہ ہنسیں تو ثانیہ اسکی چالاکی پر ثانیہ جل بھن گ ئی ی

کتنی سست الوجود ھو تم مشی۔۔۔ کیسے مجھے پچھلی بار والی بات کا طعنہ مارا ھے ایسی چیزوں میں بڑا دماغ چلتا ھے تمہارا

پیروں میں چپل اڑستے ھوئے وہ گیٹ کھولنے کو اٹھی تو مشعل نے اسے زبان نکال کر چڑایا

کشن اسکی طرف زور سے پھینکتی وہ باہر گ ئی ی مشعل نے بھی ٹی وی ریموٹ ہاتھ میں لیا جو کافی دیر سے ثانیہ کے پاس تھا

انجان آوازوں پر وہ صوفے سے اٹھی تب تک زنیرہ اور اسکی امی ثانیہ کیساتھ اندر آ چکی تھیں نگہت اٹھ کے ملنے لگیں مگر مشعل کے قدموں کو جیسے زمین نے جکڑ لیا تھا۔۔ تنفر سے زنیرہ کو گھورتے ھوئے تمام تلخ ترین لمحے اسکی نگاھوں میں گھومے تب تک وہ اسکے گلے لگ چکی تھی ہاتھوں سے اسکی کمر کو ہولے سے چھوتے ھوئے اس نے لحاظ کیا ورنہ جی چاہ رہا تھا کہ اسکا سر توڑ دے جو اسکے سر درد کی وجہ تھی

کیسی ھو؟؟

آہستہ سے اسکا گال چھو کر زنیرہ نے پوچھا تو وہ زبردستی مسکرا کر رہ گ ئی ی

یہ زاویار کس وقت تک آ جائے گا آفس سے۔ نمبر چینج کر کے بتایا تک نہیں اس نے مجھے نہ ھی ثقلین کو۔۔۔ اچھی دوستی نبھائی ی۔۔۔۔۔

حال احوال کے بعد زنیرہ نے پُرشکوہ انداز میں کہا تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

بیٹا وہ تو دبئی ی میں ھے۔۔۔ آیا تو تھا مگر کسی بہت ضروری کام کی وجہ سے واپس جانا پڑا اسے اسکا نمبر تو بند پڑا ھے۔۔۔ مجھ سے نمبر لے لینا آپ اسکا دبئی ی والا

اوہ۔۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔ اصل میں آنٹی میں اپنی شادی کے لیے انوائیٹ کرنے آئی ی تھی۔۔۔ ویسے تو کچھ ماہ پہلے منگنی ھونا طے پائی ی تھی مگر تقلین کے تایا جی کی ڈیتھ کی وجہ سے رک جانا پڑا۔۔۔ بہت کالز بھی کیں زاویار کو مگر نمبر ھی بند تھا اسکا

آپ کی شادی۔۔۔۔۔ کس سے؟؟؟

طوفان کے دہانے پر کھڑے اس نے پوچھا تو زنیرہ ہنس دی

تقلین کے ساتھ۔۔۔۔ زاویار نے بتایا نہیں۔۔۔؟؟ ارے وہی ثقلین جو ھمارے ساتھ ھوتا تھا انگلینڈ میں۔۔۔۔

اسکی بات سن کر اس کے اندر سناٹے اترنے لگے

نگہت زنیرہ کی امی سے ثقلین کے تایا کی ڈیتھ کی وجہ جاننے اور تعزیت کرنے لگیں تو زنیرہ اٹھ کر مشعل کے برابر آ بیٹھی

مجھے بتاؤ۔۔۔ زاویار نے پروپوز کر دیا؟ رنگ دے دی تمہیں؟

کیا مطلب؟

گھٹے سے لہجے میں اس نے پوچھا تو وہ سر پیٹ کر رہ گئی ی

ابھی تک نہیں دی اس نے تمہیں وہ رنگ جو پاکستان آتے ھی لی تھی اس نے۔۔۔ میں اور ثقلین بھی اسی دن اپنی انگیجمینٹ کی رنگ پسند کرنے گ ئ ے تھے

بہت ایکسائیٹڈ تھا زاویار کہ تمہیں بتادے گا سب کچھ

زنیرہ پرجوش ھوتی بولی

کیا سب؟؟ تھکے ھوئے لفظ اس کے لبوں سے ٹوٹ کر آزاد ھوئے

یہی کہ وہ انکل آنٹی سے تمھارے بارے میں بات کر چکا ھے وہ دونوں بھی بہت خوش ھیں مگر اس نے انھیں منع کیا تھا تمہیں بتانے کو۔۔۔ تاکہ وہ خود تمہیں یہ خوشخبری دے سکیں

ارے یار پھر تو تمہیں یہ بھی معلوم نہیں ھوگا کہ وہ بہت پہلے سے جانتے تھے تمہاری ان سے محبت کو۔۔۔ جب تم نے ٹیسٹ پر انکا نام لکھا تھا

کونسا ٹیسٹ؟؟

اُوپس۔۔۔۔ تمہیں تو کچھ بھی نہیں پتا۔۔۔ بس بھ ئ ی اب اور کچھ نہیں کہوں گی۔۔ وہ خود ھی بتائے گا تمہیں

ثانیہ ٹیبل پر لوازمات رکھنے لگی تو زنیرہ نے بات سمیٹی۔۔۔ جبکہ وہ اپنے ٹوٹے دل۔۔۔ منتشر ذہن اور گھائ ل روح کو سمیٹنے کی کوشش میں بے حال ھونے لگی

ابھی ضد نہ کر دلِ بے خبر۔۔۔۔۔۔۔

کہ پسِ ہجومِ ستم گراں

ابھی کون تجھ سے وفا کرے

ابھی کس کو فرصتیں اس قدر

کہ سمیٹ کر تیری کرچیاں
تیرے حق میں خود سے دعا کرے

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔ کیا وقت تھا جب زندگی بے حد سہل ھوا کرتی تھی مگر اب تو سب کچھ میسر ھونے کے باوجود بھی ایک بے کلی سی چھائی ی رہتی

تا حدِ نگاہ پھیلی روشنیوں اور بلند عمارات کو دیکھتے ھوئے انھوں نے آسمان کی طرف نگاہ کی جہاں ٹمٹماتے ستارے ایک الگ ھی چھب دکھا رہے تھے اور چاند کی مسحور کن ٹھنڈی سی روشنی زمین پر بسنے والوں کی زندگیوں کو اجالے سے مزین کرتی اپنی قسمت پر نازاں تھی ہلکی ٹھنڈی ہوا۔۔۔ جو کسی کی بھی روح کو پرسکون کر دینے کی صلاحیت سے معمور تھی

مگر۔۔۔ ان پر مزید بے چینی طاری کرتی گئی

دل کا موسم اچھا نہ ھو تو باہر کا حسین موسم بھی کوئی ی خوشگوار تاثر چھوڑنے میں ناکام رہتا ھے

"مشعل"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بے آواز انکے لبوں سے اسکا نام ادا ھوا۔۔۔۔

"ہر دن خود سے عہد کرتا ھوں کہ تمہیں یاد تک نہیں کرونگا مگر خود سے ھی کیا عہد توڑ دیتا ھوں"

ہر انسان کی زندگی میں لفظ "کاش" ضرور ہوتا ھے کوئی ی نہ کوئی ی خواہش۔۔۔ حسرت کا روپ دھارے دل کے ایک کونے میں سمٹی تا عمر بِلکتی رہتی ھے۔۔۔ مگر مجھ پر یہ لفظ "تم" نے طاری کیا تو اس کی اذیت بھی حد سے سوا ھے

"کاش" تم نے مجھ پر اعتبار کیا ھوتا۔۔۔ اگر تمہیں مجھ پر شک بھی تھا تو "کاش" تم نے مجھ سے ڈسکس کیا ھوتا تو حالات یہ نہ ھوتے جاناں۔۔۔

ان کیساتھ آخری رابطے میں اس کا نخوت بھرا انداز یاد آتے ھی انھیں خود پر ترس آنے لگا تو وہ بے بسی سے اپنے آپ پر ھی ہنس دئیے

نام لے لے کہ جسکا جیتے ھو
تم ھو بھی اس کے گماں میں کیا

-------------------------------

مجھے تم سے زیادہ فکر ھے بیگم۔۔۔ خود کو ہلکان نہ کرو۔۔ اسے کہہ چکا ھوں کہ جتنی جلدی ھو بزنس پاکستان شفٹ کرے تب تک حسن بھی لوٹ آئے گا تو دونوں بھائی سب سنبھال لیں گے۔۔۔ زیادہ اس بارے میں سوچو گی تو طبیعت خراب ھو جائے گی تمہاری۔۔۔ سٹریس لینے سے کیا ھو گا بھلا۔۔ اور پھر زاویار اتنا غیر ذمہ دار نہیں ھے جو میری بات کو اھمیت نہ دے

الحمداللہ بہت فرمابردار ھے وہ اپنےوالدین کا

ابراہیم بہت سلیقے سے نگہت کو سمجھا رہے تھے جنہیں زاویار کے دبئی میں ھی رہنے پر بہت سی فکریں ستا رہی تھیں۔۔ کہاں وہ بے حد خوش تھے کہ مشعل کے ایگزمز ختم ھوتے ھی بات ڈسکلوز کردیں گے مگر اب یوں چپ سادھ لی تھی کہ گویا اسے جانتے تک نہ ھوں

ابراھیم کے سمجھانے پر اپنے قائل ھونے کا تاثر پیش کرتیں وہ دل ھی دل میں ابھی بھی پریشان بیٹھی تھیں

-----------------------------

جانے کیسے اور کس طرح نارمل ظاہر کرتے ھوئے اس نے زنیرہ کے جانے تک خود پر بند باندھے رکھا تھا پھر اس کے بعد روم میں جو بند ھوئی تو ثانیہ کے لاکھ کہنے پر بھی باہر نہ نکلی تھی

کافی دیر اس کی پریشان سی صورت کی وجہ جاننے کی کوشش کرتی ثانیہ بھی تھک کر جب سو چکی تو اس کے اندر جوار بھاٹا سا اٹھنے لگا

یا اللہ۔۔۔۔

یہ کیا کر بیٹھی ھوں میں۔۔۔ ؟؟؟

یہ کیا کر دیا ھے میں نے۔۔۔خود اپنی ھی جلد بازی اور یقین نہ کرنے کی عادت نے کیا کروا دیا ھے مجھ سے۔۔؟؟

آنکھوں سے سیال بہنے لگا اور اپنی ہچکیاں روکتی وہ لبوں پر سختی سے ہتھیلی ٹکا گ ئ ی

”حقیقت خون کے آنسو رلوائے گی جاناں“

آخری رابطے میں کی گ ئ ی اپنی بدتمیزی کے جواب میں انکے ٹوٹے لہجے میں کہے الفاظ اس کے آس پاس چکرانے لگے

معاف کر دیں زر۔۔۔۔۔پلیز معاف کر دیں

اپنے ہاتوں کو آپس میں جوڑے وہ روتے روتے کہنے لگی

بے رحم الفاظ۔۔ جلدبازی اور بے اعتباری نے دور کھڑے ایک دوسرے کو فاتحانہ انداز میں دیکھا اورمزید بدگمانی پیدا کرنے کو اپنے پنجے تیز کرنے لگی

جبکہ وہ مسلسل یہی الفاظ دہرائے جا رہی تھی کہ ”معاف کر دیں زر۔۔۔پلیز معاف کر دیں“

میں خواب نگر کے پار گئی
اک بار نہی ہر بار گئی،
میں رو رو جیون ہار گئی
مجھے تیری جدائی مار گئی،

ہر سمت خموشی طاری ہے
اور ہجر بھی ہر سو جاری ہے،
ہر رات ترے بن بھاری ہے
اب جندڑی تجھ پر واری ہے،
مجھے درد ملے انمول پیا
میں ہستی بیٹھی رول پیا،

کبھی میرے دکھ سکھ پھول پیا،

”ٹُو میرا سانول ڈھول پیا “

نہیں ملنے کی کوئی راہ پیا،

ہمیں مار گئی تیری چاہ پیا "
ہم خاک نشینوں کے دم سے
آباد تیری درگاہ پیا،

"تیری راہ تو میری منزل ہے
مجھے کون کرے گمراہ پیا"--

میرا شام سلونا شاہ پیا

مجھے مار گئی تیری چاہ پیا

زاویار کو فون کر کے بتانا ھے کہ اسکے دوستوں کی شادی ھے۔۔۔۔ بہت باتونی لڑکی ھے ویسے وہ۔۔۔۔ باتوں میں ھی مگن رہی اور نمبر لینا یاد نہیں رہا اسے زاویار کا۔۔۔ میرے ذہن سے بھی نکل گیا تواب جب بھی بات ھو اسے بتا دینا ابھی تو تیرہ دن ھیں شادی میں۔۔ تب تک لگالے چکر

جی میں یاد کرواؤ نگی بلکہ ھو سکتا ھے مشی نے بتا دیا ھو اسکی بات تو ھوتی رہتی ھے ان سے

موبائل پر وٹس ایپ سٹیٹس چیک کرتے ھوئے مگن سے انداز میں وہ بولی

تمہیں کچھ عجیب نہیں لگتا ثانیہ؟؟ زاویار کا جانا اور پھر پلٹنے میں اتنی تاخیر۔۔۔۔؟

ماں میں جانتی ھوں ان دونوں کے ھی بیچ کوئی بات ھوئی ھے جو وہ مجھے بتا تک نہیں رہی۔۔۔

نگہت کے پوچھنے پر ثانیہ بے بسی سے بولی تب ھی مشعل نے روم میں قدم رکھا اور اسی پل زاویار کی ویڈیو کال ثانیہ کے موبائل پر آئی جسے پک کرتے ھی اس نے موبائل سکرین مشعل کی طرف کی تھی

جہاں ان کے مرجھائے سے چہرے کو دیکھتے وہ دھک سے رہ گئی تھی تو زاویار بھی اسکا پُر حزن سادگی میں لپٹا روپ دیکھتے تھم سے گئے

اگلے ھی پل موبائل کو ثانیہ کی گود میں پھینکتے وہ روم سے نکلتی چلی گئی

ثانیہ نے موبائل اٹھایا توکال بند کی جاچکی تھی اور اب ڈیٹاآف ھونے کیساتھ ساتھ نمبر بھی آف جارہا تھا

تفکر کی لکیریں نگہت کے ماتھے پر ابھرنے لگیں جبکہ ثانیہ مشعل کے ری ایکشن پر الگ حیران و پریشان تھی

اسکی پریشانی نہ دیکھی جاوے مجھ سے
اس پری زاد کی مسکراہٹ لوٹا دے مولا

ذہن کے پردے پر بار بار ان کا اداس چہرہ نگاھوں میں آرہا تھا اسے خود پر شدید غصہ آیا جواس سب کی وجہ تھی

ایسا نہیں تھا کہ ان سے بات نہیں کرنا تھی اسے۔۔۔۔ بس وہ انھیں فی الحال فیس نہ کر پا رہی تھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ ان آنکھوں کے شکووں کا مقابلہ کر سکے

ابھی ہمت اور حوصلے کو اکٹھا کرنے میں وقت درکار ھے زر۔۔۔ تا کہ آپ کا سامنا کر سکوں

لبوں کو کچلتے وہ ان سے مخاطب تھے جو اس سے بہت دور اس کے بات نہ کرنے اور موبائل کو پھینک جانے پر ضبط کی انتہاؤں کو چھو گئے تھے

اب کے ھم نے سوچا ھے
اسکا نام لکھنے پر
انگلیاں جو دھڑکیں تو
پھر سمیت پوروں کے
ہاتھ بھی جلادیں گے

رات تین بجے کا وقت تھا ہر سو سناٹا اپنے پنجے گاڑے ھوئے تھا جبکہ اس خاموشی میں بھی ایک عجیب سا کرب ہلکورے لے رہا تھا کہ اس کی دھڑکنوں تک وہ کرلاہٹیں پہنچیں

کچھ دیر کی تلاشی کے بعد اسے مطلوبہ چیزیں مل چکی تھیں تو غم نئے سرے سے پر روح میں گھلنے لگا

انتہائی خوبصورت زیڈ اور ایم کو ملائے ھوئے وہ انگوٹھی جو زاویار نے اس کے لیے خریدی تھی اس پر اپنے لب رکھتے ھوئے وہ کسی اور ھی جہان میں پہنچی

اسے یاد آیا انکا دیکھنا۔۔۔اس کے ساتھ لگاوٹ۔۔پرواہ اور محبت کے مظاہرے۔۔۔اپنا ھمیشہ فوقیت دئیے جانا۔۔انکا لاڈ اٹھانا

"لاڈ اٹھانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ھوتی اور محبتوں میں ھر کسی کے لاڈ اٹھائے بھی نہیں جاتے یہ بس کچھ خاص لوگ ھی ھوتے ھیں جنہیں اتنی اھمیت دے دی جاتی ھے کے انکا نخرے کرنا بھی ایک ادا کے جیسے لگتا ھے اور ان کے لاڈ اٹھانے میں مسرت ملتی ھے"

دل میں محبتوں نے طوفان اٹھایا تو ہر لحاظ بالائے طاق رکھتے ھوئے وہ انھیں کال ملا بیٹھی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ مقابل اب محبتوں سے پرے ایک گلیشئیر میں تبدیل ھو چکا ھے جسکی محبتوں عنایتوں پر اب برف کی دبیز چادر تان دی گئی ھے

اس نے حیرت سے کان سے لگا موبائل ہٹا کر دیکھا تواسکو کچھ پل یقین ھی نہ آیا کہ اسکی کال کاٹ دی گئی ھے مگر پھر سے انکا نمبر ملا کر وہ کال اٹینڈ کیے جانے کا ویٹ کرنے لگی

چوتھی بیل پر کال اٹینڈ کرنے کے بعد اسے کرکٹ کی کمنٹری سنائی دینے لگی یعنی اسکی کال اٹینڈ کرنے کے بعد ٹی وی کے پاس موبائل رکھ دیا گیا تھا

مشعل کو اب اندازہ ھوا کہ کسی کو اگنور کرنا کسی کی محبت کا جواب محبت سے نہ دینا اور کسی کیساتھ بیزاری والا رویہ رکھنا دوسرے شخص پر کیسے بھاری پڑتا ھے

لب بھنچتے ھوئے اس نے کال کٹ کر کے موبائل دور اچھالا اور پاس پڑا پیپر اٹھا کر اپنا ھی کیا اقرار دیکھنے لگی جسکے بارے میں زنیرہ نے بتایا تھا

جانے کیسے میں لکھ گ ئی ی تھی۔۔۔۔۔رائی ٹنگ تو میری ھی ھے۔۔یعنی وہ سب جانتے تھے انگی سے اپنے ہاتھ کے لکھے "مسز زاویار" کو اس نے چھوا۔۔۔۔۔۔یہ حقیقت ھو سکتا تھا۔۔۔اگر جو میں نے۔۔۔۔۔۔

باقی کے الفاظ منہ میں ھی رہ گ ئی ے اور ان لفظوں کے کرب کو آنسوؤں نے اپنے بہنے سے ثابت کیا

محبت گنوا کے سمجھی ھوں

یہ ضرورت سے مختلف شے ھے

بالوں کو اپنی مٹھیوں میں جکڑے وہ اپنا ضبط آزما رہے تھے دل ہمک ہمک کر موبائ ل پر اس سے بات کرنے کی ضد کر رہا تھا جبکہ وہ دل کی اس سر کشی اور ڈھیٹ ھونے پر غصہ پینے پر مجبور تھے دو دن پہلے ھی زنیرہ نے بطور خاص انھیں اپنی شادی میں شامل ھونے کی ریکوئ سٹ کی تھی جسے وہ بہت مشکل سے ٹال پائے تھےاصل بات تو یہ تھی زنیرہ کے ھی ذریعے انھیں معلوم ھوچکا تھا کہ مشعل حقیقت سے واقف ھوگ ئی ی ھے یہ جان کر وہ ن ئی ے سرے سے سلگے تھے

یہ بات تو انھیں معلوم تھی کہ وہ لڑکی انھی سے محبت کرتی ھے مگر اسکی بے جا شک اور بے اعتباری والی عادت سے وہ بے حد نالاں تھے تب ھی اس کے چاھنے کے باوجود وہ بات نہیں کر پا رہے تھے

"تمہارے بعد ھم خود کو ویران لکھتے ھیں"

مجھے نہیں جانا۔۔۔۔بس کہہ دیا ھے میں نے۔۔تم اور ممانی جا رہے ھو ناں۔۔کافی ھے

ثانیہ کب سے اسے زنیرہ کی شادی میں جانے کے لیے راضی کر رہی تھی مگر اسکی نہ۔۔۔ ہاں میں نہیں بدلی تو مجبوراً انھیں ھی شادی پر جانا پڑا

اوراسکے نہ جانے کی وجہ سے ثانیہ کئی دن اس سے ناراض رہی مگر وہ زاویار کی ناراضگی کے غم سے نکلتی تو ھی کچھ اورسوچتی کہاں کہاں وہ شخص اسے یاد نہیں آ رہا تھا

بارش، ٹھنڈی ھوا، دھوپ، طوفان غرض ھر موسم ھی انکی یاد کی دستک لیے آتا تو وہ خود پر ھی افسوس کرتی رہ جاتی۔۔۔ آسمان کو تکتے خیال کہاں سے کہاں پہنچ جاتے۔۔۔اور ساعتیں ھمہ وقت انکی آہٹوں کی منتظر رہنے لگی تھیں

دستک تو بہت دور ھے تم جب سے گئے ھو
اس گھر کے دریچوں سے ھوا تک نہیں آئی

بلیک پینٹ کوٹ میں بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے قیمتی گھڑی پہنے اور مہنگے برینڈ کا موبائل پکڑے وہ جب گاڑی سے نکل کر میزبانوں تک پہنچے۔۔کئی ستائشی نظروں نے انکا جائزہ لیا جبکہ وہ سپاٹ اور سرد تاثرات کیساتھ سب سے ملنے ملانے میں مشغول تھے

یہ ایک ڈیل کے کامیاب ھونے کے نتیجے میں کی جانے والی پارٹی کا منظر ھے جہاں پارٹی دوسرے شخص کی جانب سے دی گئی تھی اور زاویار کی حیثیت مہمانِ خصوصی کے جیسی تھی

کافی سارا وقت گزارنے کے بعد جب وہ واپسی کا سوچنے لگے تب ھی اک لڑکی پر انکی نگاہ پڑی جس نے سائیڈ جوڑے کیساتھ بالوں مں پھول اٹکا رکھا تھا

جہاں انکے قدم تھمے وہیں آنکھیں بھی پلٹنے سے انکاری ھوئیں

اسکا سٹائی ل کافی حد تک مشعل سے ملتا جلتا تھا تھپک تھپک کر ہر رات وہ اسکی یادوں کو سلانے کی کوشش کرتے تو اگلی رات تک وہ اسی آب و تاب کیساتھ ان کے ذہن و دل پر براجمان ھوتی۔ ۔ ۔ مگر آج ذرا سی اسکے انداز میں اک لڑکی کو جو دیکھا تو یادوں کا ایک طوفان تھا جو اندھا دھند ان پر ٹوٹا۔ ۔ ۔ جیسے تیسے گھر پہنچ کر چینج کرنے کے بعد وہ بے دم سے ھو کر بستر پر گرے تو قطرہ قطرہ وہ ان کے حواسوں پر چھاتی گ ئ ی

جھونکا ہوا کا آج بھی زلفیں اڑاتا ھو گا ناں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔؟
تیرا دوپٹہ آج بھی تیرے سر سے سرکتا ھو گا ناں۔ ۔ ۔ ۔ ۔؟
بالوں میں تیرے آج بھی پھول کوئ ی سجتا ھو گا ناں؟
کاغز پہ میری تصویر جیسی کچھ تو بناتی ھو گی ناں؟
الٹ پلٹ کہ دیکھ کہ اسکو جی بھر کے ہنستی ھو گی ناں؟
ہنستے ہنستے آنکھیں تمھاری بھر بھر آتی ھونگی ناں۔ ۔؟
مجکو ڈھکا تھا دھوپ میں جس سے وہ آنچل بھگوتی ھو گی ناں۔ ۔ ۔؟
ساون کی رم جھم میرا ترانہ تجھکو سناتی ھو گی ناں۔ ۔ ۔؟
اک اک میری باتیں تم کو یاد تو آتی ھو گی ناں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔؟
میں دیکھتا ھوں چھپ چھپ کے تم کو محسوس کرتی ھو گی ناں؟
جھونکا ہوا کا آج بھی زلفیں اڑاتا ھو گا ناں۔ ۔ ۔؟

____

آج پھر کئی دن بعد دل کے ہاتھوں مجبور ہوتی وہ انھی کے کمرے میں موجود انکی اشیاء کو دیکھتی ہوئی بے چین روح کی طرح ادھر ادھر بھٹک رہی تھی۔۔۔

اس نے طے کر لیا تھا کہ اب چاہے کچھ بھی ہو وہ انھیں منا کر رہے گی رونے سے کیا فائدہ۔۔ آخر رونے سے کبھی کسی کو کچھ حاصل ہوا ہے جو اسے ہو جاتا اور پھر جس شخص کی وہ محبت تھی۔۔۔مانا کہ وہ اس سے ناراض تھا لیکن مان ہی جاتا چاہے اسکی ناراضگی کا دورانیہ طویل ترین ہی کیوں نہ ہو جاتا

انھیں بھولنے کی کوشش میں یادیں بغاوت کر دیتی تھیں اسکی زندگی میں انکا کردار بلکل ویسے ہی تھا جیسے کسی شخص کو سکون درکار ہو اسی طرح اسے وہ شخص درکار تھا

خود کو لاکھ تسلیاں دیتی نئے عزم سے حوصلہ کرنے کے بعد پھر سے انکا بات تک نہ کرنا اسے یاد آیا تو اس کے ارادے بھر بھری ریت بننے لگے

میرے چندا، سورج، پھول پیا

مجھے ایسے نہ تُو بُھول پیا

میرے تجھ بن قول و قرار گئے

میرے کھوٹے پڑے اصول پیا

تجھے پلکیں میری ہُلارے دیں

میری پینگوں پر بھی جھول پیا

میں نے جب سے عشق ریاضت کی

مجھے ہر شے لگے فضول پیا

تو کیسا کاروباری تھا
میرا لوٹ کے لے گیا مول پیا
میرا شام سلونا شاہ پیا
مجھے مار گ‌ئی‌ی تیری چاہ پیا

فجر کی نماز پڑھنے کے بعد دل کو بے چینی سی ھوئی‌ی تو سوچا لان میں جا کر چہل قدمی کی جائے۔۔ اپنے روم سے نکل کر وہ جیسے ھی ٹی وی لاؤنج سے گزرتے باھر جا رہی تھیں تو بلاارادہ ہی نظر اوپر کو اٹھی ۔۔۔جہاں زاویار کے کمرے کی لائ‌ٹ آن تھی اچھنبے سے کچھ پل سوچتے ھوئے وہ آگے بڑھیں

دروازہ کھلا دیکھ کر انکی حیرت میں اضافہ ھوا دبے پاؤں اندر داخل ھوتے وہ جہاں کی تہاں کھڑی رہ گ‌ئی‌یں تھیں

بیڈ کے قریب کارپٹ پہ بیٹھی ھوئی‌ی اور چہرہ بیڈ پر ٹکائے مشعل سوتے میں بھی بے چین لگ رھی تھی وہ آہستگی سے چلتے ھوئے اس کے پاس جا کھڑی ھوئی‌یں اور اس کے ہاتھ کی گرفت سے زاویار کی شرٹ کو چھڑایا دوسرے ہاتھ میں پکڑی رنگ پاس پڑا ھوا ایک پیپر ۔۔۔۔۔یہ چند اشیا انھیں ورطہ حیرت میں ڈال گ‌ئی‌ی تھیں

اس کے چہرے کو تھپکتے انھوں نے مشعل کو اٹھانا چاہا تو وہ ہڑبڑاتے ھوئے ”زر“ پکار بیٹھی مگر جب سامنے نگہت کو دیکھا تو کچھ پل سمجھ ھی نہ کہ وہ ھے کہاں۔۔۔؟؟

دھیرے دھیرے گزشتہ رات اور اس رات کی تڑپ زاویار کا یاد آنا۔۔ اپنا احساس ندامت یاد آتے ھی اس کی آنکھیں تیزی سے بھیگیں

نگہت نے اسکا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھانے کے بعد خود بھی اسی کے برابر بیٹھ کر اس کے چہرے کو ٹٹولتی نگاھوں سے دیکھا

بتا دو مجھے۔۔۔۔۔ جو بھی بات ھے جو پریشانی ھے اور جو کچھ تمہیں رلاتا ھے۔۔۔۔ سب کچھ

اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ھوئے انھوں نے پچکارا تو وہ ان کے گلے لگ کر سارا دکھ رونے کے بیچ انڈیلنے لگی

کچھ دیر رو چکنے کے بعد وہ ان سے الگ ھوئی تو نگہت کا آنسوؤں سے بھرا چہرہ دیکھ کر بے حد شرمندگی سے منہ نیچے کیے خود کو کوسنے لگی

شکستہ قدموں سے تمہیں جب وہ ہاسپٹل میں آخری بار ملنے گیا تھا ناں مشعل۔۔۔۔ بہت جی گھبرایا تھا میرا اپنے بچے کو اتنا ٹوٹا ھوا دیکھ کر۔۔۔۔ مجھے لگا تھا کہ وہ تمھاری خودکشی کی کوشش کی وجہ سے دل گرفتہ ھے مگر۔۔۔۔۔۔۔ وہ تو اپنے کردار کی دھجیاں بکھیرے جانے پر بھی آزردہ تھا

کیسے مشعل۔۔۔۔؟؟؟ کیسے اتنی بے اعتباری کر گئی میرے بچے کیساتھ تم۔۔۔ کہ اس نے اپنے لیے جلاوطنی کی سزا تجویز کی

آئم سوری ممانی۔۔۔۔ پلیز روئیں مت۔۔۔۔ خود روتے ھوئے وہ انھیں چپ ھو جانے کا کہنے لگی تو نگہت نے اسے پھر سے گلے لگایا

سب ٹھیک ھو جائے گا ان شاءاللہ

بزنس شفٹ ھو یا نہ ھو پاکستان۔۔۔زاویار کو جلد آنا پڑے گا۔۔۔اب میری بیٹی روتی رھے اور مجھ سے دیکھا جائے۔۔۔یہ تو ممکن نہیں ھے ناں

چلو آ جاؤ باہر۔۔۔۔میں ابھی اسے فون کر کے کسی بھی طرح واپس بلانے کی کوشش کرتی ھوں تم نے اب رونا نہیں ھے

اپنے آنسو صاف کرتے ھوئے اس نے اثبات میں سر ہلایا اور نگہت کو جاتے ھوئے دیکھنے لگی

لوٹ آؤ کہ

منتظر ھے نگاہ

اس سے پہلے کہ لوحِ قسمت پر

بابِ الفت تمام ھو جائے

اس سے پہلے کہ شام ھو جائے

فائل کا جائزہ لیتے ھوئے فون کی طرف انکا دھیان گیا جو مسلسل بج رہا تھا بے زاری سے فائل بند کر کے موبائل اٹھایا اور کال پک کی

یہ ماں کو کیا ھو گیا ھے یار بابا۔۔۔۔؟؟

صبح ھی صبح اتنی تڑیاں لگائی ھیں مجھے انھوں کہ حیران ھوں یہ بیٹھے بٹھائے انھیں کیا ھوا ھے؟

میں ابھی نہیں آ سکتا واپس

زاویار کی جھنجھلائی سی آواز وہ قہقہہ لگا گئے

تو آ جاؤ ناں اب تم نے بھی تو ٹھان لی ھے کہ واپس آنا ھی نہیں ھے۔۔۔ماں ھے تمہاری یاد کرتی ھے تمہیں بیٹا

آپ جانتے ھیں سب۔۔۔ ایسے کیسے چھوڑ کر آ سکوں گا میں۔۔۔۔؟

میں جانتا تھا یہی کہو گے تم۔۔۔تو اس کے لیے اپنے آفس کے بہت ھی ہونہار بندے کو بھیج رہا ھوں تمھاری جگہ کام کرنے کو۔۔۔اب تمہیں اعتراض نہیں ہونا چاھیے

تمہیں یاد کر کے رو رھی تھی تمہاری ماں آج۔۔۔۔ پتا ھے؟؟

بات میں مزید سچائی بھرنے کو وہ افسردہ سے بولے تو زاویار گہری سانس بھر کے رہ گئے اور کال کٹ کی

موبائل کو ٹیبل پر رکھتے ابراھیم کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔تیر نشانے پر لگا تھا

آج صبح ھی نگہت نے انھیں بتایا تھا کہ زاویار مشعل سے ناراض ھو کر گیا ھے اسکو کسی بھی طرح والس بلائیں اور بغیر کسی تاخیر کے انکی شادی کروائیں تاکہ انکا زاویار خوش ھو جائے

بہت سوچ بچار کے بعد انھوں نے دبئی کی فرم کے بارے میں تمام ڈیٹیلز لی تھیں اور تب ھی یہاں کے ایک ملازم کو ادھر بھیجنے کا سوچا تھا کیونکہ بزنس شفٹ کرنے میں کافی وقت درکار تھا جبکہ نگہت تو انھیں اسی ہفتے پاکستان دیکھنا چاھتی تھی

وہ جانتے تھے کہ زاویار کے پاس لوٹ آنے کے سوا کوئی آپشن نہیں بچا۔۔۔اسے ھی سوچتے وہ طمانیت سے مسکرا دئیے

بہت ٹف روٹین ھو گئی ھے دن رات بکس میں سر دئیے کھانے پینے تک کا ھوش نہیں ھے مجھے۔۔۔

یہ تمہیں کس پاگل نے کہا تھا کہ اتنی دور جا کر پڑھو۔۔یہاں کیا دماغ کو فنگس لگ جاتی تمہارے؟

فنگس تو خیر نہیں لگتی۔۔۔مگر دماغ کو تراوٹ نہ ملتی

شریر سے لہجے میں کہہ کر حسن نے اسکو تپایا تھا اور حسبِ توقع وہ تپ گئی تھی

خوب سمجھ رہی ھوں میں تمھاری تراوٹ کے ذرائع۔۔دیکھو حسن۔۔۔تمہارا خون پی جاؤں گی میں اگر کسی اور کی طرف آنکھ اٹھ کر دیکھا بھی تو۔۔۔

غصے سے فوں فاں کرتی ھوئی اسکی آواز دل کو عجب سکون پہنچا رہی تھی تو وہ پلکیں موند گیا

موبائل کان سے لگائے ھوئے ھی اس نے کروٹ لی

بہت ظالم ھو تم۔۔۔خون آشام ڈائن

ہا۔۔۔پراؤڈ ٹو اٹ

حسن کے کہنے پر اس نے ناک سے گویا مکھی اڑائی تھی جیسے۔۔۔ تو وہ ہنسنے لگا

”سنو لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔“؟؟

کوئی دیوار بھی نہیں

پھر بھی قید ھوں تم میں

”میں اپنے قیدی کی بہت پرواہ کرتی ھوں حسن۔۔۔۔اور یہ قیدی پر لازم ھے کہ پنجرے میں تا عمر مقید رہے“

ایک بات کہوں ثانیہ۔۔۔۔؟؟

ھممم بولو۔۔۔

تم اور گہری باتیں۔۔۔۔۔خیریت ھے تمہیں؟؟واپس آ جاؤں کیا؟

شریر سے لہجے میں اس نے سوال کیا تو وہ بھی ہنس دی

بس اب اک شخص دور بیٹھا ھے بیچارا سا۔۔۔اور اکیلا بھی ھے تو سوچا اسکا دل رکھ لیا جائے

مصنوعی غرور اور اتراہٹ سے کہتے ھوئے اس نے حسن کو چھیڑا جسکا الٹا ھی اثر ھوا تھا

”دل۔۔۔۔۔۔وہ تو پہلے ھی تمہارے پاس دھڑکتا ھے میری زیست“

مدھم سی سرگوشی اور گھمبیرتا سے کہنے پر ثانیہ کا دل انوکھی لے پر دھڑکنے لگا

اپنا خیال رکھنا

کچھ پل بعد لجائی ی سی آواز سنتے وہ سمجھ چکا تھا کہ محترمہ شرمانے کا شغل پورا کر رھی ھیں

اللہ حافظ۔۔۔۔ مسکراہٹ دبا کر کہتے ھوئے اس نے فون رکھا

اور ثانیہ نے اسی پل مشعل کو دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے خود کو دیکھتے پایا

ساری شرم ھوا ھوئی ی تھی اور شرمندگی نے چہرے کو ہلکا سرخ کیا۔۔۔جانے وہ کیا کیا سُن چکی تھی اور کب سے کھڑی تھی

اچھاااا جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل رکھنے کی باتیں ھو رہی تھیں ھممممم۔۔۔۔۔

ہنستے ھوئے مشعل نے کہا تو ثانیہ نے اپنی آنکھیں میچیں

بہت ھی کوئی ی غیر اخلاقی حرکت کی ھے تم نے ویسے۔۔۔

اپنی خجالت مٹانے کو وہ اس پر چڑھ دوڑی تو

مشعل نے ہنستے ھوئے اسکا گال چوما

کوئی ی بات نہیں۔۔۔۔۔تمہاری نند نے نہیں۔۔۔بھابی نے سنا ھے تو جانے دو یہ بات۔۔۔

خوشی سے کھنکتا لہجہ سن کر وہ حیرت زدہ سی مشعل کو دیکھنے لگی

ایسا کیا ھوا ھے آج کہ تیور ھی الگ ھیں ہاں؟؟

تم تو کچھ کر نہیں سکی۔۔۔ مگر دیکھو ممانی بلوا رہی ھیں انھیں واپس۔۔۔

اوہ تو یہ سارا غصہ بیزاری رونا دھونا فقط ان کی جانے کی وجہ سے تھا۔۔۔۔

تمتماتے ھوئے چہرے کو دیکھ کر ثانیہ بولی تو وہ محض مسکراتے ھوئے اسے باہر آنے کا کہتی وہاں سے نکلی تھی

دل شکر گزار تھا اس پاک ذات کا کہ جس نے اس پر رحم کیا تھا اور اسکی سزا ختم ھونے کے دن قریب تھے

مجھ کملی کا سنگھار پیا
ان سانسوں کا سردار پیا

تجھ بن در، چھت، دیوار ڈسے
تجھ بن سونا گھر بار پیا
ہر جذبے کی پہچان بھی تو
تو سانول، تو دلدار پیا

ان سر آنکھوں پر حکم ترا
میں مانوں ہر ہر بار پیا
تو ہی میرا غمخوار سجن
میں کرتی ہوں اقرار پیا

اب سانسیں چُور و چُور ہوئیں
اب آ مل تو اک بار پیا
اک دکھ نے گھیرا ڈال لیا
اب لے چل نگری پار پیا

ہے من اندر اک آس تری
تُو سانسوں کو درکار پیا
ہر منزل پا کر ہجر ملے
سب راہیں بھی پر خار پیا
تو پاکیزہ سی ایک دعا
یہ دل تیرا دربار پیا
اک سکھ سے سوئے وصل ترا
جانے کب ہو بیدار پیا
پھر چاہت کی اک بات تو کر
مت چپ چپ رہ کر مار پیا
تک تک راہیں اب نین تھکے
یہ برسیں زار و زار پیا
اب دے ہاتھوں میں ہاتھ مرے
میں اک تیری بیمار پیا

تتلی کی طرح ادھر ادھر اڑتی کھکھلاتی اسکی چہکاریں عروج پر تھیں جسے دیکھ کر نگہت نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا

اپنے ماموں کے ساتھ بیٹھی وہ نیوز پر زور و شور سے تبصرہ کرتی بلکل پہلے والی مشعل لگ رہی تھی جو کسی نہ کسی بات پر دوسروں کو اپنے ساتھ انگیج رکھتی تھی جب ثانیہ اسکا موبائل اٹھائے چلی آئی تمھاری کال ھے۔۔۔۔۔ اس کے سنجیدہ سے چہرے اور انداز پر غور کرتے ھوئے اس نے موبائل تھاما اور اپنے روم میں جانے تک کان سے لگاتے اَلسّلامُ عَلَیُکم کہا تھا

تم نے ماں کو فورس کیا ھے ناں میرے واپس آنے کے لیے۔۔۔۔ سچ بتانا مجھے

زاویار کی سرد آواز سن کر وہ اپنی جگہ تھمی۔۔۔

جواب دو مجھے۔۔۔۔اس کی مستقل خاموشی پر وہ چیخے تو لب کچتے ھوئے اس نے اپنے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلا

دیکھیں زر۔۔۔۔۔ پلیز مجھے ایک موقع۔۔۔۔ سسکی نے بات مکمل نہ ھونے دی

تم۔۔۔بچ جاؤ مجھ سے مشعل۔۔۔۔

نہیں بچنا مجھے۔۔۔آپ سے

دانت پیس کر وہ بولے تو مشعل بغیر سوچ سمجھے کہہ گ ئی ی جسے سن کر زاویار ایک پل کو ٹھٹکے

سیٹ کرتا ھوں تمہارا دماغ میں آ کر۔۔۔بھناتے لہجے میں کہہ کر انھوں نے فون رکھنا چاہا جب اسکی آواز اور اس آواز میں چھپا کرب محسوس کر کے وہ جہاں کے تہاں رہ گ ئی ے

ابھی کچھ باقی ھیں آنکھ کی سانسیں
نہ آئے تو یہاں شام کے نوحے ہونگے

یہ تو ممکن ھی نہ تھا کہ اس کے پر تپش اور دلگرفتہ سے لہجے کو سن کر وہ سکون سے رہتے مگر ان کی ناراضگی ابھی بھی برقرار تھی نگہت کے ہزار کہنے اور ابراھیم کی بے انتہا کوشش کے بعد انھیں واپس آنا ھی پڑا تھا مگر وہ مشعل کا سامنا نہیں کرنا چاھتے تھے کہ وہ جانتے تھے وہ لڑکی ہتھیار ھی ایسا یوز کرے گی کہ چاروں خانے چت ھو جانے کے سوا کوئی ی چارہ نہ بچے گا

"عورت کے آنسو۔۔۔۔دِکھنے میں بے حد بے ضرر اور نمکین پانی کے چند قطرے۔۔مگر مرد کے دل کی سنگلاخ چٹانوں کو ریزہ ریزہ کر دینے کی صلاحیت سے مالامال ھوتے ھیں۔۔۔بے بسی سے اپنی

انا۔۔۔ غرور ناراضگی اور ساری جھنجھلاہٹ کو ہوا مں تحلیل ہوتا دیکھتی رہ جاتی ہے یہ مرد ذات۔۔ کچھ ایسی ہی دلفریب طاقت ہوتی ہے عورت کے آنسوؤں میں"

اگلے ایک گھنٹے میں وہ گھر پہنچ جاتے۔۔۔ جسم و جاں کی تھکن دوگنی ہوئی تھی

یہ تو وقت کی چال ہی سامنے لے آئی ہے ورنہ

اس ملاقات کو ملاقات نہ سمجھا جائے

آج وعدہ ہے ان کے آنے کا

آج اٹکی ہے جان دستک پر

بار بار گھڑی کی طرف نگاہیں کرتی ہوئی بے چینی سے برتن ادھر ادھر پٹختے کبھی پانی پیتے تو کبھی یونہی سالن میں چمچہ چلاتے ہوئے وہ جلے پیر کی بلی کی طرح بھٹک رہی تھی جب ثانیہ نے اسے اسکی حالت کے پیشِ نظر شعر پڑھ کر چھیڑا۔۔۔ کچھ پل ساکت ہونے کے بعد وہ پھر سے سر جھٹکتے بے چین روح بنی تھی

کوئی کہہ دے میرے گلاب سے

تیری خوشبو اداس ہے آ جا

ایک ایک رواں انکی دید کا طلبگار اور انکی آمد کا منتظر تھا نگہت سے بھی اسکی کیفیت پوشیدہ نہیں تھی تب ہی وہ مسکراہٹ لبوں میں دبائے چھپائے اپنے کاموں میں مشغول تھیں

زاویار نے کسی کو بھی ائیرپورٹ آنے سے منع کیا تھا تو ابراھیم بھی آج گھر ہی موجود ٹی وی لاؤنج میں نیوز دیکھتے سیاستدانوں کی عقل کو کوس رہے تھے تب ہی بیل ہوئی

ابراھیم اپنے جگہ سے اٹھتے ھوئے گیٹ کھولنے کو گئے مشعل کا رواں رواں قوتِ سماعت بنا انکی آواز کو ترسا

نگہت اور ثانیہ جو مسلسل کچن میں کچھ نہ کچھ بنانے میں مصروف تھیں باہر کیطرف لپکیں ثانیہ نے اسے بھی ساتھ کھینچا مگر وہ نفی میں سر ہلاتی وہیں رک کر ان کے اندر آ جانے کا ویٹ کرنے لگی سب کی معیت میں وہ اندر داخل ھوئے اس نے کچن کے دروازے کی اوٹ سے انھیں دیکھا تھکاوٹ زدہ چہرہ اور بکھرے سے بال جیسے لمبی مسافت کسی قافلے کے سنگ کرتے آئے ھوں

ثانیہ پانی کی بوتل لینے کچن میں آئی تو اسے دیوانوں کی طرح اپنے بھائی کو تکتے پایا

تمھارانام۔۔۔۔ بلکہ تم دونوں کا نام ھیر رانجھا ھونا چاھیے تھا۔۔۔۔ یہاں تم بے چین وہاں وہ بے تاب کچھ کہہ رہے تھے؟

نہیں کیوں؟؟ثانیہ نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی

نہیں ویسے ھی پوچھا کہ۔۔۔۔۔۔ میرا۔۔۔ میرا پوچھا انھوں نے؟

جھجکتے ھوئے اس کے پوچھنے پر ثانیہ کو اس چھوٹی سی لڑکی پر بے ساختہ پیار آیا جو اس کے بھائی سے بہت محبت کرتی تھی

پوچھا تو نہیں ھے مگر نظریں ڈھونڈ رہی ھیں تمہیں۔۔۔

سچ۔۔۔ ایسا لگا تمہیں؟ایک آس سے اس نے پوچھا تو ثانیہ نے حیرت سے اسے دیکھا

آف کورس یس۔۔۔ چلو باہر آؤ

اسے کہتی وہ باہر نکلی تو مشعل کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔۔ کیسے انکا سامنا کرونگی جس پر الزامات کی بوچھاڑ کردی تھی میں نے اففففف

ناخن چباتے وہ بے حد کنفیوز تھی

نہا کر چینج کرنے بعد وہ ڈائی ننگ ٹیبل تک آئی ے چ ئی یر گھسیٹ کر بیٹھنے تک انھوں نے سب پر نگاہ تک نہ ڈالی تھی کیونکہ اب وہاں ان کے علاوہ چار لوگ تھے اور ن ئی ے آنے والے کو فی الحال وہ دیکھنا بھی نہیں چاھتے تھے اور وجہ یہ نہیں تھی کہ انھیں غصہ بہت تھا بلکہ وہ جانتے تھے کہ اسے دیکھ لیں گے تو غصہ باقی نہیں رھے گا

اَلسَّلامُ عَلَيْكُم، ۔۔۔۔ نرم سی سہمی آواز کو سن کر انکا نوالا بناتا ہاتھ رکا

نظر اٹھا کر نگہت اور ابراھیم کو دیکھا جو اسے اشاروں میں ھی مشعل سے بات کرنے کا کہہ رہے تھے جبکہ ثانیہ ان دونوں کی نارضگی سے انجان تھی

وَعَلَيْكُم اَلسَّلامُ، ۔۔۔۔ انھوں نے جواب ھی ایسے دیا تھا جیسے لٹھ کھینچ کے دے مارا ھو وہ مزید روہانسی ھوئی ی اور ڈبڈبائی ی آنکھوں سے نگہت کو دیکھا تو انھوں نے دور بیٹھے اسے پچکارا

کوئی ی مجھے بتائے گا کہ یہ ھو کیا رہا ھے؟ اور بھائی ی آپ مشی کی طرف دیکھ ھی نہیں رہے ایسا کیا ھوا ھے کہ بابا اور ماں دونوں ھی کبھی آپ کو اشارے کرتے ھیں کبھی مشی کو۔۔۔۔ میں کیا کباب میں ہڈی ھوں؟؟؟

پہلے چڑتے اور پھر ذرا دکھ سے ثانیہ نے کہا تو زاویار کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی ی جبکہ مشعل اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی

زاویار اور مشعل کی کچھ ان بن ھو گ ئی ی آپس میں۔۔۔۔ تو ناراضگی چل رہی ھے ہمیشہ کی طرح بس کچھ دیر کی ھی ھوگی پریشان نہ ھو تم

نگہت کے وضاحت سے جواب دینے پر زاویار نے اپنے ہونٹ بھینچے۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد مجھے ریسٹ کرنا ھے تو کوئی بھی روم میں نہ آئے۔۔۔ کوئی بھی مطلب کوئی بھی۔۔۔

ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا مگر نگاھیں اس کے ہاتھوں سے آگے دیکھنے ک جسارت نہ کر سکیں جنہیں وہ آپس میں جکڑے ٹیبل پر رکھے بیٹھی تھی

ممانی۔۔۔۔۔!!

ان سے کہیں۔۔۔ مجھے ان سے بات کرنی ھے

گھٹے گھٹے انداز میں وہ بولی تو نوالہ ان کے حلق سے نیچے اترنے سے انکاری ھوا بمشکل نگلنے کے بعد پانی کا گھونٹ پی کر انھوں نے گہری سانس لی

اس سے کہہ دیں ماں۔۔ کہ مجھے اس سے۔۔۔ کوئی بات نہیں کرنی

اس سے پہلے کے نگہت کوئی جواب دیتیں وہ جھٹکے سے اپنی چئیر سے اٹھے

زاویار۔۔۔۔۔ کام ڈاؤن اینڈ بی ہیو یورسیلف

اوکے آئم سوری۔۔۔ کیا اب پلیز میں جاؤں بہت تھکا ھوا ھوں

ابراھیم کے روکنے اور تنبیہ کرنے پر وہ سنبھلے اور بے چارگی سے کہا تو اثبات میں سر ہلا کر ابراھیم نے جانے کی اجازت دی

لمبے لمبے ڈگ بھرتے ھوئے وہ اپنے روم میں چلے گئے اور کب سے رکے ھوئے مشعل کے آنسوؤں کو بھی رستہ ملا تھا

ایسا کیا ھوا ھے ان دونوں کے درمیان ؟؟

ابراھیم نے سنجیدگی سے پوچھا تو شرمندگی سے مشعل نے سر جھکایا ثانیہ بھی پرجوش ھوئی یہ جاننے کو کہ جانے کونسا راز ھے جو وہ نہیں جانتی

بچوں کی آپس میں کوئی غلط فہمی تھی جو اب دور ھو گئی ھے مگر زاویار۔۔۔۔۔ مردانہ انا کو بیچ میں لے آیا ھے ۔۔۔ مان جائے گا بیٹا۔۔۔ اب ایک عرصہ تمھاری غلط فہمی کی وجہ سے اذیت سہی ھے اس نے تو اتنی جلدی تو وہ اپنی تکلیف نہیں بھولے گا۔۔۔ مگر مان جائے گا ڈونٹ وری

سر ہلاتے ھوئے اس نے اپنے آنسو پونچھے اور اک نئے عزم سے خود کو تیار کیا

تو بول پیا۔۔۔!!

میں سنتی ھوں

تو دل کو توڑ کے ریزہ کر

میں پھر پلکوں سے چنتی ھوں

یہ تن من تیرا روگی ھے

دے ہجر یا مرھم میل پیا

جسے جی چاھے کھیل پیا

کوئی اور بات تو نہیں ھوئی۔۔۔ سندس کے مسلسل حسن کا نام لیکر اسے چھیڑنے پر وہ تنگ ھوتی موضوع بدل گئی

کونسی بات؟ کچھ ھونا تھا؟

لب دباتے اس نے پوچھا

ارے وہ تمھارا فیملی فرینڈ۔۔۔۔ اسکا پوچھ رہی ھوں زچ ھوتے اس نے پوچھا تو وہ قہقہہ لگا گ ئ ی بہت ھی عمدہ طریقے سے ہینڈل کیا تم نے ولید بھائ ی کو۔۔۔۔۔۔ واپس چلے گ ئ ے وہ۔۔۔ اور اپنی ماما کو یہ کہا ھے کہ انکی پسند سے شادی کریں گے جہاں وہ چاھیں

سندس کہ اطلاع پر اس کی مسکراہٹ میں اضافہ ھوا

چلو اچھی بات ھے۔۔۔ دیر آید درست آید

اوکے رکھتی ھوں فون اب۔۔ سب کو سلام کہنا میرا اور اپنا خیال رکھا کرو

سندس کے ہاں ن ئ ے مہمان کی آمد آمد تھی تو وہ اسے دعائ ی ں دینے لگی جسے سن کر آمین کہتے ھوئے وہ مشکور ھوئ ی

نماز پڑھنے کے بعد اس نے ثانیہ کو ایک بار پھر نماز کے لیے اٹھایا تو وہ کسلمندی سے آنکھیں مسلتے ھوئے اٹھی اور ایک نظر اسے دیکھا

تم کیا روتی رہی ھو؟

نہیں تو؟

میں کیوں رؤ ں گی بھلا؟

مشی یار۔۔۔۔ اس کے قریب ھو کر وہ اسکا ہاتھ تھامتے ھوئے تاسف سے دیکھنے لگی

میں یہ نہیں پوچھونگی کہ کیا بات ھوئ ی ھے تم دونوں کے بیچ۔۔ مگر میں اتنا ضرور جانتی ھوں کہ جب احساسِ ندامت ھونے لگے ناں۔۔۔

تو اسے خود تک محدود نہیں رکھنا چاہیے۔۔ کہہ دینا چاہیے اس شخص سے جس سے ھم نادم ھوتے ھیں۔

پتا ھی مشی۔۔۔۔؟

کوئی بھی رشتہ ناں۔۔۔۔ انا کے ساتھ چل ھی نہیں سکتا۔۔۔ اور جو ریلیشن شپ تمہارا ھے ان کیساتھ۔۔ اس میں تو ایسے سارے سیاہ جذبوں کو چاہیے تھا کہ حسرت سے تمہیں تکا کرتے۔۔ مگر تم تو خود ھی مایوس ہو چلی ھو۔۔۔ جو دکھ دیتا ھے ناں۔۔۔ سکھ بھی وہی ذات عطا کرتی ھے

میں جانتی ھوں کہ بھائی آج آفس لازمی جائیں گے اور اس سے پہلے تم۔۔۔۔ ہاں تم انھیں مناؤ گی

کیونکہ اگر تم نے یہ آج نہ کیا تو ھو سکتا ھے وہ سمجھیں تمہیں پرواہ ھی نہیں انکی ناراضگی کی تمہیں یہ کرنا ھے سو گیٹ ریڈی۔۔ اسکا گال تھپکتے وہ واش روم وضو کرنے چلی گئی تو گہری سانس بھرتے ھوئے اس نے وقت کا بھی احساس نہ کیا اور ان کے روم کی طرف چل دی

صرف اتنا ھی بتا دے میرے خاموش مسیحا
اور کس کرب سے گزروں کہ تُو بول اٹھے

نماز پڑھنے کے بعد جی چاھا دوبارہ سو جائیں۔۔۔ جاگنگ کرنے کا موڈ نہیں بن رہا تھا مگر پھر دل کی مانتے ھوئے بیڈ کی طرف بڑھے ھی تھے جب ہلکی سی دستک کے بعد وہ اندر داخل ھوئی

اسکا چہرہ یکھنے کی انھوں نے غلطی نہ کی تھی اور کبرڈ سے اپنا ٹراؤزر شرٹ کھینچ کر باہر نکالا تا کہ منظر سے غائب ھو سکیں

انھیں اسکی موجودگی اپنے عین پیچھے محسوس ھوئی تو کچھ پل کو آنکھیں بند کیے خود کو کمپوز کرنے کے بعد جیسے ھی پلٹ کر اسکی سائیڈ سے نکلے تو مشعل نے انکا ہاتھ تھاما

بعض اوقات الفاظ وہ کام نہیں کر پاتے جو ایک لمس کر دیتا ھے

"کسی کو اتنا نظر انداز مت کریں کہ وہ آپ کے بغیر جینا سیکھ لے"

تم نے سیکھ تو لیا ھے جینا۔۔۔ "میرے بغیر"

پلیز معاف کر دیں۔۔ایک موقع دیں مجھے

تم نے دیا تھا ایک موقع؟

بنا پلٹے ھی انھوں نے شکوہ کیا

غلطی ھوگئی۔۔۔اب بس کریں ناں۔۔۔ ختم کریں یہ ناراضگی۔۔۔دیکھیں میں رورہی ھوں "زر"

کیا اب میرے آنسو بھی بے اثر ھوگئے ھیں۔۔۔میری طرح؟؟؟

وہ گھوم کر ان کے سامنے آئی مگر زاویار کی مسلسل نظریں کسی اور جانب ھونے پر اس نے گلوگیر لہجے میں کہا تو انھوں نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ کر کھولیں اور اسے دیکھا

خاموشی کی کتنی زبانیں ھوتی ھیں ناں۔۔۔دکھ۔۔گلہ۔۔۔غصہ۔۔۔ضد۔۔۔انا۔۔۔بے بسی۔۔۔اور محبت

جیسے مسلسل کسی مسافر کو صحرا میں آبلہ پا بھٹکنے کے بعد سایہ دار شجر ملے اور اسکی چھاؤں میں کچھ دیر ستانے کے بعد سکون کی کیفیت روح میں اترے

کچھ ایسا ھی احساس زاویار کے دل پر دھیرے دھیرے اترنے لگا

روِیا روِیا گلابی چہرہ ,بھیگی آنکھیں,کپکپاتے ھوئے لب اور دلی اضطراب کی بدولت انگلیاں چٹخاتی ھوئی ی انکی متاعِ جاں

کتنا درست خیال تھا انکا اپنے بارے میں کہ اسکا چہرہ دیکھتے ھی ساری ناراضگی اڑنچھو ھو جائے گی رات نگہت اور ابراھیم بھی ان کے روم میں آ کر انھیں سمجھا گ ئی ے تھے کہ اب بس کرے۔۔۔ مشعل کی جان ہلکان مت کرے

مگر کوئی ی یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ خود کہاں اس سے اتنی دیر ناراض رہ پائی یں گے

تمھیں بھی کہاں آیا پھر منانے کا ہنر

تم ملنے بھی آئی ی ھو تو بال باندھ کر

ٹراؤزر شرٹ کو دور صوفے پر اچھال کر اس کے جوڑے میں مقید بالوں کو سہلاتے ھوئے انھوں نے دھیرے سے کہا تو وہ اپنا رونا بُھولی تھی

انھوں سے اسکے بالوں کو جوڑے کی قید سے آزاد کروایا جو بکھر کر چہرے کے اطراف پھیل گ ئی ے تھے

آ۔۔۔ آپ مان گ ئی ے ناں؟؟

اٹکتے ھوئے اس نے جواب طلب کیا تو وہ نفی میں سر ہلانے لگے

اممم ھمممم۔۔۔۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔۔کچھ اور کوشش کرو شائ د مان جاؤ ں۔۔۔

مطلب۔۔۔۔؟؟میں اور روؤ ں؟؟

نہیں۔۔۔۔سے سمتھنگ سپیشل ٹومی" مسز زاویار"

ان کے طرزِ تخاطب پر وہ شرم سے چُور ھوئی ی پھر کچھ یاد آنے پر انھیں گھور کے دیکھا

میرا ٹیسٹ آپ کے پاس تھا ناں۔۔۔ اور مجھے آپ نے کہا کہ پھاڑ دیا ھے۔۔۔۔ جھوٹ کیوں کہا؟ بتائیں ذرا مجھے

کمر پر دونوں ہاتھ رکھے لڑاکا طیارہ بنی ھوئی وہ ان سے بازپرس کر رہی تھی

اگر وہ ٹیسٹ تمہیں دے دیتا تو۔۔۔۔ جو اس پر لکھا تھا تم نے اسکا کیا جواب دیتی تم؟؟؟

مسکراہٹ دباتے ھوئے انھوں نے پوچھا تو وہ ہونق ھوئی بے مقصد اِدھر اُدھر دیکھنے لگی

اور میری غیر موجودگی میں تلاشی لی ھے تم نے یہاں کی۔۔۔۔ وجہ؟؟

وہ اب ابرو اچکائے اس سے پوچھ رہے تھے تو وہ اتراہٹ سے گردن اکڑا گئی

تو۔۔۔۔۔ ؟؟؟ میرا ھی روم ھے یہ۔۔۔ اور اسکی ہر شے پر میرا حق ھے ھے ناں؟؟؟

جواب لبوں سے نہیں آنکھوں سے آیا تھا جسے نظروں سے ھی پڑھتے مشعل کی نظریں جھکیں

جو شخص دل کو دلکش لگے تو اسے بار بار یہ جتایا نہیں جاتا کے جاں سے پیارے لوگوں کے کس عمل سے روح چھلنی ھوتی ھے۔۔ میرے نزدیک یہ اس شخص کی محبت کی توہین ھے

تم نے جو کیا جیسے کیا۔۔۔۔ ھم اس پر بات نہیں کریں گے مگر۔۔۔۔۔ کیا اب میں اعتبار کے لائق ھوں مشعل؟

یہ نہیں چاھا کہ اب تم شرمندہ ھو جاؤ۔۔۔۔ اسے شرمندگی سے چہرہ جھکاتے دیکھ کر وہ جلدی سے کہنے لگے

دل ڈر سا گیا تھا تمہاری اس حرکت سے۔۔۔۔ شکر ھے تم اس رات میرے پاس آگئی تھی اگر جو اپنے ھی روم میں رہتی تو جانے کیا ھو جاتا۔۔۔۔

آئی م سوری۔۔۔۔۔

ڈونٹ بی۔۔۔۔پلیز

مشعل کی گھٹی آواز میں معذرت پر وہ اسے منع کرنے لگے اس کے چہرے پر آئی ی اک آوارہ سی لٹ کو پرے کیا پُر شوق نگاھوں سے کان میں جھولتی چھوٹی سی بالی میں لٹکتے موتی کو ھلکورے لیتے دیکھا

انکی نظروں کے تقاضے سے گھبراتی وہ ایکدم انھیں سائیڈ پر کرتی ھوئی ی جانے لگی محض چند قدم پر اسے جھٹکا کھا کر رکنا پڑا

پلٹ کر دیکھا تو اس کے دوپٹے کا ایک کونا پکڑے وہ کبرڈ سے ٹیک لگائے اسے دیکھ رہے تھے

ابھی مجھے کسی نے کہا کہ یہ اسی کا روم ھے تو اسے یہاں سے جانا بھی نہیں چاھیے

متبسم لہجے میں کہتے ھوئے وہ اسے سٹپٹانے پر مجبور کر گ ئی ے

روم۔۔۔۔تو میرا ھی ھے مگر۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔؟؟؟

تب آؤں گی جب۔۔۔۔ ماموں ممانی کی پرمیشن سے یہاں لائی یں گے مجھے۔۔۔۔

یہ کہتی وہ دوپٹہ چھڑواتی روم سے بھاگی اور وہ طمانیت سے مسکرا دئی یے۔۔۔۔

اک بار جو ھنس کر دیکھو تم
سب مٹ جائی یں گے روگ پیا
لے تیرے ہر سُو بکھر گ ئی ے
ھم خوشبو جیسے لوگ پیا

دروازے کے پاس رک کر یہ اشعار پڑھتی وہ انھیں خوشگوار حیرت میں مبتلا کر گ ئ ی تو وہ اسکی طرف بڑھے مگر تب تک وہ وہاں سے جا چکی تھی

ہائے کتنی پیاری لگی ھے ناں۔۔۔ اپنی دکھاؤ تم۔۔۔ ثانیہ مشعل کو اپنی مہندی دکھاتی ھوئ ی اس کے ہاتھوں پر لگی مہندی دیکھنے لگی

واہ یار۔۔۔ کتنا مزے کا رنگ آیا ھے زبردست

مشعل نے اپنے ہاتھوں کو اشتیاق سے دیکھا اور اسے یاد آیا کہ زاویار نے سختی سے منع کیا تھا ہاتھوں پر بیل بوٹے بنانے کو

انھیں مہندی سے رنگی پوریں پسند تھیں اور مشہورِزمانہ گول ٹکیا جو پرانی بوڑھی عورتیں بنایا کرتیں اس کے نرم و نازک ہاتھوں پر یہ سادہ سا ہنر بھی حسین لگ رہا تھا

مہندی کی تقریب ختم ھوئے دو گھنٹے ھو چکے تھے اور اسی تقریب میں ان چاروں کے نکاح کا حسین فریضہ بھی سر انجام دیا جا چکا تھا مشعل اور ثانیہ کے ہاتھوں پر لگی مہندی سوکھ کر آدھی اتر چکی تھی جسے دھو کر وہ دونوں اک دوجے کو دکھا رہی تھیں صبح کے چار بج رہے تھے جب مشعل نے وضو کر کے شکرانے کے نوافل ادا کرنے کے بعد کچن میں جا کر کافی بنائ ی اور آنے والی زندگی کا سوچتے مسکراہٹ نے ہونٹوں سے الگ نہ ھونے کی ٹھانی تھی

تھکاوٹ سے بھرپور دن کا اختتام بہت مسرور کر دینے والا تھا

عروج مستقل اپنے گاؤں ھی تھی جبکہ سونیا خالہ کے بیٹے کی شادی میں فیملی سمیت آؤٹ آف سٹی تھی تو مشعل کی فرینڈز شادی میں شرکت نہ کر پائی تھیں

ابراھیم نگہت زاویار مشعل ثانیہ اور حسن فیملی فوٹو کے بعد خوش گپیوں مں مصروف تھے کچھ قریبی رشتہ دار ادھر ادھر اونگھنے لگے تو باتوں کا سلسلہ تھما اپنے اپنے روم میں سب کو پہنچا کر نگہت اور ابراھیم اپنے روم میں آئے

زندگی بے حد سہل ھوگئی ھے اللہ پاک کا کرم ھے جو اس نے اس قدر نوازا ھے جھولی تنگ پڑنے لگی ھے ابراھیم۔۔۔ بات کرتے کرتے نگہت کی آنکھوں میں نمی آئی

بے حد مہربان ھے وہ عظیم رب۔۔۔۔ جو خطائیں دیکھ کر نہیں اپنی رحمت کے مطابق عطا کرتا ھے

ان کی بات پر نگہت مسکرائیں اور اثبات میں سر ہلایا

گفتگو پیار کے عنوان پہ کرتے کرتے
میری جانب وہ جو تکتی ھے تو حد کرتی ھے
سانولی سرخ دوپٹے کا بنا کر پردہ
اپنی پلکوں کو جھپکتی ھے تو حد کرتی ھے

تڑ تڑ چلتی زبان کو بریک لگانے کے بھی سو طریقے تھے حسن کے پاس مگر اس طرح گھمبیر سے انداز میں فسوں طاری کرتے اس کی بولتی بند کی تھی کہ وہ خود ھی عش عش کر اٹھا

دو من میک اپ تھوپ کر کیا سجی سجائی بیل لگ رہی ھو تم۔۔۔ وہ جو مزید کسی شوخ بات کی منتظر اپنی دھڑکنوں کو شمار کر رہی تھی ایسی انوکھی رائے پر ساری شرم کو بالائے طاق رکھتی اسے گھورنے لگی

تمہیں تمیز نہیں ھے؟؟؟ یہ۔۔۔ ایسے تعریف کرتے ھیں نئی نویلی دلہن کی۔۔۔ پیچھے ہٹو دھو کر آتی ھوں یہ دو من کا میک اپ اور اب خبردار مجھ سے بات بھی کی

غصے سے تن فن کرتی ھوئی ثانیہ بیڈ سے اتری جب وہ ہنستے ھوئے اسکی راہ میں حائل ھوا

کیا کروں یار۔۔۔ میری رگِ ظرافت پھڑک اٹھتی ھے تمہیں دیکھ کر۔۔۔

مسکراہٹ روکتے ھوئے وہ بولا تو اس نے شاکی نگاھیں اٹھائیں

ارے رے۔۔۔۔ زندگی۔۔۔ مذاق کر رہا تھا

سمجھتی نہیں ھو بات کو۔۔۔ نکل آتی ھو رات کو۔۔۔ پھر کہتی ھو اندھیرا ھے

ہنستے ھوئے وہ بولا تو اسکی انوکھی سی باتوں پر وہ بھی ہنسنے میں اسکا ساتھ دینے لگی

شکریہ۔۔۔۔

کس لیے؟

آپ نے زنیرہ کے سامنے بھی ایسا کچھ نہیں کہا جس سے لگتا کہ اسے میں غلط سمجھ بیٹھی تھی

اسکی ہتھیلیوں پر لگی مہندی کو دیکھتے ھوئے وہ مسکرائے

میں نے کہا تھا ناں مشعل کہ ہمیں ڈھانپ کر وہی رکھتا ھے جس کے لیے ھم قیمتی ھوتے ھیں۔۔۔ کیا مجھے ابھی بھی یہ بتانے کی ضرورت ھے کہ تم کتنی قیمتی ھو میرے لیے؟

نچلا لب دباتے ھوئے اس نے شرارت سے اثبات میں سر ہلایا توانھوں نے ایک ابرو اچکا کر اسکی یہ جان لیوا حرکت دیکھی

بتاؤں؟؟؟

نہ۔۔۔نہیں۔۔۔وہ آپ کو پتا میں نے آپ کو کچھ خاص سنانا ھے

جلدی سے بات بدلتی وہ بولی تواسکی کوشش پر مسکراتے ھوئے رسٹ واچ اتارتے اسے دیکھنے گے

اچھا سناؤ پھر۔۔۔

نظریں نیچی کیے اس نے گہرا سانس لیا اور انکی طرف ایک بار دیکھ کر پھر نظریں جھکائی یں

میری تھم تھم جاوے سانس پیا

میری آنکھ کو ساون راس پیا

تیرے پیر کی خاک بنا ڈالوں

میرے تن پہ جتنا ماس پیا

تو ظاہر بھی تو باطن بھی

تیرا ھر جانب احساس پیا

مجھے سارے درد قبول سجن

مجھے تیری ھستی راس پیا

میرا شام شام سلونا شاہ پیا

مجھے مار گئ ی تیری چاہ پیا

ان الفاظ کے آخر تک اس کی آواز لرزنے لگی اسکے ہاتھ کی انگلی میں رِنگ پہناتے زاویار کی نگاھیں بولنے لگیں

سب سیاہ جذبے اپنی موت آپ مرتے ھوئے ہمیشہ کے لیے انکی زندگی سے دور ھوئے

یہ ایک نئی زندگی کی شروعات تھی جسکا آغاز ھی یقین اعتماد اور بھروسے کیساتھ ھوا تھا

* * *

ختم شُد